

# تاریخ ابن خلدون

## حصہ ششم غزنوی اور غوری سلاطین

فاریج سوسائٹ سیکرٹری جنرل اور بغداد و ایران میں ایک سلطنت کے ولی شہنشاہ ابن  
نورانی کی افادات کے مستند حالات

تصنیف، رئیس المؤرخین علامہ عبد الرحمن ابن خلدون  
(۷۳۲-۸۰۸)

ترجمہ و تہذیب، شہین قریشی ایم اے، ترجمہ، حکیم احمد حسن الہ آبادی

نقش اکوہ بازار چٹائی

کتاب العبد و دیوان المہتداہ والنخیر  
من احوال العرب والعجم والسیبر و من عاصرہم من  
ملوک التتقریعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب انشوار بیخ

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانون اشاعت و طباعت  
تصحیح و ترتیب و ترمیم

چوہدری طارق اقبال گاندھری  
مالک نفیس، کٹیڈی، اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

م ۱ کتاب: ————— تاریخ ابن خلدون  
مصنف: ————— رئیس انور ضامن علامہ عبدالرحمن بن خلدون  
مآخذ: ————— نفیس اکسیدی، اردو بازار کراچی  
طبع: ————— جدید پبلیشرز اینڈ ریشمن جنوری ۲۰۰۳  
ایڈیشن: ————— آئسٹ

نفیس اکسیدی

فہرست مضامین

غزوتوں اور غوری مسلمانین

صفحہ نمبر	موضوعات	صفحہ نمبر
۵۵۲	ترکوں خانوں کا ٹکڑا ہوتا ہے	۵۵۲
	کیا یارین ہزار است	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
۵۵۳	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
۵۵۴	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
۵۵۵	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
۵۵۶	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
۵۵۷	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
۵۵۸	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	
	صدقہ کا ٹکڑا ہوتا ہے	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۱	محمد بن دین	۵۵۹	سمرکند میں آباد
	علی بن دین		جہول کی حالت
	علی بن دین نور سلطان کی شہ		مد کی داری
	علی بن دین کی معزولی		منصور کی فوج کشی
۵۱۲	علی بن دین کی گرفتاری اور پالی		سینٹیل کی شہت و گرفتاری
	امارت کی حیرت انگیز حالت		مذکور کی دین سے علی کی
	مسعود پاک	۵۶۰	دین کی افغانی کا رد و آئی
	سلطان ملک شاہ کی معزولی		سلطان محمود اور دین
۵۱۳	غایت بخشی کی دہشت		دین کی شہ
	باب ۴		بہرہ کا تاراج
۵۱۴	امارت محمد دولت امین طولون	۵۶۱	ملک ظفر علی اور دین
	محمد مصر		خلیفہ مسز شد اور دین
	محمد اللہ بن افی سرے کی گورزی	۵۶۲	دین کی پیشہ داری
	محمد بن العباس کی مرادیت مدینہ		سلطان یحییٰ اور سلطان محمود
۵۱۵	محمد اللہ بن افی سرے کی معزولی		دین کا فرار
	قیس بن سعد کی معزولی	۵۶۳	دین کی فوج کشی
	محمد بن ابی بکر کا تقرر		سلطان محمود کی وفات
	محمد بن ابی بکر کا خاتمہ		سلطان خیر
۵۱۶	ولایت محمد پر گورزیوں کا تقرر و معزولی	۵۶۴	دین کی فوج کشی و پالی
۵۱۷	محمد بن ابی بکر کے گورز		ظفر علی کی وفات
۵۱۸	امین بن طولون		امین کا معرکہ
۵۱۹	خلیفہ مسز شد اور احمد بن طولون		خلیفہ مسز شد کی گرفتاری و مصالحت
۵۲۰	احمد بن طولون کی نئے بہت مصر پر تقرر	۵۲۵	خلیفہ مسز شد کا قتل
	امین بن طولون اور احمد بن طولون		دین کا خاتمہ
	سوی بن طولون کی اسیری		سودق بن دین کی اعانت
۵۲۱	خلیفہ مسز شد اور احمد بن طولون		خلیفہ مسز شد کی معزولی
			سودق بن دین کا خاتمہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ابن بطوطہ کا کردار	۵۷۷	یاد جرج کی وفات
۵۸۱	<b>باب ۳</b>		موقوف کی دلی عہدگی
	خوارزمی بن احمد بن بطوطہ		موقوف اور ابن بطوطہ کی عہدگی
	ابو اسحاق بن احمد کا انجام	۵۷۸	موقوف بن بک کی عہدگی و مراجعت
	اسحاق بن محمد بن کارق و دمشق پر قبضہ		محمد بن یارون تھیں کا قتل
	خوارزمی و اور ابن بطوطہ		ابن بطوطہ کی مرشد کی گورنی
۵۸۲	ابن بطوطہ کی عہدگی		بنی بن احمد
	ابن بطوطہ اور خوارزمی کی جنگ	۵۷۹	ابن بطوطہ کی شام اور دمشق
	ابن بطوطہ کا قتل		سیراٹوین کی مرشد کی عہدگی
	ابن بطوطہ کا قتل		طرابلس پر قبضہ
	شمار و بیگا سیراٹوین جنگ سے جس میں سلطان		موقوف بن احمد کی عہدگی و مرشد کی
	ابن بطوطہ السراج اور اسحاق بن تاجاتی	۵۸۰	مہاس بن احمد بن بطوطہ کی بناءت
۵۸۸	ابن بطوطہ السراج کا جزیرہ و سیراٹوین پر قبضہ		مہاس بن احمد کی عہدگی
	ابن بطوطہ السراج کی عہدگی		مہاس بن احمد اور امیر ابن بطوطہ
	ابن بطوطہ السراج اور اسحاق کی جنگ	۵۸۱	مہاس بن احمد کی مرشد کی
۵۸۹	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		ابو عبد الرحمن بن بطوطہ
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		وہ اور ابن بطوطہ کا خروج
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل	۵۸۲	امیر ابن بطوطہ کی مرشد کی
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		ابو عبد الرحمن بن بطوطہ کی مرشد کی
۵۹۰	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		یہ قتل کا قتل
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل	۵۸۳	لؤلؤہ کی بناءت
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		لؤلؤہ کا انجام
۵۹۱	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		محمد اور ابن بطوطہ
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل	۵۸۴	محمد کی مرشد کی مراجعت
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		موقوف اور ابن بطوطہ کی بناءت
۵۹۲	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		دلی طرابلس کی بناءت
	ابن بطوطہ السراج کی جنگ و قتل		ابن بطوطہ کی وفات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۰۰	باب ۳ امارت دیار بکر بن مروان کہ بادکردی ابو علی بن مروان کرد	۵۹۳	محمد بن سلیمان محمد بن سلیمان کی مصر پر فوج کشی بنی ملوک کا زوال
۶۰۱	ابو علی بن مروان کا قتل ابو منصور بن مروان ابو منصور بن مروان کا قتل شرد کا قتل مہیا کا رقص پر قبضہ ابو نصر بن مروان نصیر الدولہ	۵۹۴	امارت مصر پر یحییٰ نوشر کی کانگریز یحییٰ نوشر کی حکومت مصر اور یحییٰ کی وفات ابو یحییٰ یحییٰ کی سرکشی ابو یحییٰ یحییٰ کی گرفتاری یحییٰ نوشر کی وفات ابو منصور یحییٰ کا امارت مصر پر فوج
۶۰۲	نصیر الدولہ کا قتل مکر پر قبضہ نصیر الدولہ کا قتل مکر پر قبضہ علیہ کا قتل عاصم و یحییٰ بن	۵۹۵	دیکھا عاصم یحییٰ کو زمرہ مصر ابو القاسم یحییٰ مہدی کی مصر پر فوج کشی یحییٰ بن خضر بن یحییٰ کی وفات عاصم یحییٰ کی گوری و مہر و دل محمد بن رافق
۶۰۳	دیار بکر میں ترکوں کی آمد سلیمان بن نصیر الدولہ اور ترک دعوت بکری اور یحییٰ بن مروان نصیر الدولہ اور یحییٰ بن مروان	۵۹۶	ابن رافق کا شام پر قبضہ ابن رافق کی مراجعت بلخاد ابو محمد احمد بن احمد بن علی احمد کی مراجعت مصر ابو القاسم احمد بن زور کا قتل کا فوج کی گرفتاری احمد بن احمد جو چر عقی کا اسکندریہ پر قبضہ
۶۰۵	طغرل بک کی روانگی دیار بکر وفات نصیر الدولہ ابن احمد منصور بن نصر بن نصیر الدولہ ابو نصر بن محمد بن محمد بن احمد ابن احمد کا آمد پر قبضہ عاصم و مہیا کا قتل دولت بن مروان کا خاتمہ	۵۹۸	
۶۰۶		۵۹۹	
۶۰۷			

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۶۱۵	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۰۸	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۱۶	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۰۹	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۱۷	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۱۰	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۱۸	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۱۱	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۱۹	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۱۲	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۲۰	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۱۳	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۲۱	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۱۴	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس
۶۲۲	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس	۶۱۵	یاقوب بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قیس





[illegible]

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	ابوعلی کا درت خراسان پر تقرر		ابوعلی کا درت خراسان پر تقرر
	قادر طبرک کا مامور	۶۵۱	قادر طبرک کا مامور
	ابوعلی کی معزولی		ابوعلی کی معزولی
۶۵۹	امیر فوج کی وفات		امیر فوج کی وفات
	امیر الفک بن امیر فوج		امیر الفک بن امیر فوج
	محمد بن ماکان اور ابن محمد کی جنگ	۶۵۲	محمد بن ماکان اور ابن محمد کی جنگ
	محمد بن ماکان کی گرفتاری		محمد بن ماکان کی گرفتاری
	دین اور دولت اور محمد بن ماکان کے مابین مصالحت		دین اور دولت اور محمد بن ماکان کے مابین مصالحت
	ابو محمد بن منصور بن نوہا		ابو محمد بن منصور بن نوہا
۶۵۹	منصور کی فراموشی پر توجہ کشی		منصور کی فراموشی پر توجہ کشی
	بائبر کی وفات		بائبر کی وفات
	ابوعلی بن ابی اس	۶۵۳	ابوعلی بن ابی اس
۶۶۰	اشع کا میریہ پر قبضہ		اشع کا میریہ پر قبضہ
	میران بن ابوعلی		میران بن ابوعلی
	سیدنا بن ابوعلی اور کورکیم کی جنگ	۶۵۳	سیدنا بن ابوعلی اور کورکیم کی جنگ
	منصور اور نوہا کے مابین مصالحت		منصور اور نوہا کے مابین مصالحت
۶۶۱	فوج میں منصور کی امارت		فوج میں منصور کی امارت
	ساز بن خلف		ساز بن خلف
	قادر طبرک کا مامور		قادر طبرک کا مامور
۶۶۲	بن مکرہ کی معزولی		بن مکرہ کی معزولی
	ابوالمہاسن کی وفات کی موزنی		ابوالمہاسن کی وفات کی موزنی
	ابوالمہاسن کا مامور جو جان		ابوالمہاسن کا مامور جو جان
	ابوالمہاسن کی قتل	۶۵۹	ابوالمہاسن کی قتل
	ابوالمہاسن کی فراموشی پر توجہ کشی		ابوالمہاسن کی فراموشی پر توجہ کشی
	ابوالمہاسن کی معزولی		ابوالمہاسن کی معزولی
	ابوالمہاسن کی وفات		ابوالمہاسن کی وفات
	ابوالمہاسن کی شکست و قتل	۶۵۷	ابوالمہاسن کی شکست و قتل

[illegible]

صفحہ	تعداد	صفحہ	تعداد
۶۸۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۷۸
۶۸۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۷۹
۶۸۹	۶۸۰	۶۹۰	۶۸۱
۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳
۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴
۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵
۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶
۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷
۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸
۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹
۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۶۹۸	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲
۶۹۹	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴
۷۰۰	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶
۷۰۱	۷۰۶	۷۰۶	۷۰۷
۷۰۲	۷۰۷	۷۰۷	۷۰۸
۷۰۳	۷۰۸	۷۰۸	۷۰۹
۷۰۴	۷۰۹	۷۰۹	۷۱۰
۷۰۵	۷۱۰	۷۱۰	۷۱۱
۷۰۶	۷۱۱	۷۱۱	۷۱۲
۷۰۷	۷۱۲	۷۱۲	۷۱۳
۷۰۸	۷۱۳	۷۱۳	۷۱۴
۷۰۹	۷۱۴	۷۱۴	۷۱۵
۷۱۰	۷۱۵	۷۱۵	۷۱۶
۷۱۱	۷۱۶	۷۱۶	۷۱۷
۷۱۲	۷۱۷	۷۱۷	۷۱۸
۷۱۳	۷۱۸	۷۱۸	۷۱۹
۷۱۴	۷۱۹	۷۱۹	۷۲۰
۷۱۵	۷۲۰	۷۲۰	۷۲۱
۷۱۶	۷۲۱	۷۲۱	۷۲۲
۷۱۷	۷۲۲	۷۲۲	۷۲۳
۷۱۸	۷۲۳	۷۲۳	۷۲۴
۷۱۹	۷۲۴	۷۲۴	۷۲۵
۷۲۰	۷۲۵	۷۲۵	۷۲۶
۷۲۱	۷۲۶	۷۲۶	۷۲۷
۷۲۲	۷۲۷	۷۲۷	۷۲۸
۷۲۳	۷۲۸	۷۲۸	۷۲۹
۷۲۴	۷۲۹	۷۲۹	۷۳۰
۷۲۵	۷۳۰	۷۳۰	۷۳۱
۷۲۶	۷۳۱	۷۳۱	۷۳۲
۷۲۷	۷۳۲	۷۳۲	۷۳۳
۷۲۸	۷۳۳	۷۳۳	۷۳۴
۷۲۹	۷۳۴	۷۳۴	۷۳۵
۷۳۰	۷۳۵	۷۳۵	۷۳۶
۷۳۱	۷۳۶	۷۳۶	۷۳۷
۷۳۲	۷۳۷	۷۳۷	۷۳۸
۷۳۳	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۹
۷۳۴	۷۳۹	۷۳۹	۷۴۰
۷۳۵	۷۴۰	۷۴۰	۷۴۱
۷۳۶	۷۴۱	۷۴۱	۷۴۲
۷۳۷	۷۴۲	۷۴۲	۷۴۳
۷۳۸	۷۴۳	۷۴۳	۷۴۴
۷۳۹	۷۴۴	۷۴۴	۷۴۵
۷۴۰	۷۴۵	۷۴۵	۷۴۶
۷۴۱	۷۴۶	۷۴۶	۷۴۷
۷۴۲	۷۴۷	۷۴۷	۷۴۸
۷۴۳	۷۴۸	۷۴۸	۷۴۹
۷۴۴	۷۴۹	۷۴۹	۷۵۰
۷۴۵	۷۵۰	۷۵۰	۷۵۱
۷۴۶	۷۵۱	۷۵۱	۷۵۲
۷۴۷	۷۵۲	۷۵۲	۷۵۳
۷۴۸	۷۵۳	۷۵۳	۷۵۴
۷۴۹	۷۵۴	۷۵۴	۷۵۵
۷۵۰	۷۵۵	۷۵۵	۷۵۶
۷۵۱	۷۵۶	۷۵۶	۷۵۷
۷۵۲	۷۵۷	۷۵۷	۷۵۸
۷۵۳	۷۵۸	۷۵۸	۷۵۹
۷۵۴	۷۵۹	۷۵۹	۷۶۰
۷۵۵	۷۶۰	۷۶۰	۷۶۱
۷۵۶	۷۶۱	۷۶۱	۷۶۲
۷۵۷	۷۶۲	۷۶۲	۷۶۳
۷۵۸	۷۶۳	۷۶۳	۷۶۴
۷۵۹	۷۶۴	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۰	۷۶۵	۷۶۵	۷۶۶
۷۶۱	۷۶۶	۷۶۶	۷۶۷
۷۶۲	۷۶۷	۷۶۷	۷۶۸
۷۶۳	۷۶۸	۷۶۸	۷۶۹
۷۶۴	۷۶۹	۷۶۹	۷۷۰
۷۶۵	۷۷۰	۷۷۰	۷۷۱
۷۶۶	۷۷۱	۷۷۱	۷۷۲
۷۶۷	۷۷۲	۷۷۲	۷۷۳
۷۶۸	۷۷۳	۷۷۳	۷۷۴
۷۶۹	۷۷۴	۷۷۴	۷۷۵
۷۷۰	۷۷۵	۷۷۵	۷۷۶
۷۷۱	۷۷۶	۷۷۶	۷۷۷
۷۷۲	۷۷۷	۷۷۷	۷۷۸
۷۷۳	۷۷۸	۷۷۸	۷۷۹
۷۷۴	۷۷۹	۷۷۹	۷۸۰
۷۷۵	۷۸۰	۷۸۰	۷۸۱
۷۷۶	۷۸۱	۷۸۱	۷۸۲
۷۷۷	۷۸۲	۷۸۲	۷۸۳
۷۷۸	۷۸۳	۷۸۳	۷۸۴
۷۷۹	۷۸۴	۷۸۴	۷۸۵
۷۸۰	۷۸۵	۷۸۵	۷۸۶
۷۸۱	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۷
۷۸۲	۷۸۷	۷۸۷	۷۸۸
۷۸۳	۷۸۸	۷۸۸	۷۸۹
۷۸۴	۷۸۹	۷۸۹	۷۹۰
۷۸۵	۷۹۰	۷۹۰	۷۹۱
۷۸۶	۷۹۱	۷۹۱	۷۹۲
۷۸۷	۷۹۲	۷۹۲	۷۹۳
۷۸۸	۷۹۳	۷۹۳	۷۹۴
۷۸۹	۷۹۴	۷۹۴	۷۹۵
۷۹۰	۷۹۵	۷۹۵	۷۹۶
۷۹۱	۷۹۶	۷۹۶	۷۹۷
۷۹۲	۷۹۷	۷۹۷	۷۹۸
۷۹۳	۷۹۸	۷۹۸	۷۹۹
۷۹۴	۷۹۹	۷۹۹	۸۰۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	۱۰۸۰ چوٹی سرکوبلی	۱۰۸	۱۰۸۰ چوٹی سرکوبلی
۱۰۹	۱۰۹۰ نوول کی ماریت غری	۱۰۹	۱۰۹۰ نوول کی ماریت غری
۱۱۰	۱۱۰۰ بیجان کا کارخانہ	۱۱۰	۱۱۰۰ بیجان کا کارخانہ
۱۱۱	۱۱۱۰ غفران کی اور بیجان کی بیجان	۱۱۱	۱۱۱۰ غفران کی اور بیجان کی بیجان
۱۱۲	۱۱۲۰ سلطان مسعود کی راجی خراسان	۱۱۲	۱۱۲۰ سلطان مسعود کی راجی خراسان
۱۱۳	۱۱۳۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۳	۱۱۳۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۱۴	۱۱۴۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۴	۱۱۴۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۱۵	۱۱۵۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۵	۱۱۵۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۱۶	۱۱۶۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۶	۱۱۶۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۱۷	۱۱۷۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۷	۱۱۷۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۱۸	۱۱۸۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۸	۱۱۸۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۱۹	۱۱۹۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۱۹	۱۱۹۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۰	۱۲۰۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۰	۱۲۰۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۱	۱۲۱۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۱	۱۲۱۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۲	۱۲۲۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۲	۱۲۲۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۳	۱۲۳۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۳	۱۲۳۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۴	۱۲۴۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۴	۱۲۴۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۵	۱۲۵۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۵	۱۲۵۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۶	۱۲۶۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۶	۱۲۶۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۷	۱۲۷۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۷	۱۲۷۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۸	۱۲۸۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۸	۱۲۸۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۲۹	۱۲۹۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۲۹	۱۲۹۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی
۱۳۰	۱۳۰۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی	۱۳۰	۱۳۰۰ سلطان مسعود کی سرکوبلی

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	آمر خان بن جعفر خان کا قتل		بندہ دلی کی پیش قدمی پر نیت
	امام خان بن قراچہ		رہنما ہنس راس کی اطلاع
	سلطان احمد اور خان		سلطان احمد کی وفات
۷۳۳	آمر خان	۷۳۵	خان عبدالرشید بن احمد
	آمر خان کی گرفتاری و قتل		سلطان عبدالرشید اور مظفر
۷۳۶	امیر تاج	۷۳۷	سلطان عبدالرشید کو قتل
	محمد نرس کی بغاوت		رائے آزاد بن سلطان احمد
۷۳۸	حاجی محمد کا سر قلم پر قبضہ		نیرتہ الدین کی زینت علی و ہنس
	سید محمد خان کی قتل		شہاب الدین کو قتل کا خبر علی پر قبضہ
	آمر خان کا قتل		دولت علی بن سلطان احمد
	امام خان کی گرفتاری		<u>باب ۱۲</u>
	حسین علی		دولت کا قتل و قتل ترک حکمران
۷۳۹	شہر علی کو قتل		سید قراچہ
	آمر خان بن امام خان اور خان		خان
	سلطان عبدالرشید کو قتل		ایک خان علی
۷۴۰	دولت علی کی قتل		ایک خان بن علی
۷۴۱	کو خان کا قتل		ایک خان و سلطان احمد
	بھرا خان اور خان علی		سلطان احمد
	<u>باب ۱۳</u>		امام خان
۷۴۲	سلطان احمد		فرماندار اور خان علی کا قتل
	نیرتہ		دولت علی بن قراچہ کا قتل
	محمد بن حسین کا قتل		مظفر علی
	فرماندار کو قتل		محمد قراچہ
۷۴۳	فرماندار کا قتل		محمد علی کا قتل
	فرماندار کا قتل		سلطان علی کا قتل
	فرماندار کا قتل		محمد علی کا قتل

[illegible]





[illegible]

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۱۳	ازیا اچا فتح	۸۰۳	البحر کا انتقال
	محررہ شمار		حسویہ بن مسیح گردن اور طارنی جنگ
	جنگ و		وزیر ابن حمید کی بغاوت
۸۱۳	حاجہ ابو ترک کی جنگ		افریقان کی بغاوت
	کرمان کے بغاوت کی سرکوبی	۸۰۵	عبداللہ ولکی کرمان پر فوج کشی
	عبداللہ ولکی و فوج ہمدانی		ہامون کی سرکوبی
	رتن الدولہ کی بغاوت		وزیر ابن الفضل کا ظلم و ستم
۸۱۴	رتن الدولہ کی سبقت و گروار		ابو الفضل عباس کی سرکوبی
	باب ۱۸		محمد بن یحییٰ کی وزارت
۸۱۵	عبداللہ ولکی و رکن الدولہ	۸۰۶	عزالدولہ اور یحییٰ بن
	عزالدولہ کی اور رکن الدولہ کی جنگ		ابو تغلب بن ناصر و نہ
	بن شیبہ کی اجاعت	۸۰۷	عزالدولہ کا مصلیٰ پر بغیر
	عبداللہ ولکی و سرپر فوج کشی		ابو تغلب اور رکن الدولہ میں جنگ
	تجانی و عمرو و بید میر و نہ		ابو تغلب کی محمد بن علی و نہ
۸۱۶	وزیر السیف و بن حمید و نہ	۸۰۸	ترکوں اور دہلی کی جنگ
	وزیر ابن شیبہ کا انجام		سککین کے خلاف و نہ
	عزالدولہ کا عراقی پر بغیر		ترکوں کی بغاوت
	محمداہدلی کی محمد بن علی	۸۰۹	عزالدولہ کی نہ اور علی
۸۱۷	عزالدولہ کا علی		محمداہدلی
	عزالدولہ اور ابو تغلب		عزالدولہ اور ترکوں کی جنگ
۸۱۸	عزالدولہ اور عزالدولہ کا بغیر		خلیفہ طالع کی مراد و نہ
	عزالدولہ اور بن شیبہ	۸۱۰	عزالدولہ کی حکومت
	محمد بن علی		عزالدولہ و نہ و نہ
	ابن شیبہ		خلیفہ طالع اور عزالدولہ
۸۱۹	وزیر ابن شیبہ کی سرکوبی	۸۱۱	عزالدولہ اور ابن حمید کی جنگ
	حسویہ بن شیبہ کی سرکوبی		رتن الدولہ اور عبداللہ
	عزالدولہ اور ابن حمید		عزالدولہ کی رانی





صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۵۳	جلال الدین اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۳	امیر ایادش کا تیراں پر قبضہ
	جلال الدین اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش کی اجازت
	امیر ایادش کا تیراں پر قبضہ		امیر ایادش کا تیراں پر قبضہ
۸۶۳	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۴	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۶۴	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۵	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۶۵	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۶	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۶۶	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۷	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۶۷	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۸	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۶۸	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۵۹	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۶۹	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۶۰	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۷۰	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۶۱	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
۸۷۱	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب	۸۶۲	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب
	امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب		امیر ایادش اور کوہک اسلوب کا خطاب

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	فرز الدولہ اور مرید الدولہ کی جنگ		فرز الدولہ اور مرید الدولہ کی جنگ
۸۹۲	دوسروں کی پیادہ اور فرار	۸۸۵	ظفر الدولہ کا جرحہ پر قبضہ
	مرزبان کی دیکھی جانب پر قبضہ		ظفر الدولہ پر قبضہ
	مرزبان کی ہڑست و گرفتاری		امیر الدولہ کا شہرہ و پر قبضہ
	محمد بن عبد العزیز	۸۸۶	قادیسی کا جرحہ پر قبضہ
۸۹۳	رحیم کردی اور علی بن یحییٰ کی جنگ		قادیسی اور مرزبان
	رحیم کردی اور مرزا عادل		قادیسی کی گرفتاری
	رحیم کردی کی گرفتاری		قادیسی کا قتل
۸۹۴	مرزبان کی وفات	۸۸۷	موت پیر بن قادیسی
	احمد بن مرزبان		موت پیر کی وفات و شیردان کی حکومت
	احمد بن مرزبان کا قتل		موت پیر کی وفات
	سید محمد بن عبد العزیز	۸۸۸	باب ۲۴
۸۹۵	احمد بن اور ناصر کی گرفتاری		۱۔ رت آذربایجان
	احمد بن اور ناصر کا قتل		۲۔ ملت ساہرا و ملی
	امیر احمد بن مرزبان کا گرفتاری پر قبضہ		رحیم بن احمد احمدی
	امیر احمد اور رکن الدولہ		رحیم بن احمد احمدی کی جنگ
	امیر احمد اور آذربایجان کا گرفتاری پر قبضہ		ناصر اور دہلی
	امیر احمد اور رکن الدولہ	۸۸۹	رحیم کی تخت
۸۹۷	امیر احمد کا آذربایجان پر قبضہ		شہر کی گرفتاری
	۱۲۔ رحیم کی گرفتاری		شہرستان میں شہر کی
	۱۳۔ رحیم کی گرفتاری		محمد بن احمد احمدی
	ظفر کی جنگ کا آذربایجان پر قبضہ		رحیم بن احمد احمدی کی گرفتاری اور مرید الدولہ کی
	ظفر کی گرفتاری		مرزبان بن احمد احمدی کا آذربایجان پر قبضہ
۸۸۸	باب ۲۵	۸۹۰	دہلی کا احمد احمدی اور مرزبان کی
	طوکی بنی		دہلی کا احمد احمدی اور مرزبان کی
	دہلی بنی		دہلی کا احمد احمدی اور مرزبان کی
	عمران دہلی کا احمد احمدی	۸۹۱	دہلی کا احمد احمدی اور مرزبان کی











## باب : ۱۱

### امارت بنی مزید

### دیس بن علی بن مزید

جس وقت مذکورہ کارخانہ فتح ہو گیا اور (۲۰ مئی ۱۰۰۰ء) نے انہیں مغلوب و متبرک کر دیا اور حکومت و سلطنت کی عطا کی  
مطلوبہ ایک بار شہر کو تیرنے کے لیے اپنے بھتیجے ارسلان بن علی اس وقت سلطان موصوفہ اور املاک بغداد آیا اور خلافت عاقب پر  
غائب ہو کر متبرکوں پر اپنے باپ کا خلیفہ بن جاو اور الملک الرحیم آخری ملک بنی ہاشم کو گرفتار کر لیا۔ یہاں تک کہ وہ اقلات و انضیل  
مذکورہ کے حالات میں مذکور ہو چکے ہیں۔

معمر کہ مستشار ہمایری نے الملک الرحیم کے واسطے بغداد کی جانب سے روانہ ہونے سے قبل سلطان مغلرب یک سے  
جنگ کے ارادہ سے فیصلہ ہو کر کوئی کرد یا تھا۔ مغلرب یک کا چاچا اور بھائی ملا درام کے بادشاہوں کا مورث و علی دور  
تک و سامان کی اولاد سے تھا۔ اس واسطے سے (مستشار) کے خلاف اس کا ہم خیال تھا۔ نتیجہ اندوہ و ابرائیم خراس کے  
مہر کا تھا۔ قریشی شہزادہ ان دینی مصلحتوں کی وجہ سے اس کی رکاب میں تھے۔ چنانچہ انہیں اور ہمایری نے تدار سے بھاگ کر  
مصر کے آ رہی تھی۔ سلطان مغلرب یک نے ان لوگوں کو پہلے ہی مصر کے مغلرب یک سے دشمنی ہو کر مدینہ میں جنگ سے دشمن  
کی خدمت میں آیا۔ وہیں نے اسے قتل دی اور اس کے ہمراہ مصلحت کی طرف چلا گئے مصلحت میں سب سے دشمن ہو کر وہ بارہ  
جنگ کی رائے کاظم کی۔ انہیں قریبی اور ہمایری نے اپنی فریادیں اور مدد کر کے یہاں کی جانب خراج کیا۔ بنی قریب و مصلحت  
خراس اور رقیہ کا ایک جم غفیر ان لوگوں کی رکاب میں تھا۔ مصلحتی لشکر نے ضرورت کی انہیں میں جو کہ امراء و مصلحتی میں سے  
ایک ہر مصلحت تھا ان لوگوں کا تعلق کیا اور چار مصلحتیں ملے کر کے ان کے سردوں پر پہنچ کر حملہ کر دیا۔ ان لوگوں کو مصلحت  
ہوئی۔ مصلحتی لشکر بہت مسائل قیمت اور قید میں کوئے کر دیا۔

سلطان مغلرب یک اور دینس کی مصالحت کے خاتمہ جنگ کے بعد انہیں اور قریشی نے ضرورت کے پاس پہنچا  
کہ وہ ہم لوگ بے دست و پا ہو گئے ہیں اور ترمق نام پر جنگ ہو رہی ہے۔ سلطان مغلرب یک ہم لوگوں کے حال پر رحم

وہ نہ کیا۔ اس لوگوں نے رابطہ چھڑ کر پڑاؤ کیا۔ محرم الحرام سے اور ان قوموں سے مذہب بیز ہو گئی۔ غلام حکومت درہم برہم ہو گیا۔ خلافت مآب نے سیف الدولہ صدق کے پاس لان زین و تاج اور غلامی شکایت لکھ بھیجی۔ صدق نے جواباً کہل بھیجی کہ آپ کشمکشیں کر بغیر اسے نکال دیجئے ابھی سارا انتظام اور امن و امان قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ خلافت مآب نے کشمکشیں قبضہ کی کہ ماہ ربیع الثانی ۵۹۰ھ میں بغداد سے عمرہ والی کی جانب روانہ کر دیا۔ سیف الدولہ صدق چٹا گیا اور دارالخلافت بغداد میں سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا جو چھا ہا۔ نے لگا۔

صدق کا واسطہ پر قبضہ۔ کشمکشیں قبضہ کی غرض سے نکل کر واسطہ پہنچا اور سلطان برہنہارہی کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کا حکم دیا۔ صدق کو اس کی خبر ہو گئی فوراً واسطہ کی جانب کوچ کیا اور پہنچے ہی کشمکشیں کو واسطہ سے نکل دیا۔ اس عمرہ میں ابو القازی بھی واسطہ پہنچ گیا۔ دونوں نے جمع ہو کر کشمکشیں کا تعاقب کیا۔ کشمکشیں تھری گئیں۔ امن کی درخواست کی۔ صدق نے اسے امن کی اور عزت و احترام سے بھیجا آیا اور واسطہ میں دوبارہ سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور اسلئے ہم کے بعد خطبہ میں صدق کو راہرواٹھاؤ کا نام بھی داخل کیا گیا اور ہر ایک نے اس کے بیٹے کو واسطہ کی حکومت پر مامور کر کے براہِ صیغہ کیا۔ اب القازی و امرا خلافت بغداد کی جانب روانہ ہوا اور صدق نے طرہ راستہ لیا مگر منصور کو القازی کے ہمراہ روانہ کیا اور صدق نے طرہ راستہ لیا۔ مگر منصور کو غزوہ زلی کے ہمراہ براہِ خلافت بغداد طرہ مستقیم کو امنی کرنے لکھیا۔ پھر غزوہ زلی کے بعد قسطنطنیہ خلافت مآب راضی ہو گئے۔

صدق کا ہیبت پر قبضہ۔ ان واقعات کے بعد صدق نے ہیبت پر بھی قبضہ کر لیا۔ سلطان زلیہ رودی نے ہیبت بہاء الدین خروان بن وہب بن وہب کو بطور باغیر مرست کیا تھا۔ غرض قسطنطنیہ ایک جماعت صدق کے پاس قسطنطنیہ کی بات پر مرستہ اور بہاء الدین میں امن بنی ہوئی۔ پھر غرض قسطنطنیہ بھی صدق کی جانب آ گیا۔ وہ مکے کی شاہی بہاء الدین و قسطنطنیہ کے لئے چھا گیا۔ کچھ عرصہ بعد قسطنطنیہ کے رئیس جو صدق نے حراست میں اور اپنے بیٹے رئیس کو اپنی ہیبت کے پاس بھیجا، دیکھا، کچھ کچھ شہر سے آئے۔ وہ ان کے نائب محمد بن رافع بن محمد بن قاسم بن علی بن علی نے جو اس وقت اپنی ہیبت تھا اس سے اتفاق کیا۔ صدق کو واسطہ سے فارغانہ بھی چکا تھا ہیبت کی طرف کوچ کر کے پھر منصور بن کثیر اپنے چچا زلیہ کی طرف سے فوجیں لے کر لائے گئے۔ انہوں نے زلیہ کا، لاہور کو لے دیا۔ صدق خوش و اطمینان ہوا۔ منصور نے یہ دیکھ کر اطلاع قسطنطنیہ کی اور شہر صدق کے حوالے کر دیا۔ صدق نے منصور اور اس کے ہمراہیوں کو غفلت اور انہماک سے سرفراز کیا اور اپنے بیچاؤ اور بیانی ثابت میں کالی کو حکومت واسطہ پر اپنی طرف سے مقرر کر کے طرہ کی جانب بھیج دیا۔

اس کے بعد سلطان محمد اور سلطان برہنہارہی میں باہم مصالحت ہو گئی۔ ماہ شوال ۵۹۱ھ میں خود قسطنطنیہ نے واسطہ کی طرف کوچ کیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ ران ترکوں کو جو ہواں متیم تھے نکال دیا۔ مہذب الدولہ بن برہنہارہی کو لاکر جب کہ سال ۵۹۲ھ کے قریب پہنچے جاتی تھے چچاں و چچاں شہر کشمکشیں سے دوبارہ طرہ چلا گیا۔

صدق کا بصرہ پر قبضہ۔ بصرہ تقریباً بیس سال سے ۵۹۱ھ میں بنی اور سلطان علی بن محمد کے قبضہ اقتدار میں تھا۔ چونکہ سلطان







سورہ بن عبد الوہاب سے متفق ہو۔ لازمی و ضروری مابین  
نے اپنی طرف سے اپنی اور دوسرا کو واسطہ کے انتظام کی غرض سے اس کے مشافعات اور مشافعات میں بھیج دیا۔ اس کو تو ان  
نے اگلے اگلے سے فرج کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سالانہ تمام ہونے پر صدقہ نے مہذب الدولہ سے ضرور سالانہ خزانہ کا  
مطالبہ کیا اور جب وہ اس کی ادائیگی سے تامل ہوا تو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ بدین بن صدقہ نے جو کہ مہذب  
الدولہ کا ایک مہذب الدولہ کی رہنمائی کی سلاطین کی اور۔ سرحدوں سے نکال کر بلخ کی جانب بھیج دیا جہاں تک اس کا مسکن اور  
وطن تھا۔ واسطہ کا انتظام حواد کے سپرد کیا گیا۔

مہذب الدولہ اور حواد مصطفیٰ انصاری (حماد کا دادا) اور قتل محمد (مہذب الدولہ کا باپ) دونوں بھائی تھے اور اخیر کے  
بیٹے تھے ان دونوں کی قوم کی برادری ریاست انہی دونوں کو حاصل تھی۔ مصطفیٰ کے مرنے پر اس کا چچا ابو السید مظفر (حماد کا  
باپ) چائین ہوا اور قتل کی دفعہ پر مہذب الدولہ سرور ہوا گیا۔ ان دونوں سے متعلق ہو کر ہر ایمان والہ اطمینان سے حکومت کی  
بابت لازمی شروع کی جاتا کہ مہذب الدولہ نے اسے ابراہیم کو مطلوب کر کے گرفتار کر لیا اور پانچ بیٹے کو ہر آئین کے پاس بھیج دیا۔  
گوہر آئین نے اسے ایمان خواہانوں کی جانب بھرا دیا۔ اٹھانی یہ کہ تیار نہ ہو میں ابراہیم مر گیا۔ اس واقعہ سے مہذب  
الدولہ کی شان و شوکت بڑھ گئی۔ گوہر آئین نے بھی ایک اطمینان کی عبارت دے دی۔ تمام ملک میں اسی کے احکام جاری ہونے  
تھے اور تمام قبائل اس کے مطیع ہو گئے۔

حماد کی پسپائی۔ حماد اس وقت ایک نو جوان شخص تھا۔ مہذب الدولہ اور حواد اس سے زنی سے چلی آتا تھا مگر وہ اپنے چچا کی  
وقت و حکومت میں رہا۔ اس نے بھائی تھی۔ حواد انھیں روز بروز جتا جاتا تھا یہاں تک کہ گوہر آئین کا انتقال ہو گیا اس وقت حماد  
کو موقع مل گیا تو فوراً مہذب الدولہ کے خلاف طم بھارت بلند کر دیا اور بڑھ گیا۔ اس کے دل میں ایک مدت سے یہاں ہوا تھا اسے  
ظاہر کر دیا۔ مہذب الدولہ نے ہر چیز اس کی اصلاح کی کہ شش کی حرکت میں نہ ہو۔ جب اس کے بیٹے تھیں نے فوجیں فراہم  
کر کے تیار ہو کر دیا۔ جو یہاں تک کہ صدقہ کے ایک چچا بچا صدقہ نے اس کو ملک پر اپنی فوج کے ایک حصہ کو مامور کر کے  
طہر دلی جانے کی رائے دی۔

مہذب الدولہ اور حماد کے مابین مصالحت۔ جو نہیں حواد پر یہ بھیج دیا اور اس کی خبر مہذب الدولہ تک پہنچی  
مہذب الدولہ نے بھی اپنی فوج کو واپس بلا دیا۔ ہر چہ اس طرف سے تا کہ بندی کر لی۔ حماد اس کے سپہ سالاروں  
نے قزاقوں کو مجبور سے قتل اپنی فوج کے ایک حصہ کو کہیں لاہ میں بٹھا دیا تھا۔ جنگ شروع ہونے پر حماد اور اس کے کاب کی  
فوج بظاہر شکست کھا کر بھاگی۔ مہذب الدولہ اسے لشکر نے تعاقب کیا۔ حماد کے ولادوں نے کہیں گاہ سے نکل کر یوں پشت  
سے مہذب الدولہ پر حملہ کر دیا۔ مہذب الدولہ کا لشکر اسے چاک کر کے تھرا کر بھاگ نکلا۔ اس واقعہ سے حماد نے حوصلے  
بڑھ گئے۔ قیامی کا لشکر مارے پڑے ہوئے۔ صدقہ سے دوبارہ انداد طلب کی۔ چنانچہ صدقہ نے اپنے سپہ سالار لشکر (سید بن حمید  
حمیری) کو حماد کی کمک پر بھیجا ان لوگوں نے باخلاق و شوری جتنی کشتیاں فراہم کیں اور بحری جنگ کرنے پر تیار ہو گئے۔ مہذب  
الدولہ نے یہ دیکھ کر رو دیا تو اسے کام آیا صدقہ کے سپہ سالار لشکر کے پاس خفیہ انعامات اور صلے و مالے کے اور بہت  
سامان و ترہ دے کر لایا۔ اس سپہ سالار نے مہذب الدولہ کو یہ رائے دی کہ تم اپنے بیٹے قتل کو صدقہ کی خدمت میں بھیج دو







امیر ابو الحسن کی گرفتاری اس آثار میں برقی بغداد سے فوجیں مرتب کر کے دیں۔ مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور امیر ابو الحسن (برادر خلیفہ مسترشد) نے باہر کر واسطہ پر اسلحہ سوار کیا اور اس میں بقتل کر لیا اس سے اس کی قوت بڑھ گئی۔ خلیفہ مسترشد نے دیہی کے پاس کھلا بھیجا کہ اب تو امیر ابو الحسن تمہاری امان اور ذمہ داری سے نکل آ یا ہے مذہب وہ ہے کہ اس سے تمہیں کہ وہ قوت حاصل کرنے اور محنت متاخذ کرنے کے قابل ہے۔ اس کی روک تھام کرو۔ چنانچہ وہیں نے ایک دستہ فوج امیر ابو الحسن سے گرفتار کرنے کے لئے واسطہ کی طرف روانہ کیا۔ اس فوج نے پہنچنے ہی پر امیر ابو الحسن کو گرفتار کر لیا۔ دیہی نے اسے خلیفہ مسترشد کی خدمت میں بغداد بھیج دیا۔

ملک مسعود اور برہسٹی ملک مسعود اور سلطان بحرین دونوں موصل میں تمام کا ایک ایک تہائی اس کے ساتھ تھا ان دونوں نے سلطان محمود بن سلطان محمد کی غیر موجودگی کے باعث عراق کا قصد کیا اس ہم میں اس کا وزیر بختیاری ملک ابو علی بن ہمار وہی بختیاری جنہم اور وزیر بختیاری بن بختیاری (جد الملک الملک السلطان نور الدین کی بیوی) کو باؤ کی خانہ سالار کی ترکمانی صاحب ہذا بختیاری بھیجے۔ اسی دن وہ بختیاری بختیاری کی روک تھام میں تھے جس وقت یہ لوگ درالخلافت بغداد کے قریب پہنچے برہسٹی کو فخر بہد ابو ملک مسعود اور جیش بختیاری بھیجے کہ ہم لوگ دیہی کے مقابلہ کر رہے ہیں اور اس کے لئے آئے ہیں تم سے کڑا ہمارا مقصد نہیں ہے برہسٹی کو مسعود سے کسی قسم کا فخر ہے انہیں ہر طاقت بختیاری بختیاری کی طرف سے ملے کہ وہ دستہ بختیاری ہم صلحت ہوگی ملک مسعود بغداد میں داخل ہوا اور درالخلافت میں قیام اختیار کیا۔ اسے میں منگوس بھیجے لئے ہوئے آئے اور بختیاری نے اس سے جنگ کرنے کے لئے بغداد سے فراغ کیا۔ منگوس بغداد سے روانہ ہو کر فخر بختیاری کی طرف جنگ چڑھا۔ دجلہ کو عبور کر کے انہیں بن صدف سے ملا۔ اس سے قبل دیہی نے ملک مسعود اور اس کے وزیر کی خدمت میں بیعت سے شے اور بے بیعت کرنا کی جانب سے اس کا دل میلنا نہ ہونے پائے۔ منگوس اور دیہی سے میل جول ہو گیا اور دیہی کے دل کو پوری قوت حاصل ہو گئی۔ ملک مسعود اور برہسٹی اور جیش بختیاری کی جانب منگوس کی اور دیہی کے زیر کر کے لئے یہ ہے۔ لیکن اس بیعت سے ان دونوں کی فوجیں بیعت فرما رہی تھیں وہ ان جنگ میں نہ جاسکے اور وہ ان سے ناکام ہو کر لوٹے پھر مصر کو لوٹے اور دیہی نے ان اطراف اور انہیں فراہم کرنا سے بے حد نقصان پہنچایا۔

خلیفہ مسترشد کے سفیر خلیفہ مسترشد نے اس وقت سے مطلع ہو کر دونوں فوجی کے پاس بغیر روانہ کئے اور جیش سے روانہ صلحت کرنے کہا۔ بیعت کی سب سے ہر جیش منظور کر لیا پھر ان لوگوں کو یہ خبر دی کہ دیہی اور منگوس نے منصور بن ابوالحسن کو اس کے ایک چور اور منگوس کی ہاتھی میں بغداد کی جانب اپنی فوج روانہ کی ہے۔ برہسٹی نے نہایت تیزی سے بغداد کی جانب کوچ کیا اپنے بچے اور اس میں مسعود کو اپنی فوج کی سرداری پر بھروسہ کیا اور محمد بن ابوالحسن کو اس کی روانہ پر مامور کیا۔ فخر بختیاری کو اس کا اطلاع ہوئی کہ منگوس اور منگوس اور دیہی کی فوج کو دریا عبور کرنے سے روک دیا۔ ان کے ساتھ بعد یہ فخر بختیاری حسب الحکم و اس کے خلاف ماب دونوں فریقوں میں صلحت ہو گئی ہے۔ اس سے اس کی فوجی ہائی رہی۔ فخر بختیاری کھاتے سے دریا عبور کر کے بغداد پہنچا۔

سلطان محمود اور ملک مسعود میں صلحت اس کے بعد ہی منصور بن ابوالحسن بن ابوبکر فوجیں لئے

نہیں اور بعد کے شرقی جانب مقیم ہوئے۔ برٹش نے ملک مصر کو اسباب پرہم اور بڑا حاکم اور اس پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا اور بعد کے دور میں طرف غیر ذل ہوا ملک مصر اور پیش بک ایک سمت اور زمین اور ملک میں دوسری طرف پڑا اور لے ہوئے خطہ یہ تھا کہ عزالدین بن برٹش نے اپنے باپ سے مجھوہ ہر شمشیر زمین کے نقشہ میں ہو جو تھا۔ پیش ہے۔ اس سلطان محمد کو کہ جس اتنی اور ملک مصر کو زیادتی یا کیرنی اور خواست کتنی چنی چنی جو سلطان محمد نے اپنے باپ کا صدقہ معرفت خطہ لے آیا جس میں تقریباً کہ سلطان نے قبروں کو آواز دیا بچان یا کیر میں مرحمت فرمایا تھا کہ یہ قبریں کو تم کو میں نے بعد وانی طرف دینے کیات ہے جس قسم کو فیضیں کو بلکہ اس نے برٹش کو اپنی فائز کی جانب راہ راہ لے جانے میں خالی سے چاہے ملک میں سے تاجو پڑیا۔ شمشیر نے اسے کو یوں بک کے پاس بھیج دیا اور ہر ہر ہر ملک اسے کا قدر وادار میں کیا۔ فرشتہ کو منظم میں نے اور میں میں پڑ کہ سلطان محمد اور ملک مصر میں صاف کردی تے اس نے عراق، مصر سے محمد و ہر ملک اس کا رانہیں بکرتو۔ اس نے دلی کو دلی میں، آجی علی پڑا جس نے اور اسے اسے حکومت پر خود مختار میں اسلحہ میں۔ عراق سے ملک مصر نے پاس جلا یا اور اس نے پر قیام اختیار کی لشکر میں بعد اور کشتہ طایفین باقی رہا۔

ذیل بن صدقہ کہ اس بن صدقہ اور پیش بک میں جو کہ ملک مصر کا تعلق تھا۔ انہوں نے وہ دیکھا کہ جملہ جاری قادیان برابری میں کج جو کہ ملک مصر سلطان حکومت کرنا میں نے پڑا اور دلی میں اس کا محکمہ وہ اور دلی کا۔ فرشتہ پیش بک کہ ملک مصر سلطان محمد ویاہم کہ باقیں تو ہر حکومت پر شہر قائم ہوئے۔ اس میں میں نے باپ پر کیا اور اسے محمد میران ملک نہ کی حالت کی وجہ سے حکومت پر بعد میں تھا حسین الدولہ برٹش تھا۔ بعد اسے شہرہ کہ ملک مصر کو پاس چلا۔

ملکہ مصر ورا سے مراد وہ ہر بلکہ یا کیر مرحمت فرمایا۔ چھ ملک مصر اور شہر اور شہر لدہ میں ایک طرف سے مصر ورا تھا۔ جیسا کہ مصر میں۔ دلی میں نے مصر کے باپ کو پیش بک اور ملک مصر اور حسین الدولہ برٹش نے خلاف ایماہ یا اور قید کر لیتے تھے۔ اسے دلی اتفاق سے برٹش کو اس کی اطلاع ہوئی ملک مصر کو اسے کہ جو دوسرے سلطان محمد نے پاس چلا یا اسکان محمد نے اس کی بے حد محبت کی اس نے بعد اسے اسکا جملہ زمینیں برٹش سلطان مصر کی ملک مصر کی خدمت میں آ گیا اس کا میں ابوالیہ محمد ملک مصر کو دیا۔ اس کی بہت (خیر لڑی شب) کا کام نہ لگا۔ جب اس کا باپ اسکا اور اس کا میں بن علی اسفانہ کیا تو ملک مصر نے اس کا میں بن محمد ورا لڑا اور اس کو مصر دلی کہ اسے بعد اسے وزارت پر اسے بادشاہ کیا۔ اس نے اس خدمت کو خال کوئی سے انجام دیا۔ جس کی تحریک دلی نے لے لی تھی۔

مصر کہ استر آباد اس کے بعد ملک مصر اور اس کے راہیں صورت محمود کی حالت پڑا اور دلی سے اس کے راہیں سے سلطان محمد کو اس کی برٹش تھی۔ سلطان محمود نے اس کو اس کی دلی اور اس کی صورت میں اس کی حالت دلی میں لے لی دلی ملک مصر کے راہوں کے کان پر میں سے دلی تھی۔ حالت کا اس کا اس کے ملک مصر کی سلطنت و حکومت کا ایک بڑا شہر شروع کر دیا۔ شہر اقدوہ بہت بڑی تھی جب اس کا پڑا ہر سلطان محمود کا لشکر ان دونوں مقرر ہوئے تو اس نے اپنے کو لے لیا۔ ہر کرنا تے میری سے کوئی کر دیا۔ پھر وہاں راجہ اول اس کا و اسٹر ہا۔ میں سلطان محمود نے لشکر سے بھیر دلی حسین الدولہ برٹش اس نے خدمت کو اس پر چھوڑ دیا۔ اس نے اس کا نہ لے لیا۔ دلی برٹش نے اس کو مصر کہ

میں نے یہ سنا ہے کہ اس شخص نے (جو اس شخص کے ساتھ تھا) کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جو اس شخص کے ساتھ تھا۔

آپ کوئی ایک کی اصلاحات ملک معبود حضرت کے بعد رسول فی طرف روئے ہوا۔ برقی سلطان کو سے ملک معبود نے  
 لئے ان سے صل کر کے اسے دیا۔ اس نے کے لئے تھا۔ پہنچو، یہاں راجا سے ملک معبود کو اس کے بھائی سلطان معبود نے  
 اپنا اٹھا دیا۔ سلطان معبود نے اس کا قصور معاف کر دیا اور اہلانی حاکم اور اس کے بھائی سے پیش آئے۔ اس وقت یحیٰی ایک  
 رسول بھی آیا تھا جب سے ملک معبود اور سلطان معبود کی مخالفت کرنا شروع کر دی تھی اس نے بھی سلطان کی خدمت میں جب کہ وہ  
 سے اس کے قاضی کو برائے کی درخواست کی۔ سلطان معبود نے اسے بھی اس کے پاس کے ساتھ بھی فرستے۔ اس کے بعد  
 پتہ ۱۱۔

حصہ کی کاروائی کی جائے رہا، پھر وہ اس وقت مابقی مہمانوں تک پہنچ گئی کہ سڑک کے سطح پر دو بڑے رنگتے شہرے بن گئے۔ اپنے اہل و عیال کو کھینچ لے کر اور ڈھولے واسطے سب کے ساتھ صبح بچھاؤ کیلئے گئے۔ گھٹ و گھاروں کوڑے، لڑائیوں، ہتھیاروں کے پکڑے ہوئے جانور، دیہاتی سطح پر نمودار ہوئے واقعات کی اطلاع دیتی ہو رہی تھی۔ وہیں کے خیال سے ایک مہمان بھائیوں کے لئے پہلے چھوڑ دیا کہ کل رات وہ رہا، وہ صبح کے قبل رات کو آئے اور کھڑے رہا۔

منصور کی فوت کشی کے بعد میر نے اپنے بھائی منصور کو قندھار سے ایک بڑی فوج کے ساتھ عراق کی جانب روانہ کیا۔ منصور عراق کو پہنچا اور کوفہ میں مقیم رہا۔ کوفہ کی حکومت میں بھیچہ یا خلیفہ کی وجہ سے مصافحت ہو گئی بلکہ منصور پر اور میر اور ان کے بچے کو قتل کرنے کی قسمیں دی گئیں۔ میر نے اس قسم کو قبول نہ کیا اور اپنے بھائیوں کے ایک گروہ کو ان کے مقبوضات واسطیہ شریف یا علی کی لڑائی سے روکا۔ اس کے بعد وہ لوگ لوٹ گئے۔

مہجلی کی شکست و سرفقاری : چچا نے یہ کہہ کر مہجلی کو ماضی میں ترستا، جاہلی سرکونی سے بے  
 واقف اور اتفریبی بنائی تھی کہ اس کی شکست کی پرابت کی اطلاع دلا کر اس سے قطعاً بے خبر کر دیا۔ چچا نے اس سے  
 یہ کہہ کر بھی بے امن کی محک پر فائدہ اٹھا لیا تھا کہ ماضی میں اس کی شکست کی اطلاع دلا کر اس سے قطعاً بے خبر کر دیا۔  
 چچا نے اس سے یہ کہہ کر بھی بے امن کی محک پر فائدہ اٹھا لیا تھا کہ ماضی میں اس کی شکست کی اطلاع دلا کر اس سے قطعاً بے خبر کر دیا۔

**مفتی رحیم علیہ فی**، مفتی کے تعلق سے اس صوفی میں وہیں ہاتھ باندھا واسطے کہ اس کو بچ گیا۔ دیگر نے اس کے ہاتھ باندھ کر کھڑے کر دیا۔ اسی طرح اس کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہ دے رہی تھی کہ مفتی کے پاس بیٹھ جائے۔ مفتی اس کے لئے کھانا لے کر آیا۔ وہ شخص بھی بیٹھ گیا۔ مفتی نے اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا۔

— ۱۰۰ —

دیس کی انتظامی کارروائیوں میں واقعہ کے بعد وہیں تک یہ خبر چلی کہ سلطان محمود نے اپنے بھائی کی آنکھ میں ٹکائی مایاں بھروادی ہیں۔ اس خبر کے ختم ہونے پر خلیفہ نے اسے سیام کہے۔ چوتھے دن کو تانہ راتاراج کوٹے لڑا۔ نہر ملک میں ستر لاکھ کھمبے لگے۔ وہ سب تھوڑے اسیادوں کے رہنے والے تھے جن کو ہندو چھپے۔ لکھنؤ (اسلام آباد) پر پانچ لاکھ سیامی کی طرف سے مایاں بھروادی ہیں۔ چونکہ وہاں خیر زین تھا مگر وہ دھوا سے مار پڑے۔ ٹکائی لہو لکھنؤ اور قوت علی بھٹو

سلطان محمود اور وکیل جس نے گزشتہ جنگ میں حقیقت کا منظر کشی کر کے نہ کیا تھا۔ چند روز بعد جب سلطان محمود نے اپنے بھائی ملک مسعود کی آنکھوں میں ٹل کی مٹی ڈال دی تھی، اس وقت وہیں نے حقیقت کو باز کر دیا اور اسے حاکمِ مملکت خلافت مآب کے پاس بھیج دیا اس فعل میں وہیں نے سلطان محمود کے اس بہتان پر جوں نے اپنے بھائی کے ساتھ کیا تھا وار ٹھنکا تو یہی حق تھا۔ خلافت مآب کو اس پر ہنس ٹھکائی تھی۔ خلافت مآب کو اس طرف سے دیکھنے سے بے حد ہنس پیدا ہوا۔ فوجیں آواز نہ کرنے وہیں سے جنگ کرنے کی غرض سے برستی تھیں۔ اس کے پاس جانے کا ہر دو کوئی اور راستہ نہ تھا۔ وہ اپنے چنانچہ بد زبانانِ عربیہ میں غریبوں کی طرح بیٹھیں۔ جنگ کے لئے یہ جھوٹے بیانیہ صرف۔ تو ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ جیسا کہ بن ہمارے بنو قریظ کی ایک بڑی شاعرت نے کہا ہے۔

آج پہچانہ قریظ میں بن مسعود کی سوسل بھی آئی۔ ملک کی فوج لے کر آئے۔ کچھ طرف سے آئے۔ بعد ازاں مادی کوئی کہ جسے شیعیان کہتے ہیں۔ اسے باغیان و دولت جہاں سے لے کر وہاں شہاں شہر میں آجائے۔ اہل بغداد، جو شیعہ ان کو تہ پر۔ خلافت مآب نے ان لوگوں کو سب ضرورت دے دیا۔ اسباب اور آلاتِ حرب خرید کر دیئے۔ انہیں ان واقعات سے مطلع ہو کر کھڑا کیا۔ حلیق مسعود کی خدمت میں معذرت کا عرض کر دیا۔ انہیں کہ فوج کو تیار کر دیا۔ خلافت مآب نے اس کی رو سے حکومت کی۔ اور اہل بغداد کی اہمیت سے تیار کیا۔ اسے کوئی نہ بڑا اسلحہ نہ تھا۔ اہل دین وہ تمام اہلِ قریب الہی تھے۔ انہیں قریب الہی بن کر دیا۔ اور شیعیان کو صدر الدین اسماعیلی کہتے تھے۔ ان خلافت مآب کی اس وجہ سے برستی کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ خلافت مآب نے نہ صرف اسے اس آواز اور اس کے لشکر کے ساتھ مدد میں قائم کر دیا۔

وہیں کی جھگڑت اس کے بعد خلافت عاب کے دو حکام ہاویوں نے جب تک اسے اس مسئلہ کی جانب کھینچا نہ تھا، یہ یقینی اس نے متعدد کوشش پر تھکا۔ وہیں نے بھی اپنے صحراویوں کو سر جب کیا۔ چاروں کو ہادیوں کے لشکر کے آگے رکھا۔ انہوں نے لشکر یوں سے کامیابی کی صورت میں بغداد کو دست و پا کرنا قرار دیا تھا۔ اور غور یوں کو یوں ہی جانے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ دونوں طرف کو گئے۔ وہیں کے لشکر کی جھگڑت ہوئی۔ اس کے امرا یوں کی ایک جماعت کو لڑا کر رہی گئی۔ جب ختم ہونے کے بعد قتل کر ڈالے گئے۔ وہیں کی غور یوں یا ہریاں پہلی گھنٹی۔ لڑنے والے نے بعد علیحدہ متفقہ نہ ہو سکا اور وہاں سے واپس ان جنگ۔ مرارا خلافت بغداد ان طرف کوچ کیا۔

بسم وکاتاراج، جوہی نے غلٹکے بعد فرات نامہ لکھا۔ فریخ کرپ خیر سے ابد وہ خواستہ ہو اب ان وگوں نے انارہوایہ تہذیب عقل کی طرف چلائی اور حکمن سے بسم و برکتہ کرنے کا جملہ لپاڑ لپوڑ اس نے الٹا پھر واتے



[illegible]

ظلیفہ مسٹر شہزاد اور میکس بوزفون آپ کو ایسی واقعہ کی اطلاع دی کہ اس نے اور اقلیت بھگت و گنہگاروں کا منہ  
منا ہوا تھا۔ یہی ہے جو کہ ہم نے اس کے گھر کی طرف سے ان اختلافات کو دیکھ کر دیکھا ہے اور ان جواب گفت  
میں پورا کرنے کے لئے تمام اختلافات کو دیکھ کر اسے یہ روایت تھی کہ ان کے گھر میں کھولیں تو غرضت آپ کو اپنے سر ہانے  
دینی شروع کیا۔ حسب عادت زمین پر اور معانی کا کھانا کھانے۔ ظلیفہ مسٹر شہزاد کو یہ معلوم ہوا کہ وہ اس وقت حلال  
والدین میں حقوق نے سنا ہے کہ ان کو یہ سوا اور جو کہ کھانے کو کھانی کے لئے لکھ کر کے یہ کھانا اور ان کو کھانے کے لئے جس  
وقت تک شادی لکھ کر لیں اور کیا وہیں کو کھانے میں کیا ایک ٹھکانے پر یہ کھانا اور ان کو کھانے کے لئے کھانا لکھ کر لیں





ہوا۔ بلا مدد و اس کے گرد و فراخ کے شہر اسی پر اقبال خادم خلیفہ کا تصرف جاری تھا خلیفہ مسٹر شد نے یہ خبر پا کر کہ آئینہ بلاد  
حد کی طرف گئے جسے شہر بندہ ادا اقبال کی تک پہنچا تھیں اس کی لڑائی ہوئی۔ وہیں شکست کھا کر گریبا گیا۔ احتجاجی وقت اور یہ  
بے سرو سامانی سے اس کی جان بچی واسطہ پہنچا یہاں پر اس کا بیٹا علی اللہ بھی آ گیا ابن ابی العزیز دلی بطور نے اسے مانی اور  
فرمانی مدد دی جس سے اس نے ۵۵۰ھ میں واسطہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ آجانی خادم اور برکھش خود بغداد سے ان لوگوں کی  
سرکشی کے لئے فوجیں روانہ کیں۔ انہیں واسطہ کی کو حرج کر کے مقابلہ پر آ یا سخت اور خونریز جنگ کے بعد وہیں کو شکست  
ہوئی سید ان اقبال کے لشکر کے ہاتھ ہوا۔ شکست کے بعد وہیں نے سلطان مسعود کے پاس جا کر دم لیا اور اسی کی خدمت میں  
قیام پذیر ہوا۔

ظفر کی وفات ۱۰۰۰ زمانہ میں دہلی کے برابر سلطان مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہاں تک کہ اس کے اور خلیفہ مسٹر شد  
کے درمیان ناہنجی ہوئی اور اس کا بھائی ظفر کی اور ان کے در ملک آخرت ہو گیا اس کے حالات میں مذکور ہے سلطان مسعود  
اپنے بھائی ظفر کے مرنے کے بعد بددین بن گیا اور دہلی پر قابض ہو گیا۔ یہاں پر ایک جماعت نے جو اس کے ساموراء اور  
باغی اور کین دولت میں سے تھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ان میں سے بعض بن مسعود بھی تھا اور خلافت مآب کی خدمت میں حاضر ہو  
کر ان کے خواہاں ہوئے خلافت مآب نے دہلی کی بددین کی وجہ سے ان لوگوں کی خدمت قبول نہ کی۔

اعرج کا معرکہ ان لوگوں نے خوزستان کا راستہ روک لیا اور بدش میں بدش سے پہنچ کر سامانی گئی جس کے بعد خلافت  
مآب کو اپنی رائے کی غلطی محسوس ہوئی اور ان امراء کو جو دہلی کے بحرہ اور بحرہ بنے امان ہر لکھ کر بھیجا جس وقت خلافت  
مآب نے ان میں سے ایک سے امرادہ مالین دیئے بغیر واپس کیا تھا ان لوگوں نے بالاعتاق دین کو تدارک لیا اور خلافت مآب  
کی خدمت انجام دینے کی رائے قائم کر دی تھی دہلی کو بھی مار دیا اس کا احساس ہو گیا بھاگ کر سلطان محمود کی خدمت میں  
پہنچا یہ وہ زمانہ تھا کہ خلیفہ مسٹر شد نے سلطان مسعود سے جنگ کے لئے بغداد سے ماہر جب ۵۵۰ھ میں کوخ فرمایا تھا اکثر  
گورنروں نے بغرض اچھ و اطاعت و فرمان برداری غداش بھیجی۔ داؤد بن سلطان مسعود نے آؤر باجیان سے پیام بھیجا کہ  
اگر خلافت مآب بددین کی طرف سے قصد فرمائیں تو یہ خانہ زاد بھی کوکب ہاچوں کی وکاب میں ہو کر شریک جنگ ہونے کی  
عزت حاصل کرے۔ خلیفہ مسٹر شد نے انکار کی جواب دیا اور جنگ کے قبیل سے توجہ و قیام کرتا ہو مقام ورج تک پہنچ گیا۔  
اسی مقام پر حریف سے بھڑک اڑی۔

خلیفہ مسٹر شد کی گرفتاری و مصالحت اتفاقاً سے شاہ افغان میدان سے بھاگ کھڑی ہوئی خلیفہ مسٹر شد گرفتار کر  
لیا گیا وزیر اسطقت شہر عبد اللہ بن علی بن طرہ کا قاضی انصاف دین انباری اور سرداران و اراکین حکومت کی ایک جماعت قہر کر  
لی گئی۔ لشکر کا دہلی جو کچھ دلی و اسباب خلافت لیا گیا سلطان نے بغداد کی جانب کوٹھ کیا اور رائی سے کمر لیا پکا کو تختہ  
بند اور مقرر کر کے روانہ کیا۔ خلافت مآب کی اس شکست سے جھٹا اٹھ و اوٹا اور مصیبت کا شد پر پانا گیا اس کے بعد سلطان  
مسعود نے خلیفہ مسٹر شد کو ایک خیمہ میں قید کر دیا اور چند آدمیوں کو اس کی حفاظت و نگہ رانی پر مشغول کیا مسیبت کا پیام بھیجا  
اور یہ شرائط پیش کیں (۱) ہتھیار ہالہ سالارہ کیا کرے (۲) آئندہ وہ فوجیں فراہم نہ کرے (۳) جنگ کے لواذ سے اپنے

و نہ انکا ذ سے باہر قدم نہ نکالے۔ خلیفہ مسٹر شد نے ان شرارت کو منکور کر لیا اور باہم مصالحت ہو گئی۔

خلیفہ مسٹر شد کا قتل اسی نام میں سلطان شجر کا بیٹی آ بیٹیا سلطان مسعود اس سے ملنے کے لئے سوار ہوا خلافت مآب کے کاٹھنیں خبر میں ملتی ہیں جو سچے باطنیہ کا ایک کردہ آغری مالہ العہدہ ۱۰۲۹ھ میں خلافت مآب کے شجر میں کھس گیا اور خلافت مآب اور اس کے مرابعوں کی زمیں کی کاٹھن نہ رہا۔

وہیں کا خاتمہ خلیفہ مسٹر شد کے قتل کئے جانے کے بعد سلطان مسعود نے خبر پڑھائی گی کہ وہیں میں صدق کی سازش سے کردہ باطنیہ نے خلیفہ مسٹر شد کو قتل کر کے اپنے حق آگ لگوا کر لیا اور قتل کے آثار کا حکم دیا ایک غلام دیکھ سے دروازہ غیر پر کھڑا ہو گیا۔ وہیں جس وقت خبر سے سہو ہو گئے ہوئے آمد ہوا سلطان نے لکھوار کے ایک دار سے اس کا سرازا دیا۔ وہیں کو یہ لکھی معلوم نہ ہو گا کہ کس نے مارا۔

صدقہ بن وہیں کی اطلاع اس واقعہ کی خبر وہیں سے اپنے صدقہ بن بختیاریہ کو دیا، وہ وقت حد میں تھا اس کی واپس ہو بھی اور غلام جس کے پاس آ کر جمع ہوئے اس پر غصہ کھنکھانے لگا۔ اصل کر کے اس نے پس چلا دیا سلطان مسعود کو اطلاع ہوئی تو اس نے شہنشاہ آجہ کو صدقہ کی روک تھام پر مقرر کیا۔ خود اس کو صدقہ کے قبضہ سے نکالنے کی ہدایت کی اور تاکید کی یہاں تک کہ سلطان محمود نے اسے کا قصور معاف کر دیا اور باہم مصالحت ہو گئی صدقہ نے وہیں تمام اختیار کیا۔

خلیفہ راشد بن معز ولی خلیفہ مسٹر شد کے قتل کے بعد سلطان مسعود کے اشارے سے اس کا بیٹا راشد وقت خلافت پر متمکن ہوا۔ کچھ عرصہ بعد سلطان مسعود اور خلیفہ راشد میں مخالفت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے راشد اور مخالفت کا باعث علاء الدین لڑائی والی موصول تھا اس نے اسے اپنے قبضہ پر آمادہ کیا تھا۔ خلیفہ راشد ان دنوں اس کے ساتھ تھا۔ سلطان مسعود نے یہ سب دیکھ کر خلیفہ راشد کو سزا دی کہ وہ خلیفہ راشد کے ساتھ رہے خلافت و بادشاہت کی حیثیت کو نہ چھوڑے۔ راشد نے یہ سب سہل سمجھا دیا۔ یہ امر وہ اور کچھ دیکھ کر رکاب میں آئے وہ اس کی رفاقت ترک کر کے سلطان مسعود کی خدمت میں چھوڑے۔ سلطان مسعود ان لوگوں کے اس فعل سے راضی ہو کر یہ سالان سفر درست کر کے بعد ان کی جانب کوچ کیا اور اعلیٰ افواج کو ان کے شہر ول کی جانب راہبھی کا حکم دیا اور خود صدقہ بن وہیں کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنی بیٹی کا عقد کر لیا۔ خلیفہ راشد موصول سے کل کر حکومت و بادشاہت ساسل کرنے کی غرض سے آؤر بنگالان بنگال والی ناکس و دشمنان اور دیگر امرہ کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی بالی اور فوجی دہ دینے کا قرار کیا۔

صدقہ بن وہیں کا خاتمہ سلطان مسعود کو اس کی خبر ملی تو وہ فوجیں حرب کر کے ان کے سر پر پہنچ گیا۔ محمد بن کی لڑائی ہوئی بالآخر سلطان مسعود نے اس لوگوں کو غصت دی وہ ان جنگ میں دھیر نہ کھیں۔ والی ناکس کو گرفتار کر لیا اور خاتمہ جنگ کے بعد قتل کر ڈالا۔ والی نوزستان اور عبدالرحمن طغاک واپس نکالنے کے بعد سلطان مسعود کی فوج پر نوبت گرد ہوا۔ وہاں یہاں وقت سلطان مسعود کی رکاب میں خود کی سی فوج رہ گئی تھی سلطان مسعود کو ان کی جگہ کے مقابلہ میں شکست ہوئی امرہ کا ایک کردہ جو اس کی رکاب میں تھا گرفتار کر لیا گیا ان میں صدقہ بن وہیں اور جہریانی لشکر تھا ان لوگوں کی کچھ شکست ہوئی فتح مند گردے قتل کر ڈالا اس کے بعد راؤ دے جو ان کی جانب قدم بڑھایا اور اس پر قابض ہو گیا۔

محمد بن دہیش سلطان مسعود نے بہت سی حالت چھوڑ کر لی اور اس قدر راجہ میں غصہ ہو گیا تھا کہ اس کی عافی نہ کی۔ سلطان محمد بن دہیش کو، جو اپنے پہلے بیٹے ابی المکریم اور بیٹے کوکچین و دیگران کے طور پر اس کے ساتھ بچھا اس حد تک کہ سلطان کی نصرت پر غفلت ہو کر نہ رہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو اس کے بعد بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے بعد ان کے حالات کے متعلق بھی تحریر کی گئی ہے۔

علی بن دہیش سلطان مسعود کے خلاف طرہ بازوئے باغیہ اور راجہ میں غصہ ہو گیا تھا کہ اس کی عافی نہ کی۔ سلطان محمد بن دہیش کو، جو اپنے پہلے بیٹے ابی المکریم اور بیٹے کوکچین و دیگران کے طور پر اس کے ساتھ بچھا اس حد تک کہ سلطان کی نصرت پر غفلت ہو کر نہ رہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو اس کے بعد بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے بعد ان کے حالات کے متعلق بھی تحریر کی گئی ہے۔

علی بن دہیش اور پہلی بیٹی چشتیہ نے کوئے مقابلہ پر چڑھ کر علی بن دہیش کے خلاف طرہ بازوئے باغیہ اور راجہ میں غصہ ہو گیا تھا کہ اس کی عافی نہ کی۔ سلطان محمد بن دہیش کو، جو اپنے پہلے بیٹے ابی المکریم اور بیٹے کوکچین و دیگران کے طور پر اس کے ساتھ بچھا اس حد تک کہ سلطان کی نصرت پر غفلت ہو کر نہ رہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو اس کے بعد بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے بعد ان کے حالات کے متعلق بھی تحریر کی گئی ہے۔

علی بن دہیش کی معزولی کے بعد علی بن دہیش نے سلطان مسعود کے خلاف طرہ بازوئے باغیہ اور راجہ میں غصہ ہو گیا تھا کہ اس کی عافی نہ کی۔ سلطان محمد بن دہیش کو، جو اپنے پہلے بیٹے ابی المکریم اور بیٹے کوکچین و دیگران کے طور پر اس کے ساتھ بچھا اس حد تک کہ سلطان کی نصرت پر غفلت ہو کر نہ رہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو اس کے بعد بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے بعد ان کے حالات کے متعلق بھی تحریر کی گئی ہے۔

علی بن دہیش کی عافی نہ کی گئی اور اس کی عافی نہ کی گئی۔ سلطان مسعود کے خلاف طرہ بازوئے باغیہ اور راجہ میں غصہ ہو گیا تھا کہ اس کی عافی نہ کی۔ سلطان محمد بن دہیش کو، جو اپنے پہلے بیٹے ابی المکریم اور بیٹے کوکچین و دیگران کے طور پر اس کے ساتھ بچھا اس حد تک کہ سلطان کی نصرت پر غفلت ہو کر نہ رہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو اس کے بعد بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے بعد ان کے حالات کے متعلق بھی تحریر کی گئی ہے۔

ان میں سے کچھ مقررہ طریقے اور طریقے ہیں جن میں سے ان کو کس نے اختیار کیا ہو کہ ملک شاہان کی سلطنت و حکومت کی بھرتہ کرتی اور اس کی رکاب میں عراق کی طرف روانہ ہوئے خلیفہ متقی نے اس کے کام کا خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی خلافت سے اس نے انکار کی جواب دیا اور فوجیں فراہم کر کے بغداد کی طرف روانہ کر لی اور سلطان مسعود کے پاس اعلیٰ فرمان بھیجا کہ چونکہ سلطان مسعود اپنے بچا سلطان تاجری کی ملامت نے لئے ہے گویا تھا۔ اس حرف متوجہ نہ ہو گا۔ مقررہ کو کسی ذریعہ سے اس کی خدمت تک نہ آجائے اس میں جو چیزیں ہیں لکھیں۔ مقررہ نے تمہاری کوئی کیا اور ملی بن ویش کو گرفتار کر لیا۔ باقی و باخرطانی دو ہاگہاگہا رضاعیہ ہو چکا۔ اتنے میں سلطان مسعود اور بغداد آیا۔ مقررہ نے تہرا دانا سے کوئی کر، یا اور ملی بن ویش کو چھوڑ دیا۔ ملی بن ویش سلطان مسعود کی خدمت میں بغداد میں حاضر ہوا اور قصور معاف کرنے کی درخواست کی۔ سلطان مسعود نے اس کی غلطی معاف کر دی۔

ایران بنی حزم کا خاتمہ۔ اس وقت کے بعد ملی بن ویش واپس وطن پر ہو گیا۔ اس کے طویب خاص میں بنی ساسانی نے جو چھوٹے ملک کیا حرکت سے بد ہو گا۔ خلافت کے قیادت میں ان کے بعد وہاں تک عدم ہونے کے بعد سلطان مسعود نے طویب سے بد ہو کر اس کی طرف سے سفر آخرت اختیار کیا اس کے نتیجے میں شاہ محمود کے ہاتھ ہارا گئیں دولت نے سلطان مسعود کے واپس آمد ہونے کی وجہ سے حکومت و سلطنت کی بھرتہ کی۔ خلیفہ متقی نے سلطان مسعود کو سر سے حق منلو جو حق پر طلب حاصل کر لیا۔

مسعودیلا کے سلطان ملک شاہ نے قیادت سے متعلق جو کچھ مقررہ واپس لایا اس نے مقررہ کو قیادت کر لیا۔ مسعودیلا کے تخت پر بٹھا، ابھی اس کے پاس چل گیا۔ سلطان مسعودیلا کے وقت بغداد سے بجائے گیا تھا اور اس سے اتفاق ہو گیا۔ کاشانیہ لیا تھا کچھ عرصہ بعد وقت پر مسعودیلا کے ساتھ کر دیکر گرفتار کر کے اور پائیں لیا اور وہ خود اس کی حکومت پر قابض ہو گیا۔ خلیفہ متقی نے یہ خبر سنا اس نے دارالسلطنت میں لے آئے اس میں بھیجے اور اس کے بعد سلطان مسعودیلا کے واپس لکھنے کے مقابلہ پر آئے مقررہ کے کھانہ پر ملنے کی طرف سے اہل علم نے اسے ملنے سے داخل نہ ہونے کا حکم دیا کہ اس نے حکم سے بھرا اسے لیا اور وہ دارالسلطنت میں لے آیا اور گرفتار کر لیا اور وہاں اس کے قتل ہو گئے۔ چنانچہ کوئی اور دوسرا بھی سر نہیں اس کے بعد سلطان ملک شاہ کا لکھنؤ پر واقعہ خلیفہ متقی کی فوجوں نے وہ چھوڑ کر اس کا راستہ لیا اور جب شاہی لشکر واپس آیا تو اس کی طرف سے حاکم غلام کی فوج نے اس کا چھوڑ کر اس کی طرف قدم بڑھا یا غرض کہ یہ بعد وہاں سے شہر واپس کو خلیفہ کی فوج چھوڑ گئی اور شاہی لشکر قابض ہو گیا لایا اور خلیفہ نے اسے قید خانہ میں خلیفہ کی فوج بغداد کی جانب واپس بھیجی۔

سلطان ملک شاہ کی معزولی اس سے بعد امرایاں و اہل کیم دولت منلو جو نے ملک شاہ کو اس میں گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی کو گرفتار سے متعلق برائے کیا خلیفہ متقی نے اس کے کام کا خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی خلیفہ متقی نے منظور کیا۔ اس بناء پر محمد بن نو نے اسے اس میں عراق کی جانب کوئی کیا اور وہاں پہلے پہلے خلیفہ متقی نے نہایت حزم و احتیاط سے مقابلہ کی تیاری کی و اس کی فوجیں بھی آگئیں۔ سلطان محمد نے سبیل بن ابی الاسود کو کھڑے کر دیا کہ اس کے لئے بھیجا چنانچہ اس نے ملے پر فخر کر لیا اور سلطان محمد نے اسے قید خانہ میں لے آئے اور اسے قتل کر دیا اور اس کی کامیابی نہ ہوئی۔







انہی ہی کے ہاتھ سے خلیفہ بنی۔

عبداللہ بن ابی سرح کی معزولی: بصرہ میں آنے اور وفات تک جس جب تک ہر پچھانوہ طرف سے لوگ آپ پر تعلق رکھنے لگے تھے۔ معاویہ بن ابی سفیان نے بصرہ کی فکرت سے ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر وفد اور وفات میں حاضر ہوئے۔ بصرہ کی فکرت سے عبداللہ بن ابی سرح اور ان کے وفات سے شکایت پیدا ہوئی تھی۔ عثمان نے ان لوگوں کی جہاد کے خیال سے عبداللہ بن ابی سرح کو کورنی مصر سے سوا دل کیا۔ اسے اس کا واقعہ تھا۔ اس کا جو مردوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور لشکر بنی مصر نے عثمان کا ان کے گھر میں لا کر مارا۔ عبداللہ بن ابی سرح نے یہ خبر پڑ کر مصر سے عثمان کی مدد کے لئے کوچ کر دیا۔ جو عبداللہ نے مصر سے کوچ کیا۔ محمد بن ابی سرح نے عبداللہ بن ابی سرح سے بیعت کر لیا۔ عبداللہ نے یہ سن کر اٹھا اور سے واپس ہو گئے۔ محمد نے مصر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ تب عبداللہ نے عثمان کا راستہ اختیار کیا اور دوسرا پہنچ کر پڑا کر دیا۔ یہ سن کر عثمان بن ابی سرح کے ہاتھ میں شہید ہو گئے۔ اس وقت عبداللہ نے عثمان سے دل جا کر آپ کو مارا اور کھنڈر و فساد کے خوف سے مدینہ کی طرف ہجرت کر دی۔ یہ سن کر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ چلے آئے۔ اس کے بعد عمرو بن ابی سرح نے محمد بن ابی سرح کو قتل کر دیا اور عبداللہ کی نعیت اور دعا پڑھائی۔

قیس بن سعد کی معزولی: اس کے بعد عثمان نے مصر کی حکومت پر قیس بن سعد بن معاویہ کو مقرر کیا۔ قیس نے اپنے دوست اور اس کے دشمنوں سے جاتی تھیں۔ معاویہ نے ان سے مدد کی بہت کوشش کی۔ انہوں نے نہایت برے طور سے اس سے انکار کر دیا مگر معاویہ نے اس کے ہر ممکن ان کی حمایت و مشہور کر دیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ قیس کو معزولی کر کے اشتر بنی کو ہمارا کرنا۔ اشتر بنی کا نام ایک خدا، حرم، مینا، یوسف بن سعد، بن رجب بن حرم بن اشتر بن سعد بن مالک بن اعلیٰ کے بیٹے تھے۔

محمد بن ابی بکر کا قہر: اشتر بنی نے مصر کو سزا کی قریب مصر قلم میں پہنچ کر قیس بن سعد بن علی نے اشتر بنی کو معزولی کر دیا۔ اشتر بنی نے ان کے قتل کے پانچ ہونے تھے۔ ان واقعات کے بعد معاویہ نے عمرو بن العاص سے حکایت کیا کہ اشتر بنی کا سلسلہ بری کیا یہ اس وقت قسطنطنیہ میں تھے اور شہادت عثمان کے بعد انہوں نے کوششیں اختیار کر لی تھیں جو عمرو بن سعد کے ہاتھ پرام کے بعد مدینہ سے مدینہ میں ان کا پہنچا۔ انہوں نے جلا کر کے لئے مدینہ کے ساتھ ہو گئے۔ معاویہ نے انہیں مصر کی کورنی حمایت کی سفینا اور کامر کے وفد کے بعد عمرو بن العاص نے مصر کی طرف کوچ کیا اور معاویہ کو مدد و وفات ہو گئے۔

محمد بن ابی بکر کا قہر: محمد بن ابی بکر کو مدینہ سے حکایت کیا۔ معاویہ بن ابی سرح نے مدینہ جماعت کے ساتھ اطراف مصر میں محمد بن ابی بکر کے خلاف فتنے کیا۔ عمرو بن العاص نے انہیں مدینہ میں روانہ کیا۔ معاویہ کے علم خلافت کی مخالفت پر ابی بکر کو مدینہ کی طرف ہجرت کر دیا۔ اس کے بعد مدینہ کو معزولی پر معاویہ کو مدینہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر دیا۔ محمد بن ابی بکر کی فتنہ سے انہوں نے ہجرت کر لی۔ مدینہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر دی۔ مدینہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر دی۔ مدینہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر دی۔



رفاقت کو اپنا جانشین بنایا گیا۔ ہشام نے اس تقرری کو قائم رکھا۔ سات ماہ تک اس نے نگرانی کی پھر یہ معزول کیا گیا اور خطہ بنی صلیب اور حرم ۱۲۰۳ھ میں ہشام کی منگورنی سے مصر کا گورنر ہوا۔ جب مراد بن محمد نگران ہوا تو خطہ نے حکومت مصر سے قطع تعلقی کر دی۔ تب ہی کی جگہ حسان بن عثمان کو اپنے نائب کے طور پر حکومت مصر پر مقرر کیا۔

اب حسان وارد مصر ہوا تو اس نے حکومت مصر سے باخدا اٹھا دی۔ اس کی جگہ ابی نعیم بن زید اس کی حکومت کے سلیب میں زید مصر کی گورنری پر بھیجا گیا، ماہ تک محض مصر کی گورنری پر۔ پھر اس کے بعد مراد بن زید بن کلثوم بن نجوان باغی و اہل حرم ۱۲۰۳ھ میں مقرر کیا۔ جب ۱۲۱۱ھ میں حرم کی حکومت سے واپس کر کے مصر و دمشق و بلاد الشام مودود غازی کو سند حکومت مصر عطا کی۔ اور حرم کی آخر ۱۲۱۳ھ میں اس نے وفات پائی۔ وفات کے وقت اس نے اپنے بیٹے ولید کو مقرر کیا۔ ابی نعیم مراد بن زید نے خبروں کے جانے جانے کا حکم صادر کیا۔ اس وقت دستور تھا کہ خطیب مصنف کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد مراد بن محمد اور مصر کا ابی نعیم اس کا زمانہ حالات یاد ہوا۔

عبد اللہ بن ابی نعیم کے گورنر مراد بن زید کے بعد دولت عباسی کا دور حکومت شروع ہوا۔ رخا نے اپنے بیٹے صالح بن علی کو ۱۲۰۳ھ میں مصر کی حکومت عطا کی۔ ایک مدت تک۔ صبر امی کی گورنری میں رہا اپنی جانب سے لوگوں کو سامور کر تھا۔ جب سے پہلے اس کا بن قانی کو اپنا نائب بنایا۔ آخر میں اس نے بنی ہاشمی پھر ابو حنیفہ ملک بن زید (معاذ کا مولا) کو آنکھ مار کر انرا دیا۔ حرم ۱۲۰۳ھ میں ولید بن زید بن حاتم بن حنیفہ والی بنایا اور ابی نعیم کے ایک بیٹے بعد حرم ۱۲۰۳ھ میں معزول کیا گیا۔ ولید بن حنیفہ کی گورنری مصر پر بھیجا گیا۔ اور علی الاول ۱۲۰۳ھ میں واپس کیا گیا، اس کے چچا زاد بھائی اور ابی نعیم بن صالح کو حکومت مصر عطا ہوئی۔ ابی نعیم کے تیسرے بیٹے مراد بن ابی نعیم واپس صلیب میں آیا۔ اس کے بعد ابی نعیم صالح نے نگران ہوا۔

شید نے ابو حنیفہ بن عبد اللہ بن سنیب بن زید ضحیٰ کو مقرر کیا۔ ایک ہی مدت میں معزول کر کے ہرجس بن ابی نعیم کو مصر کی حکومت عطا کی۔ اس کی حکومت کے تیسرے بیٹے قری بنی نعیم بن ابی نعیم نے اپنے بیٹے قری بنی نعیم بن ابی نعیم کو اپنے بھائی عبد اللہ بن سنیب کو اپنا نائب مقرر کیا اس کے بعد ابو حنیفہ بنی نعیم کو دوبارہ حکومت مصر پر بھیجا گیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو اپنی نجات پر مقرر کیا۔

حرم ۱۲۰۳ھ میں ابی نعیم کی اپنی حکومت کے دوسرے بیٹے حکومت مصر سے واپس کر لیا گیا اور عبد اللہ بن عبدی بھیجا گیا۔ پھر رمضان ۱۲۰۳ھ میں واپس کیا گیا اور ام کلثوم بن صالح بن علی جو کہ خلافت ماب کے چچا اس میں سے تھے مقرر ہوئے۔ اس نے اپنی طرف سے ایک شخص کو نائب بنا کر بھیج دیا پھر نصف ۱۲۰۳ھ میں یہ حکومت مصر سے سبکدوش فرمایا اور اس کی حکومت کے دوسرے بیٹے پھر حکومت مصر دینی بھیجا کی پھر سنیب بن فضل جو کہ اسود و والوں سے تھا والی مصر ہوا۔ سارا مے چار برس اس نے حکومت کی اس کے بعد معزول کیا گیا۔ اس کے بعد رشید نے اپنے قریب مندوں میں سے ابو حنیفہ بن ام کلثوم بن علی کو پھر ۱۲۰۳ھ کے نصف میں مصر کی حکومت عطا کی۔ ابی نعیم وادانک نگران بنی نعیم کے بعد عبد اللہ بن ابی نعیم نے انعام بن محمد معزول کیا۔ ابی نعیم سنیب کو حکومت مصر عطا ہوئی۔ اور قری و شہباز ۱۲۰۳ھ میں اپنی گورنری کے ایک برس دو ماہ بعد واپس کر لئے گئے۔

حاتم بن ہرجس بن ابی نعیم کو سند حکومت دی گئی و شوال ۱۲۰۳ھ میں وارد مصر ہوا اور اپنی حکومت سے ایک برس تک مقرر ہوا۔

بعد ۱۹۵ھ میں واپس بلا لیا گیا۔ چارہ بن احمد بن یحییٰ بن نعمان طائی اسی سن میں، مورہوا۔ لشکر میں نے اسے اس کی حکومت کے ایک برس بعد ۱۹۷ھ میں مصر سے نکال دیا تب غلیظ مادیوں نے مصر کی گورنری پر اور مصر میں خزانہ کی (چند کا حکم تھا) کو متعین کیا اور اس کی حکومت کے ایک برس بعد ماہ صفر ۱۹۸ھ میں اسے عزروہ کی کے مطلب بن عبد اللہ بن مالک بن قیس غزوہ کی کو سنہ گورنری عطا کیا۔ یہ کہہ سے نصف رجب الاول سنہ گورنری میں وارد مصر ہوا۔ پھر ماہ شوال میں اپنی حکومت کے آخر میں سینہ کو نکال دیا گیا خلافت مآب نے اپنے پیچھاؤں میں اسے حیات بن سوہی بن یحییٰ کو حکومت مصر کی عطا کر دی۔ اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مصر کی حکومت پر اپنا نائب بنا کر بھیج دیا، اما مگر بن اور یحییٰ شامی اس کے ساتھ تھے اس کے عطا کیے بیٹے قیام کیا۔ یوم النحر ۱۹۸ھ میں لشکر میں نے بغاوت کر کے اسے مار ڈالا اور مطلب بن عبد اللہ کو اپنا امیر بنالیا۔ اس کے بعد بنی مطلب بن عبد اللہ و مروی و ہم بن یوسف و بنی بن سبہ کے درمیان برہان بن قحطاط سے قتال ہوا ان میں۔

چنانچہ اپنی حکومت کے ایک برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ گیا۔ بلا قحطاط علی جہاد رمضان ۱۹۸ھ میں مروی بن یحییٰ لشکر امیر بنالیا۔ اس کی حکومت کے پہلے مہینے لشکر جو رہا ہے اس پر پوش کی دورانے موزوں کر کے سکنات بن غالب بن جبر بن یحییٰ بن قرقہ علی کو اور رجب الاول ۱۹۹ھ میں اہل بیت کی ترقی پر متعین کیا۔ اس نے اپنی طرف سے عبداللہ بن طار بن یحییٰ بن خزامہ کے موافق ہوا کہ وہ نائب بنالیا۔ بنی صالح بن کی مصر بنی کی اس کے بعد غلیظ مادیوں نے اپنے بھائی ابو اسحاق کو جس نے کہ اپنے زیادہ خلافت میں مقتدر کے لقب سے اپنے کو لقب کیا قاتلہ حکومت عطا کی اس نے یحییٰ جودی کو اس کے بعد میر بن ولید بھی کہ ماہ صفر ۱۹۹ھ میں وارد کیا۔ اپنی حکومت کے دو ماہ بعد یہ ماہ ذوالحجہ آیا۔ جب اس کا چنانچہ بن جبر اس کی جگہ نظر بنالیا۔

اس کے بعد یحییٰ جودی کو دوبارہ سند خلافت عطا ہوئی۔ اس کے بعد دو ماہ عطا ہوئے ۲۰۰ھ شام کی جانب لوٹا اس وقت اس نے بعد یہ بنی جلیہ کو ماہ کریم ۲۰۱ھ میں بطور اپنے نائب کے۔ مور کیا ایک برس اس نے تھرائی کی اس کے بعد یحییٰ بن منصور بن سوہی فرامانی و انقی موافق بن نصر بن معاویہ وارد کیا گیا۔ پھر ماسون اس کی حکومت کے ایک برس بعد مصر آیا۔ یحییٰ بن منصور پر سب حد ناراض ہوا اور چالی ماسون اور ایک دوسرا علی بن غلاط میں تھرائی اور ابو مالک کنڈر بن عبداللہ بن نصر صفی کو ماسور کر کے عراق کی جانب واپس ۲۰۱ھ اور رجب الاول ۲۰۲ھ میں کنڈر نے دقت پائی اس کا یحییٰ منظر اس کی جگہ نظر بنالیا۔

پھر جب مقتدر نے تخت خلافت پر قدم رکھا تو اس نے مصر کی کی قیادت حکومت ماہ رجب ۲۰۲ھ میں اپنے مولا شامی کو جس کی نسبت ابو جعفر بن یحییٰ کی اس نے اپنی جانب سے سوہی بن ابی ولید اس کا نائب بن کر کنڈر بن ابی شامی سے قیام رمضان ۲۰۳ھ میں۔ مور کیا گیا۔ سوہی نے اپنی جانب سے اپنے بیٹے منظر کو اپنا نائب بنالیا چنانچہ یہ انیس کی غیابت میں راز ہوا اور بن کنڈر کی حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد مالک ابن کید بن عبداللہ صفی اس کی غیابت پر متعین کیا گیا۔ ۲۰۴ھ رجب الاول ۲۰۴ھ میں وارد مصر ہوا۔ دو برس بعد یہ بھی عزروہ کی کیا گیا تب علی بن یحییٰ کنڈر کی ولایت مصر پر بھیجا گیا۔ یحییٰ ابن منصور جسے مقتدر نے بعد خلافت ماسون میں مصر کی حکومت پر بھیجا تھا اور جس پر ماسون بوقت ورود مصر ناراض ہوا تھا وہ مرو غیابت مصر پر روانہ کیا گیا۔ چنانچہ یحییٰ بن کنڈر ۲۰۵ھ میں مصر میں وارد ہوا۔ اس کے بعد ۲۰۵ھ میں انیس نے سفر آخرت















میں آئے جس وقت یہ لوگ لیکن گاہے آگے یا پیچھے لا کر کے ہر ایکوں نے لیکن گاہے سے نکل کر رفتہ رفتہ چلا کر۔ سوئی کے  
ہر ایک کو کمر بٹ کر سے ہوئے سوئی کو گھر لایا گیا۔ ایسا ہوا کہ اسے پاب لکھ رہا ہے۔ یہ سالار احمد بن یحییٰ نے گئے سوئی لایا  
امیر بن یحییٰ نے نہ اسے امیر بن طولون کے پاس بھیج دیا۔ امیر بن طولون نے اسے محل خانہ میں داخل دیا اور ۱۰۰۰ میں مصر کی  
بازار واپسی ہوا۔

عباس بن احمد بن طولون کی بغاوت آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ امیر بن طولون نے پورے دروہنگی شام اپنے جے  
میں کسی کو مصر پر ایسا راجے نائب کے مقرر کیا تھا اور امیر بن یحییٰ واسطی کو جو کہ اس کی دولت و حکومت کا تنظیم اور دیباں باز تھا اس  
کی امداد و اعانت کی غرض سے اس کے پاس بھیج دیا تھا عباس کے چند آدمی ایسے تھے جن سے اس نے اب اور غریبی تعلیم  
پائی تھی۔ باپ کی دروہنگی کے بعد ان لوگوں نے بعض کے وظائف اور انہیں اعلیٰ مناصب پر مقرر کرنے کا ارادہ کیا حالانکہ ان  
لوگوں میں نہ تو قابلیت تھی نہ اس کا ان کو حق تھا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ انتظام و سیاست میں ضل و دام ہے، گاہے اس ضل  
سے بچانے لوگوں نے جو فریب کرنا چاہا، اس کی طرف سے بدظنی کرنا پڑا۔ واسطی نے اس وقت تک امیر بن طولون کے پاس  
لکھ بھیجی کہ امیر بن طولون نے واسطی کو کچھ بھیجا کہ جب تک میں مصر تک پہنچ لوں اس وقت تک آپ ان کو کوئی نہ اور میرا کہے نہ فرما  
اور عداوت سے پیش آؤ کسی قسم کا پکاؤ نہ پڑے۔ اس نے اسے امیر بن یحییٰ کو کہہ دیا کہ واسطی کا کہنا تھا کہ اس سے ملا پڑا کہ  
تو جو خطو امیر بن طولون کے پاس آئے یا واسطی اس کے پاس بھیجتا تھا ان سب کی نقول اور ان کے مضامین سے نہایت کو  
مطلع کر دیا کرتا تھا۔

عباس کی دروہنگی برقی چنانچہ اس نے امیر بن طولون کے اس خط سے بھی عباس کو مطلع کر دیا جس میں اس نے عداوت اور  
عدالت کرنے کو لکھا تھا عباس نے اس سے خوف نہ کیا اور اسے پتہ چل گیا کہ وہ بالی، ازراہ و لایہ تہرب جو وہاں پر موجود تھے ان کو لاہر  
چاند کر رہا تھا۔ اس سے جس قدر وصول کر سکا وصول کرنے پر تیار رہا۔ اس وقت خزانہ خالی مصر میں ایک کروڑ و پندرہ  
موجود تھے اور دو کروڑ تاجروں سے وصول کئے تھے اس کے بعد امیر بن طولون مصر سے قریب پہنچا ایک گروہ کو اپنے جے عباس کے  
کھانے اور دوا بھی لانے کے لئے بھیجا جس میں قاضی ابوبکر، بیکار بن یحییٰ، قاضی اور زید، دمری، اور سولی، امیر بن یحییٰ  
لوگوں نے عباس کو بے حد کھانا، انتظام کار سے ڈرایا۔ عباس کا دل نرم ہو گیا مگر ان لوگوں نے جو اس کے ہوا خواہ ہے اسے  
تھے عباس کو اس سے باز نہ لکھا، امیر بن طولون کے رعب و جلال سے ڈرایا۔ عباس نے بیکار سے کہا کہ میں تمہیں الف کی قسم دے کر  
دریافت کرتا ہوں کہ کیا میرے لئے کسی قسم کے خطرہ کا اندیشہ نہیں ہے بیکار نے جواب دیا اور میں یہ تو نہیں جانتا کہ امیر بن طولون  
نے تمہارے امن دینے کی قسم کھائی ہے عباس کو اس سے کامل یقین نہ ہوئی اس نے اپنا راستہ لیا اور یہ لوگ اس کے باپ امیر  
بن طولون کے پاس واپس آئے۔

عباس بن احمد اور امیر محمد بن اعلیٰ امیر بن یحییٰ کے ہر ایکوں نے یہ چرچا کر دیا کہ تم ایسے وقت میں جب کہ امیر احمد  
بن احمد بن اعلیٰ جیسا شخص، فریبہ حکومت کر رہا ہے، باستانی تمام قہر کر سکتے ہو جو اس میں دل فریبی کی خیالی سے سرور ہو  
کر افریقہ کی جانب روانہ ہوا۔ اس سے امیر احمد بن احمد بن اعلیٰ کو کچھ بھیجا کہ غیظہ مستہ نے مجھے افریقہ کی گورنری مرحمت



کی اس مصر کے بھی غزوے کو شکست ہوئی اور احاطہ میں جا کر رہ گیا اس کے بعد ۵۹۹ھ میں مصر کی جانب واپس آیا مگر سعید سے دشمنی کی طرف مہیا اور وہاں سے فرجین اور مسند کر کے غزائی سے جنگ کرنے کے لئے جہاز۔

امیر ایہم طلوی کی گرفتاری عری اور طوی سے بہتے سخت جنگ ہوئی باق فرطی شکست کھا کر وہاں کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر قاتل گری شروع کر دی۔ احمد بن طلون کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے ایک لشکر غزوئی کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ غزوئی شکست کھا کر عینہ اپ بھیا اور دریا مود کر کے مکہ منتقل میں جا کر دم لیا وہاں تک کہ اسے گرفتار کر کے پانچ سو احمد بن طلون کے پاس بھیج دیا۔ ایک مہینے تک جیل میں گزارا مگر احمد بن طلون نے غزوئی کو قید کی مصیبت سے نجات دے دی۔ غزوئی رہائی پانے کے بعد، پندرہ روز چلا آیا اور یہیں پندرہ روز بعد مر گیا۔

ابو عبد الرحمن عسری کا قتل ان واقعات کے بعد احمد بن طلون نے ایک لشکر عری کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ عری نے سپہ حجاز سے خلافت کی اور اس سے کہا "میں نے قضا اور قدر پر کیا کرنے کی غرض سے غزوہ میں کیا اس وقت تک میرے ساتھ سے کسی مسلم کو قیدیت بھیجئے ہے اور نہ کسی ذی کو۔" میں نے قتل تو آپ کی غرض سے اللہ چاہا اور کیا ہے؟ ہم میرے معاملہ میں اپنے امیر سے مشورہ نہ کریں؟" سپہ ملا و لشکر نے عری کی ہنس دوز ممت کو سہوار کر لیا اور پانی پھر گئی۔ احمد بن طلون نے لشکر کو شکست ہوئی۔ شکست خبر دہو فوج اپنے امیر احمد بن طلون کے پاس پہنچی اور غزائی کے حالات سے اسے مطلع کیا۔ احمد بن طلون نے کہا "تم نے اس کے معاملہ میں مجھ سے معذور کیوں نہ کیا۔" دیکھو تمہاری سرکشی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے تم پر خراب کیا اس جنگ کے ایک وقت کے بعد عری پر اس کے دو غلاموں نے بحالت غفلت حملہ کر دیا اور قتل کر کے احمد بن طلون کے پاس ہرانا لائے۔ احمد بن طلون نے عری کے قصاص میں دوا غلاموں کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

برقہ کا محاصرہ اس ص ۵۹۹ھ میں اہل برقہ نے اپنے گورنر محمد بن فرج فرجانی کے خلاف بغاوت کر دی اور احمد بن طلون کی اطاعت سے منحرف ہو کر محمد بن فرج کو اپنے شہر سے نکال دیا۔ احمد بن طلون نے اپنے فوج اپنے غلام لولہ کی سرکردگی میں اہل برقہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کی اور یہ ہدایت کی کہ جاتے ہی جنگ نہ چھیڑ دیا بلکہ نہایت نرمی سے کام لیا پتا چھ فوج نے پہنچ ہی شہر کا محاصرہ کر لیا۔ چند کے محاصرہ کے ہوئے غزوی سے اہل شہر کو باخوار کیا۔ اہل شہر کو اس سے محاصرہ میں کی ضروری کا خیال پیدا ہوا۔ ایک روز بحالت غفلت شہر کا دروازہ کھول کر احمد بن طلون کے لشکر پر آچڑے اور کسی ذرا کا جواب دیا کہ وہ انہیں گئے۔ سردار لشکر نے اہل غزوی کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ احمد بن غزوی نے غزوی سے محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ محاصرہ میں شہر میں شدید اعتیاد کیا یہ چاروں طرف سے گھیریں نصب کر دیں اہل شہر نے اس کی درخواست کی۔ شہر منہ کر دئے انہیں اسن آیا اور فتح مندی کا جھنڈا لائے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اہل شہر کے سرداروں میں سے ایک گروہ کو گرفتار کر کے مارا دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور مصر کی جانب واپس ہوا۔ احمد بن طلون نے اپنے غلاموں میں سے ایک آواز غلام کو اہل برقہ کی حکومت پر سامور کیا۔ پندرہ مہینے کے باپ سے نکلت کرنے سے خوشتر کا ہے۔

لولوی بغاوت احمد بن طلون نے اپنے ایک آواز غلام لولہ نامی کو طلب محسن قہر بن اور جزیرہ میں دہا مصر کی خزانہ دولت ملک کی جی اور برقہ میں قیام کرنے کا حکم دیا تھا۔ لولہ ہر کام کو اپنے آواز غلام کی رائے سے انجام دیتا تھا۔ چند روز



سوال اول ہے چنانچہ اہل اصول سہ سالہ بچوں کو اپنی فہم میں آیا اور سب کو گرفتار کر کے بھراوت کر ستر کے پاس آیا اور اسے وارہ لگا دیا۔ چھوڑنے اور بھائی سے مخالفت نہ کرنے پر برا بھلا کہنے لگا کہ ایسے وقت میں جب کہ بھائی تمہارے دشمنوں کے مصروف جدال اقبال ہے اس سے علیحدگی کر جاؤ نہایت نامناسب ہے۔ ستر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ والی آمد وصل نے سب کو گرفتار کر کے ستر کے سامنے لے جا کر قید کر دیا۔

سوال ثانی اور ابن طولون میں ناجاتی: اس واقعہ کی خبر ابن طولون تک پہنچی تو اس نے صوفی کا خطبہ موقوف کر کے حوالہ سراجہ سے اس کا نام بھی نکال دیا۔ اس کے بعد صوفی نے وبرا اصرار میں ملاقات کی اور ابن طولون پر بدمعاشی اور سخت چبھنے کا حکم دیا اور ستر سے مصر سے صوفی کا بھی حکم صادر فرمایا۔ اور اسے باب الشاہ سے وفاقہ کی طرف بھیج دیا۔ اہل سنت کا فرمان نہ مانتے بھی جبکہ قاضی کا حکم سراجہ میں ابن طولون پر سخت کر دیا۔ صوفی کا لفظ بصرہ بارہوی کی ماضی میں وارد کیا۔ بواحدہ سن کی لڑائی ہوئی ابن طولون کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی اور ابن طولون کا مال و اسباب چھین لیا گیا۔ مسجد حرام میں ابن طولون پر لعنت کرنے کا فرمان سب کے سامنے پڑھا گیا۔

اہل طرسوس کی بغاوت: ابن طولون کی طرف سے ستر صوفی کا ایک خطبہ مصر پر طغیانی میں ملنے والا سامور تھا اس کا نام خطبہ تھا۔ طرسوس اس کا رد و نفی تھا مگر بارہوی کا حکم ابن طولون نے اس کے ساتھ طرسوس میں دیا کہ قاضی کسی امر پر طغیانی کو اس پر شبہ ہو گیا اور اگر قاضی کے خیال میں ذیل دیا اور اہل طرسوس کو یہ امر ناگوار نہ رہا سب نے متفق ہو کر ہنگامہ کر دیا اور بارہوی کا قتل سے نکل کر امارت کی کرسی پر متمکن کیا۔ طغیانی پریشان ہو کر بھاگ نکلا۔ اہل طرسوس نے ابن طولون کے حکم کا خطبہ پڑھنا موقوف کر دیا۔ ابن طولون نے اس کی خبر لے کر اس نے صوفی سے کہا کہ اس کے بعد صوفی سے کوئی کیا۔ صوفی کا جواب کہ تاجا اور اذوقہ بیچنا اور بارہوی کو بلانے کی غرض سے سامور روانہ کیا۔ بارہوی نے اس کی ذرا بھی پروا نہ کی طرسوس میں قلعہ لٹکی ہو گیا۔ ابن طولون نے صوفی سے ملنے کی جانب کوچ کیا۔ بارہوی سے وفاقہ کی طرف آیا چھوڑ کر کے بصرہ طرسوس کی جانب لوہا اور عیت پوری کرنے کے خیال سے نامہ صلح روانہ کر کے مری کے زمانہ میں اس کا سامورہ کر لیا۔ اہل طرسوس نے ابن طولون کے لشکر کا پر شب خون مارا بہت سے آدمی کاہل آئے باقی ماندہ و بچائی پھلائی میں گرفتار کر کے ابن طولون بھرہ ہو کر اذوقہ کی طرف ہٹ آیا۔ اہل طرسوس نے عقب کر کے ابن طولون کے لشکر اور لشکر کا دھوکہ دیا۔

ابن طولون کی وفات: ابن طولون موسم سرما کی وجہ سے اذوقہ میں قیام پر مجبور رہا۔ موسم سرما گزر جانے کے بعد صوفی کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر بارہوی جو حیا حالت طاعت اٹھا کہ یہ چلتا بارہوی اور مرض کی شدت بڑھی۔ شایعہ لوگوں نے کثرت تھہر کی ماضیت کر دی ابن طولون نے چھپا کر کھالیا۔ کثرت و صحت آنے لگے مرض بھر ہو کر آتا ہوا۔ اصل طاعت بہت

۱۔ اصل کتاب میں یہ ہے کہ کوئی کتاب ہے۔ (مترجم)

۲۔ اصل کتاب میں اس مقام پر یہ نہیں ملتا ہے۔ (مترجم)



تو ابھی اسے دودھ سے استعمال کی کھڑت سے پینا ہوا تھا صفت حد سے بڑھ گیا سوار ہونے کی طاقت نہ رہی، انگلیوں نے ہوا دار پر سوار کر کے کوچ کر لیا، پہنچا سالہا سال سے سوار ہو کر اپنے مکان میں، اور وہ اعلیٰ شہر میں بہتر کوئی تختہ تاکید کیا تو اس میں طوٹوں نے ڈرا بھی نہیں کیا، اسہالی کی بھر کھڑت ہوئی، اس کی وہ بے شہر کی تہارت بدھ شہر وانی افعال میں توشیح پیدا ہو گئی۔ فاشی بکار جو کچھ کو پڑا لوگوں کے سامنے انہیں ڈھکیا گیا۔ اس پر نہ کمالی واسباب وچھین کر چیل میں ڈالی، یا سید سن غزل کو اس قدر کھڑوں سے پڑا کیا کہ دوسرے۔ اس کے بعد اس میں طوٹوں نے اپنے رگھین دولت کو جمع کر کے اس خوف سے کہ ہوا اس کا جیسا ابھی اس نے کہ چید تھو آتند کوئی فساد پر پانہ کرے، اپنے بیٹے اور کچھ شہر خوارہ۔ کی وہی عہد کی کاباٹ بدھ طمانیہ اور ان لوگوں کو جو اس کی اطاعت و فخر و تہاد کی کی حاجت کی اس سے لوگوں کی شورش جو اس کے ظل و مار کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی فرو ہو گئی۔ اس کے بعد جہاں تک تسلیم کر کے، ادا کرنا، تک حد ہو گیا۔ یہ خدا ہی ہے کہ ہے۔

ابن طوٹوں کا کردار۔ چھبیس سال اس نے عکوفانی کی بہت مستحق عراج نہ لی، دیلا اور دیر تھا۔ میر علی چاہے مسجد تعمیر کر دالی، جس میں ایک فیکس بڑا دربار صرف ہوئے، یا کا قلعہ تعمیر کرایا۔ ذہب شہر فی کل طرف، اس تو ایک کردار بڑا سوان (آزاد غلام) چار بڑا تھا، ایک سو گھوڑے اور دوسری جانور سوار کی کے متروکہ چھوڑے۔ اس کے زمانہ میں مصر کا خراج ان تمام نے ساتھ جو شاہی امراء بار کے لئے جاتا تھا، بڑا بڑا و قسین لاکھ دینار تھا۔ چار ستر (شہر خانہ) اور اکانف پر ساتھ بڑا دربار خرین کرتا تھا، تہہ جو بہ کی تعمیر میں، جیسے ان لوگوں سے دودھ کے نام سے دودھ کرتے ہیں، اسی بڑا دربار میں کئے تھے۔ اس کے مرنے کے بعد یہ قلعہ خراب و سہا ہو گیا تھا۔ صالح لکھوالہ نے اس پر نے مرمت کرائی۔ پھر دوبارہ وینا، د مہم ہوا اور نیلوں کے علاقہ اس کے میں کے کچھ آغا و باقی رہے۔ ایک بڑا دربار و فادادہ صدق و خیرات کیا کرتا تھا۔ پانچ سو دربار ہوا، قہ یوں پر خرین کرتا تھا۔ اس کے علاوہ یاد رہی خانہ اور دیگر صدق و خیرات کا دروازہ خرین ایک بڑا دربار تھا۔









جیسے سے ہنگامہ کو دور ہوئی چونکہ گرمیوں کا اُپدیا کچھ دن بعد ہی سسٹن ہوا ہے۔ یہاں زمین گرم ہے۔ چاروں طرف ہوا کی آواز ہے۔

[illegible][illegible]

نہار دیکھ کر کہیں ۱۰۰ روپے میں خوار دیہات میں چلا گیا تھا اور ایک مدت سے قیوم پور تھاہی کے بعض خاندان والہین تو  
فلکات کی کھل سہوہ شامیانی و دیگر جیسا کوٹانی غلام راہی سوائے نفسان کا ڈور جالتے ہیں۔ خیار دیہے نے اب سری ٹھیکہ  
خرید لی۔ بعض بعض لوگ جوں سے استغفار کیا اور اپنے ذہب مہر کو بیس سالہ عیادہ جوں پر منکر رہنے سے لئے لکھ جیسے جب  
خوار دیہے کا یہ ذہب مہر کو ملا تا جب مہر نے ایک دو مہینوں پر لکھ کر اپنے بچے یا اس کے شریقی نقل کرانے کا نام اس کے کان  
میں سے بہر مئے اور تو اب جو نہ بدو طرح تحریر ہے۔ اس اثنا میں خوار دیہے ملک ٹرم سے واپس تو وارا چلے گئے ہیں جب  
تس جواں بچہ کے وقت اسی مقام نے اسے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ دیہے لکھنے والے کا ہے جس کا نام اس نے اسے نقل کیا اور  
مکاب کا تھا۔ وہ سب کے بہر مئے۔

محبتیں ہیں انہیں یہ ہے اس قدر کہ کچھ اور ان کے لئے جی بھر کر سارے لئے بنے انہیں ان تمام کے لئے کہ وہ ایک ہے  
کی کسی پرستش نہیں کیا۔ محبتیں ان لوگوں کو نصرت اور سب سے محبت سے اور جو تعلق بنانے کو تلاش کیا ان کو کھڑا کرنا اور ج

میں سے تقریباً بیس نکلا اور کوسڑے موت دیا۔ جس وقت مجلس تخت حکومت پر متمسک ہوا تھا اس وقت پر ایک شخص بھاگا اور لڑکھاتا ہوا کہ تختیانی کے گروہ میں چڑھیں۔ تو چھوڑ کرے اور کہیں اس کی مصاحبت میں رہتے تھے۔ یہ برین دہانت اور دہراہد سلاطین قریب نہ جھکتے نہ جھکتے تھے طرہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جھکا نہ بھی بائے تھے۔ سب نے ایک ہر نہر کے پیش کو حوصلہ کرنے کے حضور دیکھا۔ یہی جگہ مجلس کے باپ کا زمانہ نظام تھا اور سردار ان دولت میں ایک آسور غصہ تھا۔ وہ بھی کسی کو غری پر بھی سامو تھا۔ سب سے پہلے اسی نے عداوت کو جھنڈا بلند کیا اور مجلس کی اطاعت سے متغیر ہو کر خودکار بن گیا۔ باقی باندگان سپہ سالار ان لشکر سے کچھ لوگ بصرہ اوپلے گئے جن میں اعلیٰ بنی ہاشم کا بھی ایک تھا اور مدبر بنی ہاشم کا اور بیٹا دغیر بھی تھے۔

بیش بن قماروہ کا قتل خلیفہ مقتصد نے ان لوگوں کو خلعت فارغہ سے نوازا دیا۔ اس پانچواں سپہ سالار بنو نصر میں دلی راز تھے وہ پیش کی مخالفت پر عمل گئے۔ وہی وقت، میا پیش نے اپنی سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو بھیجا کہ تم لوگو تمہارے کابل نوٹ کا یہ سب کے سب انکو قہر سے لے لاور جمع ہو کر پیش پر ٹوٹے جاؤ اسے بڑا اناہیں کے گویا بار کو اوت لیا۔ مصر کو آفت و بھاری کیا۔ بارہا دلی میں آگ لگا دی سب اس سے غار ہوئے تو پیش کے بھائی ہارون کو حکومت کی کری پر متمسک کیا۔ یہ واقعہ پیش کی حکومت کے نزدیک بے گناہ ہے۔

ہارون بن خمار۔ اور خلیفہ مقتصد آپ اچے پڑھ آئے ہیں کہ راغب (موتی کا سوالی اہلکار کے لئے غریبوں کی مراد لیا تھا اور وہی قیام اختیار کر گیا تھا جو ان جگہ کے بعد طبرسی پر قائم ہو گیا تھا۔ سب باہر دلی میں خوار ہو کر بیٹھے تھے۔ ان کے بارہا راغب نے ہارون کا نام خطبہ سے نکال دیا۔ یہ ہارون خلیفہ مقتصد کے سامنے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ طبرسی وہ ہارون بنی ہاشم کے دائرہ حکومت سے نکل گئے اس کے بعد ہارون بنی ہاشم نے یہ خلیفہ مقتصد کی خدمت میں درخواست کی کہ میری ساری جائیداد میرے ہارون بنی ہاشم کی مدد حکومت مجھے جھڑکی بنے غریب اور غلام کو میں خدام خلافت کے سچے کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ سرحدی بار خلیفہ مقتصد کی جاگیرت میں تھے۔ خلیفہ مقتصد نے یہ درخواست منظور کی اور آٹھ سو گھوڑے دیے۔ آٹھ پھیلنے کے بعد بن احمد بن شیبہ سے جھڑ حاصل کیا تھا اور اپنے بیٹے شیبہ کو بطور نائب مقرر کر دیا تھا۔ ۱۹۵ھ میں آٹھ سو ہزار ہر گھوڑے تیار ہوئے۔ اسے سرحد کی بارہا کو ہارون کے کمال سے بچھن کر مدح و تحسین کے لئے اپنے بیٹے کے دربار میں شامل کر دیا۔

طلح بن زینب کی وراثت پر گورنری۔ سب ہارون اپنے بیٹے کی وراثت کے بعد حکومت کری پر متمسک ہوا اور ان کی سلطنت نے چار ہزاری کے طور پر باقی اسوہ سلطنت، سیاح و سفیر اور اختیار اور جعفر بن ابیہم کو دیا۔ چنانچہ زینب کا نام اور شہرہ یہ بھی نامور ہو گیا۔ آٹھ سو سپہ سالاروں میں سے تیار کیا گیا اس نے قحطی کا مکان اصرار کی ان لشکریوں کے سر کرنے کو جنہوں نے طلحہ بن زینب کے ساتھ دست و پائی تھا۔ ہارون نے اپنی خوش آمدید سے جھڑ کر لیا اور اپنے کمال و مقدر کے دیکھنے آئے مصر میں اس وقت تک ایک ایک محل چلی ہوئی تھی سب ہارون کی طرف بھلو کی کا زور و شور تھا کسی کو کوئی نہ سہر تھا۔ نہ کسی کی کوئی اہمیت نہ تھا یہاں تک کہ آٹھ سو ہزار وراثت میں آئے۔









موسى خادم اس کا نائب مقرر کیا گیا۔ اس سے اور مغربی لشکر لے لائیاں جو تھیں۔ اس نے ان کو شکست دئی اور بر وقت مصر پہنچا۔ اس کا نائب اے باؤں کو مار دیا۔ پھر ۳۳۰ھ میں حیدر اللہ مہدی نے فوجیں آراستہ کیں اس ہم کا امیر اعلیٰ اس کا سپہ سالار خاصہ مہدی تھا۔ جنگی مستعدی کے لیے تیار ہوئے اسکندر یہ پہنچا اور ہاں سے مصر کی جانب جو عمارتوں میں خادم یہ شہر پارک مقابلہ پر آیا اور سینہ سپر ہو کر لڑا اور انہیں شکست دئی اس کے بعد پھر لشکر لہذا اور مغربی فوج میں شہر لڑائیاں ہوئیں۔ سب سے آخری جنگ نصف ۳۳۰ھ میں ہوئی جس میں مات جزا اور مغربی کام آئے جبکہ کام ہو کر مغرب کی طرف واپس ہو گئے۔ حیدر اللہ مہدی نے اس شکست کے برہم میں اپنے سپہ سالار خاصہ کتائی کو کتائی کر لیا اور موسیٰ خادم چند آدمی آجائے۔

ذکا اور بحیثیت گورنر مصر آخر ۳۳۰ھ میں حکمین فروری حکومت مصر پر بطور نائب کے مامور ہوا اس کے بعد ظیفہ معتد نے اس کی جگہ لیا مکن ذکا اور کوستین کیا۔ نصف ماہ مفر ۳۳۰ھ میں وادہ مصر ہوا۔ چنانچہ اس وقت سے مصر پر براہ حکومت کر رہا رہا۔ یہاں تک کہ سن ۳۳۵ھ میں اپنی حکومت کے پورے بی اٹھائے کر گئے۔

ابو القاسم بن مہدی کی مصر پر فوج کشی یکے بعد دیگرے مصر نے ذکا اور کو حکومت مصر سے واپس کر کے اس کی جگہ لیا اسکندر بن خزی کو اور حکومت مصر پر مامور کیا چنانچہ شاہ شہان مکن موسیٰ بن مصر پہنچا۔ حیدر اللہ مہدی نے اپنے بیٹے ابو القاسم کی حاجتی میں مصر کی جانب فوجیں روانہ کی تھیں۔ ماہ ربیع الاول ۳۳۵ھ میں ابو القاسم اسکندر یہ پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا پھر مصر کی طرف جو حاضر زمین صید سے جزیرہ اور اشموئیں پر قابض ہو گیا ان کے علاوہ اور مقامات کو بھی دیا گیا اور اس کے قریب و اجداد میں تھے اصل کے نے اٹھارہ اخراجات کی فرض سے عرض داشت روانہ کی ظیفہ معتد نے بغداد سے حرمین خادم کو افواج کتائی کا امیر بنا کر ابو القاسم کی روک تھام کے لئے روانہ کیا چنانچہ ابو القاسم سے دور اس سے متعدد لڑائیاں ہوئیں پھر افریقیہ سے قبلی مستعدی کا جن ابو القاسم کی کمک پر سوار ہوئے اسکندر یہ میں آ کر لشکر لڑوں ہوئے پھر اسی مستعدی پر مشتمل تھا۔ سلیمان بن خادم اور یعقوب کتائی کے ہاتھ میں اس کی کمان تھی۔ موسیٰ نے اس خبر سے مطلع ہو کر طر حوسی کے جنگی جہاز سے کوستابل کا حکم دیا۔ اس جہاز میں کچھ سپاہیاں تھیں یہ بیڑے مدفن خطا اور متعدد قسم کے آلات حرب سے بھرا ہوا تھا ابو القاسم کے ہاتھ میں اس کی کمان تھی سر کی دھندلے پودوں جہازوں کا مقابلہ ہوا سخت اور فرخیز جنگ کے بعد طر حوسی سے کوستابل نصیب ہوئی افریقیہ کے بیڑے کو شکست ملی بہت سے قیدی گرفتار کر لئے گئے اور کچھ لوگ مار ڈالے گئے اور بعض رہا کر دیئے گئے۔

ابو القاسم اور موسیٰ خادم کی جہز میں مصر کا راز سے سلیمان خادم گرفتار کر لیا گیا۔ حالت قید مصر میں مر گیا۔ جہز کتائی گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد بغداد کی جنگ سے افریقیہ بھاگ گیا۔ ابو القاسم اور موسیٰ خادم میں مسلسل لڑائیاں مدتوں جاری رہیں۔ فتح مہدی کا سپہ و موسیٰ کے سر رہا۔ اور انہیں ہنگامہ ابو القاسم کے لشکر میں دیا اور گرفتاری بہت مل گئی جس سے اس کے لشکر کا اکثر حصہ فنا ہو گیا۔ اس کے بعد کھڑوں میں دبا جھل گئی۔ مجبوراً ابو القاسم نے مغرب کی جانب کوچ کیا۔ مصری لشکر نے تعاقب کیا وہاں تک مصر سے مغربی لشکر دور نقل کیا گیا مصری لشکر انہیں ہوا۔ ابو القاسم نہ صرف زندہ نہ رہا۔ قید و ان پہنچا اور موسیٰ خادم، ابراہیم خلیفہ بغداد واپس آئے اور حکمین وادہ مصر ہوا جیسا کہ آج پاد پر چاڑھ آئے ہیں۔

























چنانچہ تحریف الدولہ اعلیٰ جان کا صدمہ مال دے کر آہ سے نکل کر وہ چلا گیا اور فخر الدہ بدلی بن محمد نے بیادار صحن کا راستہ لیا اس کے بعد راجہ امرامہ میں سے امیر بہادر الدولہ منصور دین خاں اور اس کا بیٹا سیف الدولہ صدمہ بھی شے بیادار صحن پہنچ کر ان لوگوں کو لے کر فخر الدہ کو ساتھ چھوڑ دیا ان لوگوں کا ساتھ چھوڑنے سے تمام صوبہ بھی علیحدہ ہو گئے جو اس کی رکاب میں تھے فخر الدہ کو کے وہم میں تو ابھی مل نہ پایا بہات مستعدی سے حصار کئے رہا۔ ایہ روز کا ذکر ہے کہ شہر بہانہ کی تفصیل سے ایک پانچویں ضرورت سے نیچے اتروا شری الفکر میں سے جو کہ غلام مرہ کہتے ہوئے تھا ایک شخص منہ ڈال کر چڑھا گیا اس کی جگہ کھڑا ہوا کہ سلطان ملامت سے چلا یا پھر وہاں سے کن زور گئے اور ایک زبان ہو کر اس کی اجازت کی حاکم شہر نے یہ خیال کر کے کہ شہر بہانہ پر ہی صوبہ فوج ہو گیا ہے شہر کو تو ہم اوروں میں ہیر کے حوالے کر دیو۔ وہ سوار ہو کر شہر میں جی منہ کی تاجہ ڈالنے ہوئے داخل ہوا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ بھی صحیح کا ہے۔ اہل شہر نے فتح مند کر دے کے ساتھ کی زبان جیسا کہ ان کی کلمات اہل بیت کے جو کہ خواہ وہ ان کے یہاں کھڑے مال میں طرام تھے اور ان سے ان کے گزشتہ حکم و حکم کا بدلہ لے کر اپنے چلے گئے۔

محاصرہ میں قیام پزیر رہیں: نجرالدہا کی جہیز کو اپنے آد کی طرف روانہ کر کے میرا قلعہ چھوڑ گیا تھا اور اس کے علاوہ میں  
میں سے مصروف تھا اسی اثنا میں صلہ اول کو ہوا آگیا اس کی کمک پر آ گیا عاصدا میں شدت شروع کیا آخرت تک  
باری اور آ کے دن کے جسے سے لیکر روز شہر بھاڑی وچا میں روزوں کو گیا عاصدا میں سے چھڑا آئی اس راست سے گھس  
پڑا اور شہر بھاڑی کی فسیل پہ جو کہ کشتی خاصہ سے چلا آئے۔ نجرالدہا اپنی روکب کی فوج کے ساتھ شہر شیر بکٹ میں گھس  
پڑا اور بچ کر گیا۔ عاصدا ان کے الی و اسباب اور ترخی پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے زعم امرؤ سا کے ساتھ سلطان ملک شاد کی  
خود میں بھیج دیا مہا سوال ہی محو میرا استغاثہ پہنچا جہاں کہ سلطان تعظیم تھا۔

**دوراتِ بخیر وفاق کا خاتمہ** اسی کے بعد حضرت علامہ ذوق گوہر آنجنی دائرہ لکھنؤ میں مقیم ہو کر اسی طرف اگلے دور و ادوار کا باعث بنے۔ بدھ لکھنؤ کی ایک فوجِ حزبِ بدعتین کے سرکرے کے لئے روانہ کیے گئے۔ یہ حزب بھی جو بدعتوں کے مقبوضات میں داخل تھا۔ شیعہ فوج نے کھینچے تو عاصمہ کو لیا۔ شیر کے سرداروں میں بخیر وفاق کا نام ایک خاندان نے والی شہر کی حکومت کے حکمرانہ کی بیوی کے کر کے شہر کا ایک چھوٹا سا رازہ کھول دیا جس راستے سے جانا ہی کے ہو کر کوئی نہیں جانتا۔ بدھ لکھنؤ کے ایک راستے سے شہر میں داخل کر لیا۔ پتا چھوڑا عاصمہ نے شہر میں داخل ہو کر شای حضرت شمس الدین اویس پر نصب کر دیا۔ اسی وقت بدعتوں کی حکومت کا شیرازہ دھرم پر ہم ہو گیا۔ حضور بن نظام الدین بنی نصر بن الصیغہ الدین حزبہ میں جا چھوڑا اور غز (ترکوں) کی حمایت میں قیام اختیار کیا۔ کچھ عرصہ بعد چکر میں نے نہ گرفتار کر کے نیک بہادری کے کمان میں قید کر دیا۔ یہ ۱۳۹۰ھ میں اس مکان میں مر گیا۔ (ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ)؛





معتوب صدر کو بھی کہ ان کی ایک سند حکومت روانہ کر دی۔ مکتوب یہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے سے لڑ چاہیں کیونکہ دونوں انصار عام عت کرتے تھے جس کی کچھ بھی نہایت تھی اور جنگ کے بعد دونوں میں سے جو غالب آئے گا وہ خود بخود عام خلافت کی اجازت قبول کرے گا چنانچہ علی بن حسن نے فارس سے حقوق بن سہم و اس کے معاصروں سے تھا کہ ان کی حکومت پر وہ کیا راجحاتی ہو کہ حقوق نے پہلی پہلی فرما کر ان پر قبضہ کرنا اس کے بعد ہی معتوب کو ان کے آجیب و چچا و مادہ تک اس انکار میں کہ حقوق اب نکلے گا تب نکلے گا کہ ان کے باہر بھڑ رہا۔ جب حقوق شہر سے باہر نہ آیا تو معتوب کہہ کر کھانا کی طرف واپس آیا اور حقوق براہ جنگ سے عتوف کر کے ابوہشام میں مصروف ہو گیا۔

معتوب صغار کا گمراہی پر قبضہ: اسی واقعہ میں معتوب کو اس کی خبر تک پہنچی اور انوکھ ہوا۔ غزنی سے مسافت نے کر کے کرمان میں داخل ہوا اور حقوق کو کرمان کے چل میں ڈال دیا اس واقعہ کی خبر علی بن حسن کو پھر از میں پہنچی۔ سختی سے جا۔ سے باہر ہوا یہاں میں فراہم کر کے شہر کے ایک ٹک اور متواتر اور راست پر جا کر چلاؤ کر دیا۔ معتوب بھی ہم نہرا۔ ان سے تائب ہو کر سفر و قیام کو جاری رکھا۔ ان کے قریب علی کے معاند چہ پہنچ گیا۔ ان راست کے دبانے کی کئی نے دیکھتے تھے علی بن حسن وہ نہایت تک تھا۔ راست کے دونوں پر تب سر ہٹک اور نیچے جھانک کر دیکھے۔ اسی واقعہ میں ایک مکتوب بھی پہنچا کہ معتوب نے بخوار میں موقع ہو کر صغار اور دیکھے دن ہار کر اپنے ہمراہوں کو حکم دیا کہ وہ سے بھیجے تو لوگ بھیجے چہ نکھڑیں تو انہوں میں سے الی و علی بن حسن اس واقعہ کو کچھ باخفا راستہ بچوں کا کھیل خیال کر کے غصہ نہ پھارے۔ مگر حقارتی دیر کے بعد معتوب نے یہ کہہ کر کہہ کر اس کے سر پہ پہنچ گیا تو اس کی فوج میں ہر گز کی ہوشی علی بن حسن کو کرنا کر گیا میرا۔ معتوب بہادیر نے یہ قبضہ کر کے شہر میں داخل ہوا اور اس پر قابض ہو کر لوگوں سے خزانہ وصول کیا۔ یہ واقعہ سننے کا ہے۔

معتوب صغار کا شہر از پر قبضہ: بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ مجبور کر کے بعد معتوب اور علی بن حسن سے سخت اور سختہ لڑائیاں ہوئی تھیں پھر غزلی شکست کھا کر بھاگا۔ اس کی فوج کی تعداد خلاصہ از کرنا اس کے علاوہ چند روئے امر ان کی ہوتی ہے۔ شام ہوتے ہوئے اس کی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ شہر از کے درون میں بھگدڑ کا آڑو ہام تھا۔ کچھ پہ ایک گرا پڑا تھا اس کے پتھروں کی تھوڑا پانچ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ بہت فوج شہر از کے درون میں بھی دیکھنے نہ دیا تو یہ لوگ فارس کے اطراف و جوار میں منتشر ہو گئے اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹ گئے۔ ان کو نے شہر از میں داخل ہو کر فارس کے تمام شہروں پر قبضہ کر لیا اور علی سے بے شمار کھڑے آلات حرب اور مال و اسباب وصول کیا۔ خلاصہ یہ کہ یہ خاصہ میں انصار عام عت فرما کر سربراہ رہے اور ان کا قبضہ کرنا بھی تھا۔ ان میں سے اس ہذا سفید اور ایک ہزار اہل جہنم اور ایک سو نو مقرر تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے جہنمی تھے کچھ سے اور مردان آذربائیجان تھے۔ غزلی نے بعد ازاں جو کچھ بہت زیادہ علی بن حسن کے ساتھ تھا اور وہ اس سے فارس پر چھڑا تو معتوب نے اپنی جانب سے مطالبہ کر لیا۔

حرمٹ بن سینا کا قتل: فارس سے معتوب صغار کی واپسی کے بعد معتوب اور اس کے بعد تھا۔ نے اس میں یہ نو فاس کی گورنری پر مامور کیا۔ یہ مالداران عرب میں سے تھے اور اہل اہل اہم تھے۔ نے حکم بظاہر دیا کہ یہ دونوں میں سے جو اس اطراف میں تھے اہم بن ایک نے بھی جہاد پر کمر باندھا۔ دونوں جہاد سے بھگتے اور اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد کچھ



تہماری اس حرکت سے بے سود و بے فائدہ ہوئی۔ یعنی ماضی اب جس قدر بجا و تہجد ہے بقصد میں اس پر اکتفا کرو اور نہ بد و ملت و اقبال و اپنا مخالف سمجھو کہو اور آئندہ تہجد سے مانتو مخالفت کا ہر ذکا بائے گا۔

یعقوب متعارف کا خراسان پر قبضہ۔ یمنوں نے یمن پر یعقوب کے قبضہ کرنے کی کیفیت پر دل بیاں کیا ہے کہ جب محمد بن طاہر کے سر پراد بار اور کزوری پہاڑی تو اس کے بعض اجداد کا اب نے یعقوب کو کھینچا کہ اب سوچو اچھا ہے محمد بن طاہر کی قوت سحر و جادو کی قسم ہوئی ہے۔ آج یہ پیشاپور پر قبضہ کر لیجئے۔ چنانچہ یعقوب نے محمد بن طاہر کو اس شخص کو قتل کر لیا کہ اس طرف سے یمن میں مذبح سے جنگ کرنے کے لئے جاتا ہوں اور یہ کہ خلافت مآب نے مجھے اس کی بیعت کی ہے اور میں خراسان کے کسی قریب اور کسی شہر سے کسی قسم کا قرض نہ کروں گا اور یہ کہ اپنے یہ حال اردوں کو اس کی نگرانی پر مامور کروا دو حجاز طور پر اسے کالی اور کزوری پر قریب بھی کی۔ پھر سوچو پھر اس کے خاندان دوس کو یہ تقریباً ایک سو سالہ فترتے شریعت کر کے بھان رو اور نہ روایا۔ یہ واقعہ محمد بن طاہر کی کزوری کے تیار ہوئی سال کا ہے۔ الغرض یعقوب نے اس طور پر خراسان نے اپنا اور جلد سے ہو گیا۔ اس کا یہ طریقہ وہ نہ بخیر جہاں سے نہ از مجتہد اگر تانہ یمن میں نہ روایا بلکہ یمن میں نے پاس چٹا گیا۔

عبداللہ بن عمر کی قاتل۔ یمن میں مذبح سے طبرستان پر قبضہ کیا تھا۔ یمن نے عبداللہ کو اپنے دامن میں لے لیا۔ یعقوب نے یہ خبر پا کر ۱۲۰ھ میں طبرستان کی طرف قدم بڑھایا اور اس سے عہد کر آیا کہ یمن کو خلافت ہونی چاہت ہے کہ عظیم پانچا اور جہاں طبرستان میں جادو کریں ہوا۔ یعقوب اس کا خیالی کے بعد سادہ یاد آ رہا کہ محمد بن عمر کی قاتل یمن دے کی جانب کو تار اور مال دے کہ وہ کئی وی اور عطا کھلا مال دے لے کر عبداللہ بن عمر کی قاتل کے پاس بھیج دیا یعقوب نے اسے قید حیات سے بندھ کر دیا۔

محمد بن واصل۔ آپ اپنا قبیلہ تھا محمد بن واصل کے قاسم پر تھا بعض ہونے اور عہد یمن میں یعقوب کی دہم پر بڑھائی کرنے اور ہجر وہاں سے اپنی دہر اس کے جوش و شغافستان کی حکومت دے جانے کے واقعات پڑھ چکے ہیں اس کے بعد خلیفہ حسن نے سوئی یمن جہاں کے رازہ حکومت میں اہواز ہجران کرین لیا۔ اور ابن مسویات کے علاوہ اس کے قبضہ میں تھے قاسم کو بھی داخل کر دیا۔ سوئی نے اپنی جانب سے قاسم کی حکومت پر عبداللہ بن عمر کی قاتل کو مامور کیا اور اس کی طرف جانے کا حکم دیا۔ شہر کو اس کی لک۔ داخانہ پر مامور کیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر سے اور محمد بن واصل سے مقام داس ہر حشر کی سرکہ آ رہی شروع ہوئی۔ محمد بن واصل نے عبداللہ بن عمر کو شکست دے کر قاتل کر لیا اور جب خلافت آپ نے اس کی رہائی کی۔ قاتل کی قتل محمد بن واصل نے اسے قتل کر دیا اور یہ قتل بھیجا کہ وہ اپنی موت مر گیا۔

سوئی یمن جہاں کا استغنی اس واقعہ کے بعد محمد بن واصل سوئی یمن جہاں سے جنگ کرنے کے لئے واسطی طرف بڑھا اور اہواز کی حکومت پر اپنی جگہ اب اسانج کو مامور کیا اور مذبح سے جنگ کرنے کی وجہ سے وائیک کی اس نے اپنے دایہ عبداللہ بن عمر کی ہم پروردہ کیا۔ چنانچہ یمنی دہی واکان جہاں ساکدہ مذبح سے مذبح ہوئی۔ عبداللہ بن عمر کی یمن کی یمن کے نام نہا۔ عبداللہ بن عمر گیا۔ مذبح نے اہواز پر قبضہ کر لیا اور جی کھنوں کر اسے تاملت و تاملت کیا اور اہل یمن میں اس کا اس کا والی بنایا۔ محمد بن واصل نے یہ خبر پا کر اہل یمن میں سے جنگ کرنے کے لئے اہواز کی طرف قدم بڑھایا۔ سوئی یمن جہاں سے اس کا احساس کر کے مسویات

[illegible]

فیض مسعود کا تمہیدار انٹیلی جس وقت خوب ہمارے ذرا احسان کو اس خباب کے جھنڈے اور گارن وائینہ وصل سے  
انجم سے نکال لیا تو کہہ سکتے تھے کہ وہ جس سے لگا لگا رہا تھا پھر خوب نے خیال نہ کیا خیر مسعود اس سے  
بہتر اور اولی صاف سمجھتے ہوئے ہوا تھا کہ جس نے رزق اسے سزا سمجھتے ہوئے دیا تھا اس نے جو جیسے ہے میری  
اہانت اور حکم سے کیا ہے خواہ اس نے فیض سے کیا اور اس نے کیا جوں و عقبہ کر کے اسے تسلیم کیا ہے اور یہ خوب  
نیکو اس سے نہیں تھا بلکہ اس کی جاہل تھی۔

[illegible]











میں سے ملنے میں اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔

موفق کا قاتل پر قبضہ۔ جن دنوں خلیفہ مصر نے عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت پر اس پر ہمت کی تھی۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔

عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت۔ جن دنوں خلیفہ مصر نے عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت پر اس پر ہمت کی تھی۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔

عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت۔ جن دنوں خلیفہ مصر نے عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت پر اس پر ہمت کی تھی۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔

عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت۔ جن دنوں خلیفہ مصر نے عمر بن ابی اسحاق کی مروتی و عظمیٰ و قیامت پر اس پر ہمت کی تھی۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔ اس نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے لئے ایک اور شخص کو بھیج دیا۔









ایسا ہونا مجھے بالکل کے ناممکن تھا۔

**غلبہ بن احمد کا جہت ان پر قبضہ:** غلبہ بن احمد مرہ ایلیٹ مغار کی اہلاد میں سے تھا جب جو انہوں کی حکومت میں طیار اب پیدا ہوا تو غلبہ نے جہت ان پر قبضہ کر لیا۔ غلبہ خود بھی ذی علم تھا اور اہل علم کا قدر دان و ان کی صحبت کا شائق تھا۔ سنیوں میں اپنے مقبوضات پر اپنے ہمراہوں میں سے طاہر بن حسین نامی ایک شخص کو جہت ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ حج سے واپس ہوا تو طاہر خود بخاری کا اعلان کرنے کے غلبہ سے باغی ہو گیا۔ غلبہ اس امر سے مطلع ہو کر بخارا سے امیر منصور بن سامان کے پاس امداد حاصل کرنے کے لئے گیا۔ چنانچہ امیر منصور نے اس کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔ غلبہ کو فوج نصیب ہوئی جہت ان پر قبضہ کر لیا۔ منصور نے علی بن ابی اور فوجی حالت کا اہل و عیال ان کو بھی غلبہ سے مقررہ خراج بخندہ بھیجنا نہ کر دیا۔ امیر بخارا نے غلبہ کی مرگوبگی کے لئے فوجیں روانہ کیں جس کا سرانجام یہ ہوا۔

تھا۔ اس لڑائی نے پہنچنے تک غلبہ بن احمد کا قاتل لڑکے میں جو کہ جہت ان کا نہایت مقبوض اور مستحکم قلعہ تھا عامرہ کر لیا۔ جب عامرہ کی شدت بڑھی اور سرد و قلعہ نور آتات ترب طاہر ہو گیا۔ تو غلبہ نے امیر بن منصور کو اپنی بخارا کی خدمت میں آجی در خواست بھیجی اور مقررہ خراج فراموش کر کے کاہرہ کر لیا۔

[illegible][illegible]

اصل کتاب نے خود غائی سے تیار ہونے کا حال بیان کیا ہے، جس کا ذکر ۱۹۷۲ء میں کیا گیا ہے کہ مصنفین میں مصنفین میں لکھنا نہ، بلکہ مقررہ کیا گیا تھا۔







جہاں میں نے جائزہ لیا۔ یہاں تک کہ قیدی میں ۱۹۳۵ء میں قتل کے اثبات سے قوت ہو گیا۔

**دوسرے بنو صفار کا زوال** محمود نے قبضہ ہندوستان اور غلبہ کے اس ماحول کرنے کے بعد اپنے باپ سے پہلے لاروں میں سے احمد کی جی ایپ سپہ سالار کو ہندوستان کی حکومت پر مامور کیا۔ اس وقت تک ہندوستان میں جو صفاریں اولادیں جو تھیں۔ ان کا نام اس میں ان کی شرکت ضروری ضروری جاتی تھی۔ یہ عمر محمد بن کوٹوں کی طرف سے ان کے ہندوستان نے ان کی شہادت انہماں سے ہندوستان کی۔ یہ ہندوستان کے لئے ان کے زنی الحجب ۳۳۵ھ میں محمود ہندوستان پہنچا اور ان دنوں کو خلاصہ ان میں خاصہ زبردستی سے قوت پوری سے قلعہ بڑھ کر فتح ہو کر محمود نے ان سب کو قتل کر دیا۔ باقی ماحول کو گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ ہندوستان ان کے وجود سے پاک ہو گیا اور بغاوت کی آگ بجھ گئی۔ محمود نے ہندوستان اپنے بھائی نصر کو بطور جائیداد عطا کی اور عین پوری کی جائیداد اس کو بھی عطا کر دی۔ ان واقعات سے خبر ہونے پر محمود کی حکومت کا حاکم ہو گیا اور ہندوستان سے ان کو دور حکومت آتا رہا۔

والسلام اللہ وحده

## باب: ۱۶

### امارت اور اہل تہر بنو سامان

اسد بن سامان، سامانی بادشاہ بھی اناسل میں ان کا دار اسد بن سامان فرامان کا نامی خاندان کا ایک مہر تھا۔ اہل قادری سے بہرام بخش کی جانب تھا مشروب کرنے ہیں۔ جسے کربت فطیر ان نے آذر با بجان کا گورنر مقرر کیا تھا۔ بہرام حشیش رے کا رہنے والا تھا۔ ملوک ربائی کا نسب بہرام حشیش تک اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ اسد بن سامان قدر لدین جہان بن طغات بن فوسر و بن بہرام بن جہان بن بہرام حشیش۔ کنہی ان ناموں کی محبت پر اعتبار نہیں ہے جو کہ ہوا اسد کے چار بیٹے تھے: فوج، اخوانی اور الیاس۔ مادہ و لہر میں ان سامانوں کی حکومت کی ابتدا۔ اس طرح ہوئی کہ جب سامان امرشید خراسان کا والی ہوا تو اس نے اسی اسد کے لئے کوہ پٹی حکومت کی سلطنت کا ایک وگن مقرر کیا اور جسے باک بن بزرگوں کا وقار و وہ ان کے لئے قائم رکھا اور بڑے بڑے مہر دیں پر مامور فرمایا۔ جب عراق کی جانب کوچ کیا تو فرامان پر رضوان بن حجاز کو جو کہ فضیل اللہ طاہر کے اعزاء تھے اپنی جگہ مامور کیا۔ سامان نے اس طرح فوج بن اسد کو سرکردہ احمد بن اسد کو فرماندار کا بھیجی بن اسد کو ساس و اشتر و مذکاہ و زاپاس بن اسد کو ہرات کا حکم بنایا۔

احمد بن اسد، احمد بن اسد کے ساتھ لڑے تھے۔ نصر بن صغیر، بھی اسامیل اسحاق اسد (ان کی کثرت ابوالفضل بھی) اور حمید (اس کی کثرت ابو خاتم بھی) احمد بن اسد کا انتقال مقام فرمان میں واقع ہو۔ سرکردگی اس کے دائرہ حکومت میں تھا لہذا اس کا پوتا نصر یہاں کا گورنر مامور کیا گیا چنانچہ یہ اس کی حکومت پر بظاہر کے صدر حکومت اور ان کے زوال کے بعد تک رہا۔ بظاہر کی حکومت ختم ہوتے تک مصر گورنر ان فرامان کی جانب سے ان مقامات پر حکومت کرتا تھا فرامان پر صدر کے کاتب ہونے کے بعد اور اختلاف بعد تو اسے صدر حکومت مقرر ہوئی۔

بار و نام اہل تہر بن نصر بن احمد سامانی کی گورنری، جس وقت یہ منصب مقرر نے فرامان پر قبضہ حاصل کر لیا اور بظاہر کا زمانہ حکومت ختم ہو گیا اس وقت خلیفہ ممتد نے صریحاً بتا دیا۔ اہل تہر کی مدد گورنری نصر بن احمد کو عطا کی۔ نصر نے ایک فوج دریائے نیل پر صدر گورنر یا مہر کرنے کی فریض سے روانہ کی۔ اتفاق سے اس فوج کا سردار ہارام گیا فوج بعد انوثائی دلتا بظاہر احمد بن نصر کا نائب نصر جان کے خوف سے بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے اہل تہر میں بن حشر بن رافضی بن لیث بن نصر بن یار کو امیر مقرر کیا پھر اسے معزول کر احمد بن محمد بن لیث ہارام عبداللہ بن جہد کو اپنی سرداری دی۔ چند روز بعد یہ معزول کر دیا گیا۔ مسن بن محمد (عبداللہ بن محمد بن علی طہرہ) کو دیا گیا۔ تب نصر بن احمد نے اپنے بھائی



















بیادوں کے ساتھ ان کی درخواست کی گئی تھی نہایت فراخ و صفا۔ جس میں دیا کمال عزت و احترام سے پیش آیا اور اپنی اپنی کامیابی سے کر دیا۔

سلی کا غیشا پور پر قبضہ۔ اس نے بہرہ اہل انصاف میں نفس مطمئن زادہ احمد بن سہیل اس کا خواہ مخواہ اس نے اس میں حاصل کرنے کے بعد سلی کا غیشا پور پر فوج کشی کرنے کی ترغیب دی اس وقت خیل پر جس تو انکین عظیم تھانہ دن فوج کی بھی کثرت ہوئی نہ مدد ملے مال کی کمی سے مجبور ہو کر حسین بن قاسم دہلی سے غیشا پور پر حملہ کرنے کی اجازت طلب کی وہاں کیا تھا حسین بن قاسم دہلی نے اجازت دے دی۔ چنانچہ عذری العجز اس سب میں سلی نے غیشا پور کا رخ کیا اور پہنچتے ہی غیشا پور پر قبضہ کر لیا۔ وہاں حسین بن قاسم کے نام کا خطاب پڑھا شروع کر دیا۔

معمر کہ طوس اس نعرے نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر سلی کو بھرتی شدہ نے کی عرض سے اپنے مرداران لشکر جو یہاں علی انجم بن حیدر واقعہ علی ابوجہر ملوک خوارزم شاہ برسیجہ رودانی کی افری میں فوجیں روانہ کیں۔ مقام طوس میں سلی سے معمر کے آراء ملی ہوئی۔ شروع جنگ میں حویہ کے اکثر سربراہی شکست کھا کر بھاگ گئے تھے یہ سہ سالہ ان معمر سے بہتر نہ ہو سکتے تھے وہ ہر قوم کی برکے بعد تمام لشکر نے بھرتی فوج سے دفعہ حیدر کیا سلی نے پاؤں اکڑ گئے شکست کھا کر بھاگا آدہ بھٹا۔

سلی دہلی کا قتل۔ اتفاق سے ہوا خان بادشاہ ترک بھی جو ہر نصر کی فوج کی نمک پر آیا ہوا تھا کہ پہنچ گیا جس نے سلی کو گرفتار کر کے قادیہ کے پاس اس کی گرفتاری کی اطلاع بھیجی حویہ نے ایک شخص کو اس کا سرانامہ لے کے لئے بھیج دیا چنانچہ اس شخص نے سلی کے سر کو ہار پہنچا لاول ۹۵۷ھ میں اس کا دل و دہانت تمام ہوا پہنچ دیا۔ بقیہ سہ سالہ سالانہ صلہ جو سلی کے ہمراہ تھے یہ جنگ دیکھ کر فراموشی میں نہ رہے کہ اس نے اپنے سہ سالہ رول سے خطاب ہو کر کہا تھا جس شان نے آج تمہیں اپنی وہیم پر فخر کیا ہے مناسب ہے کہ ان کا فائدہ کر کے جیتنے کی راحت حاصل کر لو یہ سالہ رول حویہ کی حیثیت نے قیدیوں وہیم کا قتل جو ان کے ساتھ آیا اور ان کی وائے سے اتفاق نہ کیا۔ تب حویہ نے ان لوگوں کو اس کی واپس دے دی یہ سہ سالہ رول اور بھی جنہوں نے بعد کا طرف ہا وادعایا اسلام میں خروج کیا تھا اور خلیفہ جنگ پر پا کر کے اکثر شہر اس اور ملک پر قبضہ کیا تھا۔ مثلاً اسلام آباد وایچکین اور بنو لہو، خیرہم۔ ان لوگوں کے حالات و سبب و قح و خور کے بتائیں گے۔

قرآنکین اور فارس۔ فارس جس نے سلی سے اس میں حاصل کیا تھا جو جان میں قیام اختیار کیا اور وہی اس واقعہ کے بعد جو جان کی قسمت پر دیا جان تک کہ قرآنکین وادہ درجہ ہو گیا۔ اس کے بعد نظام فارس نے نہ ضرور کو حکومتیں اور ان کی درخواست کی قرآنکین نے اسے من واپار مگر بھر کی وجہ سے اس سے بھی اسے قتل کر کے ہر جان سے واپس چلا دیا۔

سکندر اور ابن خورش کی جنگ۔ جس وقت قرآنکین نے اپنے قاضیوں کو اس میں قتل کر کے جو جان سے کو بجایا اور انکین میں ناصر بن علی الطرش علی نے استرا پا دیا۔ ہر جان کا قتل کیا اور پہنچے ہی اس پر قابض ہو گیا۔ امیر سید نے ابو انکین کی جنگ پر مجبور رودانی کو چار ہزار سواروں کی جمیعت سے روانہ کیا۔ جو جان سے شکست کھانے کے فاصلہ پہنچ کر سکندر نے پڑاؤ کیا۔ ابو انکین آٹھ ہزار و بیسی بیادوں سے مقابلہ پر آیا۔ دونوں طرفوں میں محمد بن کی لڑائی شروع ہوئی۔ سکندر نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو انکین کا دھنسا دیا تھا۔ ان لوگوں نے خروج میں تاخیر کی جس سے سکندر کو شکست اٹھ کر پہاڑوں







روانہ کیا۔ مردوداش نے ماکان اور پوٹلی دونوں شکست دے دی اب علی اپنے سامنے لے کر نیشاپور چلا آیا اور ماکان نے خراسان کا راستہ لیا۔

ابو سعید نصر اور ابو بکر کرمانجی امیر سعید نصر بن احمد سامانی تخت حکومت پر حاکم ہو کر اپنے بھائیوں سے مشابہ ہو گیا۔ اس کے تین بھائی تھے ابو بکر کرمانجی، ابو سارح منصور اور ابو اسحاق ایمانیم۔ سب امیر احمد بن ابی اسحاق سامانی کے بیٹے تھے اور میر سعید نصر ان میں سے تیسویں نمبر کو کرمانجی کے نظار میں قید کر دیا اور چند محافظین کو اس کی نگہبانی پر مامور کیا۔ جس وقت امیر سعید نے صوبہ میں نیشاپور کی طرف کوچ کیا تو یہ لوگ ابو بکر سامانی خوار کی سازش سے (جان ب) جو کہ انہیں حکومت کھانے کے لئے جن میں باقائمانش سے ملے آئے۔

ابو بکر کرمانجی کی امارت کی بیعت: ابو بکر خوار ایک چلا پروہ شخص تھا۔ اس نے پہلے لشکریوں کو بلایا اور ان لوگوں کا حال دیکھا کہ ان کے حقوق کا اظہار کیا۔ جب لشکریوں نے ان کے حقوق شایعہ کلمہ کرنے اور بعد کے دن ان کے ساتھ ہو کر فروغ کیا تو ابو بکر کا چہرہ خوش ہو گیا۔ وہ اپنے لشکر کے رہنما بن گیا۔ دستور یہ تھا کہ نیشاپور کا دروازہ بعد کے دن صبح تک کھلا نہ تھا۔ رات کو نیشاپور قیدوں کے ساتھ ہرگز نہ کھلا۔ لشکر کے ملنے اور ان کے بعد ہونے کے حالات بتلانے کے لئے صبح کو قیدیوں سے مل کر باتوں کے پاس کیا بہت سے رہنے والے اسے کہتے تھے کہ بھائی دروازہ کھول دو کہ جو شخص دروازہ دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھولا تھا کہ جنگ شروع ہو گیا۔ لشکر کے چند سپاہی جو قتل کے لئے پہلے سے تیار تھے، دھڑ دھڑ بانوسا پر فٹ چڑھے اور انہیں گرفتار بھی کر لیا۔ امیر احمد بن ابی اسحاق کو تمام ان سپاہیوں اور دیگر پوٹلیوں کے ساتھ جہان کے ساتھ نکال دئے۔ تمام سپہ سالاروں کو فروغ نے سلطان کی خبر دی اور انہیں ان معاملات میں زیادہ پیش پیش تھا۔ اور انہیں شہر کے کمال جڑیں دوسرے سے ابو بکر کرمانجی کی امارت کی بیعت کی اور وہ نے شہر کو کہ امیر سعید نصر کا خزانہ اور دارالامارت کوٹ لیا ابو بکر کرمانجی نے ابو بکر خوار کا اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا۔

ابو بکر خوار کا انتظام اس واقعہ کی اطلاع امیر سعید کو ہوئی تو اس نے نیشاپور سے بخارا کی جانب کوچ کیا اور کچھ عرصہ میر سعید خراسان میں رہا۔ اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے ماکان کو جا کر اس سے سربراہی و مشورہ حاصل کیا اور نیشاپور کی حکومت دے کر اس کی حمایت و حفاظت کی ہدایت کی۔ ماکان نے نیشاپور کی جانب کوچ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ امیر سعید نصر نیشاپور سے بخارا کی طرف روانہ ہو گیا تھا اور ابو بکر کرمانجی نے شہر پر ابو بکر خوار کو مامور کر دیا تھا۔ چنانچہ ابو بکر نے امیر سعید کو خبر دیا کہ اس نے روکا لڑائی چھیڑ لی۔ امیر سعید نے ابو بکر کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور شہر کا محاصرہ لگے ہوئے تھا۔ وہیں داخل ہو گیا جس شہر میں ابو بکر خوار روٹا تھا اس میں امیر سعید نے اسے ڈال دیا اور علی گرفتار ہو گیا۔

ابو بکر کرمانجی اور قرطکین اس شکست کے بعد ابو بکر کرمانجی نے سرحد جا کر قریب یا مجھوہاں سے بھی دہراوٹو کر طرف مضافات کا راستہ اپنا۔ ان دنوں یہاں پر ابو علی بن احمد بن ابی کریم محمد بن مظفر مالا راخوج خراسان میں مقیم تھا۔





خبر پائی۔ مردانہ کے طرف سے قتل کر دیا۔ جب عمر بن ابی بکرؓ نے خبر دوائی کہ، استان و ولایت۔ موزہ قریب لیا۔ اس میں امیر  
 سعید بن مسعودؓ کے اصحابات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ: ہم نے اسی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 ہے سب کچھ کہ لوہہ نہ تھوڑا تھا۔ اسی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 کرنے کا حکم تھا۔ اور یہ صرف طاقت تھی۔ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 سے طاقت اٹھائی اور اس نے جنگ دے کر امیر سعیدؓ سے سب کچھ کر لیا۔ اور سعیدؓ نے ہرجاں سے فرحت حاصل کرنے  
 اور دینی انتظام کیا۔ اب یہ صرف ہوا۔ محمد بن ابی بکرؓ کے حکم میں تمام ہرجاں اور ہرجاں میں مقرر کیا۔ اور اپنے سالک مقبول  
 سے علم و نقل کا کمال اختیار دے دیا۔ اور حکمت بڑھادی۔ اور اس کے بعد اس نے قیام کیا۔ اور یہ

محمد بن ابی بکرؓ محمد بن ابی بکرؓ نے امیر سعیدؓ سے ملاقات کی۔ اس سے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 ہے سب کچھ کہ لوہہ نہ تھوڑا تھا۔ اسی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 کرنے کا حکم تھا۔ اور یہ صرف طاقت تھی۔ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 سے طاقت اٹھائی اور اس نے جنگ دے کر امیر سعیدؓ سے سب کچھ کر لیا۔ اور سعیدؓ نے ہرجاں سے فرحت حاصل کرنے  
 اور دینی انتظام کیا۔ اب یہ صرف ہوا۔ محمد بن ابی بکرؓ کے حکم میں تمام ہرجاں اور ہرجاں میں مقرر کیا۔ اور اپنے سالک مقبول  
 سے علم و نقل کا کمال اختیار دے دیا۔ اور حکمت بڑھادی۔ اور اس کے بعد اس نے قیام کیا۔ اور یہ

محمد بن ابی بکرؓ اور مالکان بن جحش محمد بن ابی بکرؓ نے امیر سعیدؓ سے ملاقات کی۔ اس سے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 ہے سب کچھ کہ لوہہ نہ تھوڑا تھا۔ اسی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 کرنے کا حکم تھا۔ اور یہ صرف طاقت تھی۔ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 سے طاقت اٹھائی اور اس نے جنگ دے کر امیر سعیدؓ سے سب کچھ کر لیا۔ اور سعیدؓ نے ہرجاں سے فرحت حاصل کرنے  
 اور دینی انتظام کیا۔ اب یہ صرف ہوا۔ محمد بن ابی بکرؓ کے حکم میں تمام ہرجاں اور ہرجاں میں مقرر کیا۔ اور اپنے سالک مقبول  
 سے علم و نقل کا کمال اختیار دے دیا۔ اور حکمت بڑھادی۔ اور اس کے بعد اس نے قیام کیا۔ اور یہ

امیر سعید بن مسعودؓ کا فرمان امیر سعیدؓ نے مردانہ کے طرف سے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 ہے سب کچھ کہ لوہہ نہ تھوڑا تھا۔ اسی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 کرنے کا حکم تھا۔ اور یہ صرف طاقت تھی۔ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 سے طاقت اٹھائی اور اس نے جنگ دے کر امیر سعیدؓ سے سب کچھ کر لیا۔ اور سعیدؓ نے ہرجاں سے فرحت حاصل کرنے  
 اور دینی انتظام کیا۔ اب یہ صرف ہوا۔ محمد بن ابی بکرؓ کے حکم میں تمام ہرجاں اور ہرجاں میں مقرر کیا۔ اور اپنے سالک مقبول  
 سے علم و نقل کا کمال اختیار دے دیا۔ اور حکمت بڑھادی۔ اور اس کے بعد اس نے قیام کیا۔ اور یہ

آپ کو اپنا چکے کہ محمد بن ابی بکرؓ نے مالکان بن ابی بکرؓ سے ملاقات کی۔ اس سے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 ہے سب کچھ کہ لوہہ نہ تھوڑا تھا۔ اسی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 کرنے کا حکم تھا۔ اور یہ صرف طاقت تھی۔ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: اے عمر بن ابی بکرؓ، یہ  
 سے طاقت اٹھائی اور اس نے جنگ دے کر امیر سعیدؓ سے سب کچھ کر لیا۔ اور سعیدؓ نے ہرجاں سے فرحت حاصل کرنے  
 اور دینی انتظام کیا۔ اب یہ صرف ہوا۔ محمد بن ابی بکرؓ کے حکم میں تمام ہرجاں اور ہرجاں میں مقرر کیا۔ اور اپنے سالک مقبول  
 سے علم و نقل کا کمال اختیار دے دیا۔ اور حکمت بڑھادی۔ اور اس کے بعد اس نے قیام کیا۔ اور یہ



خیال سے روانہ ہوا۔

ابوعلی کا رہے پر قبضہ: دشمن نے اس سے مطلع ہو کر ماکان بن کالی کو لکھ بھیجا اور اس کا مطلب کی ماکان فوجیں مہرب کر کے طبرستان سے روانہ ہوا۔ اور ابوعلی کے قریب آ پہنچا۔ رکن الدولہ اور عماد الملک کی امدادی فوجیں بھی آئیں۔ آخر افراسیاب نے اس فوجوں کو ہار دیا۔ ابوعلی نے فوجیں گھسٹ لکھا کر طبرستان کی طرف ہر گاہ و ہر جہاں پہنچ کر قیام اختیار کیا۔ ماکان جو پہر ہو کر میدان جنگ میں لڑ رہا تھا، اس کا ایک چہرہ کرکٹ جس سے ماکان نے غصہ کر چاہا وہ دی۔ فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ فتح منور گروہ نے لوٹ مار شروع کر دی۔ ابوعلی فتح منور کا بھٹہ لئے ہوئے ۱۵۳۵ء میں وہ سے ملے داخل ہوا اور ماکان کا مرقد یاں جنگ کے ساتھ دارالسلطنت بخارا روانہ کر دیا۔

دشمن کی اطاعت: اس شکست کے بعد دشمن طبرستان میں بھی مقیم رہا، یہاں تک کہ اس نے بھی شوک سامان کی اطاعت قبول کر لی۔ ۱۵۳۵ء میں خراسان آیا اور قندیاں جنگ کے دو تیس بجے کی روٹو سے کی، ابھر سید نصر نے قیدیوں کو اس کی در خواست کے مطابق رہا کر دیا اور متولین کا سر بخارا میں دے گیا۔ دارالخلافت بغداد میں بھیجا گیا۔

ابوعلی کا بلا و قتل پر قبضہ: ابوعلی کو در خواستان نے اسے پر قبضہ کر لینے کے بعد امیر سید نصر کی حکومت کے تحت عکرائی شروع کر دی۔ نعم نوق دوست کے ایک فوج کو بلا و قتل سر کرنے کے لئے روانہ کیا اس فوج کو اس میں جم کا سیال ہوئی۔ پھر ابوعلی نے رات دن زمان ابھر قزاقین کلم کرنا، بعد ان تھا اور اور دینور کو حدود و طولان تک کی کو بدور فتح کی حکومت علی سے فتح کر کے اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ مال متروکے خراج وصول کیا۔

ساربیہ کی مجسم: حسن بن قیرزان ماکان بن کالی کا بیٹا اور بھائی اس وقت ساربیہ میں تھا۔ دشمن اسے ایک مدت سے اپنا مطیع بنانا چاہتا تھا اور حسن ان کی جہاں رہے اور تھا دشمن نے ابوعلی سے شکست اٹھا کر حسن کے مذہب کو نے اسے ادا دہ کیا اور اپنے اس اور اور کو مار کرنے کی غرض سے فوجیں مہرب کر کے ساربیہ پہنچائی شروع کر دی اور عاصمہ کے ساربیہ پر قبضہ کر لیا حسن بحال پریشان کسی طرح اپنی جان بچا کر ابوعلی کی خدمت میں پہنچا اپنا سرگوشٹ بیان کر کے امداد کا خواستار بنا چنانچہ ابوعلی نے اپنا لشکر مہرب کر کے حسن کی کمک پر کرنا بھی اور کوفہ قیام کرنا اور اس پر پہنچا۔ دشمن اس وقت تک ساربیہ میں مقیم تھا ابوعلی نے ۱۵۳۵ء میں دشمن پر ساربیہ میں عاصمہ ڈال دیا اور نہایت جتن سے لڑائی جاری کر دی پنا فوج دشمن نے مصالحت کی درخواست کی ابوعلی نے امیر سید نصر جہانی کی اطاعت کا اقرار کرنے کو مصالحت کر لی اور اس کے بیٹے ملا و بنوہ بن امینا خدمت میں رکھ لیا۔ جاری ملا ۱۵۳۵ء میں جم ساربیہ سے فارغ ہو کر ابوعلی نے جہان کی جانب کوچ کیا۔ جہان پہنچ کر امیر سید نصر کی وفات کی خبر ملی فوراً خراسان کی جانب کوچ کر دیا۔

حسن بن قیرزان کی بغاوت: امیر سید نصر کی وفات اور ابوعلی کی خراسان کی جانب واپس ہونے سے حسن کو بغاوت کا موقع مل گیا نہایت بے باکی سے ابوعلی کے لشکر کا کوٹ لیا اور دشمن کے بیٹے ملا و کو جہاں علی کے پاس رہتا تھا کے جہان آیا اور اس پر قابض ہو گیا اور دشمن نے اس کی جانب قدم بڑھایا اور کمال جھڑپ سے اسے پر قبضہ کر لیا اس کے بعد حسن نے دشمن کے خلاف کابیت کا سلسلہ جاری کیا اور ملا نے کی غرض سے ملا مارنا دشمن کو دشمن کے پاس پہنچ دیا۔ دشمن

نے مسکن کی تحریر کے مطابق لشکر فراموشان کے مقابلہ پر ایدہ اور دینے کا وعدہ کیا اور ملک گیری کی ترغیب دی۔

رکن الدولہ بن بوبہ کی وے پر فوج کشی: دشمن کے بغداد سے بعد بوبہ کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ دشمن کی فوج اور مال کی قلت سے جو کہ اوّل سے چشمہ کی وچ سے محسوس ہو رہی ہے قائد و اضلاعیا جائے۔ اس بناء پر رکن الدولہ بن بوبہ نے وے پر فوج کشی کی۔ دشمن کے مقابلہ پر آیا اور شکست اٹھا کر ہٹا گا۔ اس کے اکثر ہراسی رکن الدولہ سے اس حاصل کر کے اس کے لشکر میں داخل ہو گئے دشمن کے خاک برطرہ سہا کی جانب روانہ ہوا جس میں قیصران کی اس کی خبر لی تو وہ بھی دشمن سے اپنی پرانی عداوت اٹھانے پر مل گیا فوج کے چند حصے لے کر روک ٹوک کے لئے میدان میں آیا۔ دشمن کے بقید ہر اچوں میں سے اکثر نے حسن سے اس حاصل کر کے اپنی جان بچائی و دشمن نے شکست کھا کر فرار ہوا اس کا راستہ لیا۔ انہیں واقعات سے جس اندر رکن الدولہ میں خط و کتابت فاسلہ جاری ہوا اور رکن الدولہ نے حسن کی بیٹی سے عقد کر لیا جس کا بیان ہے شعر الدولہ علی ہر احوال۔

**امیر سعید نصر کی وفات** : ماہر طب و سائنس میں امیر سعید نصر، اعلیٰ خود ارادہ اور دانشور ہمارے قلم نگار ہوا۔ سعید محسنہ قلم نگار کے ماہر شعبات، مکیا، ایچ، حکومت کے تیس سالہ عرصے کے دوران قلم نگار عالم آخرت ہوا۔ جنم کریم اور جانش تھا۔ مرض الموت میں اس نے نہایت سہولت سے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کیا تھا۔

## جواب: ۷

### امیر نوح بن امیر سعید نصر

ابو الفضل محمد بن احمد: امیر سعید کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا نوح تخت حکومت پر تھکن: دول معلوم و کرم میں یہ لگی اپنے باپ کا سچا پاشین تھا۔ اس کی امارت و حکومت کی توغول نے بیعت کی۔ امیر محمد کا لقب اختیار کیا۔ اس کے باپ کے مشہور: دوسرے واروں میں ابو الفضل محمد بن: جو عالم تھکان و زنت کا مالک ہوا۔ ملک کا انتظام گورنوں کا رد و بدل عزل و نصب اس کی رائے سے ہوتا تھا۔

ابو الفضل بن محبوب: مرحوم ابو سعید نصر نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ابو الفضل بن محبوب کی زیر نگرانی بخارا کی حکومت پر مامور کیا تھا ابو الفضل بن اسماعیل کے بن تک قبیلہ کا انتظام کرتا تھا یہ وہ ہے اس سے اور نوح سے چٹک تھا۔ اتفاق سے اسماعیل اپنے باپ کی زندگی میں مر گیا امیر سعید نصر تھکن ہوا ابو الفضل نے بخارا سے غل کر ٹیچس میں دیکھا اور آہ بیتچا: بولیں اس وقت قیظا چر میں تھا ابو الفضل اور اسماعیل میں دلداری کا رشتہ تھا۔ ابو الفضل نے اپنے حالات لکھے اور یہ لکھا کہ میں قہار سے پار آنا چاہتا ہوں۔ اسماعیل نے اپنے پاس آنے سے روک دیا۔ اس کے بعد امیر نوح نے اپنے علم حاصل سے امان نامہ لکھ کر ابو الفضل کے پاس بھیج دیا۔ بہت دو حاضر خدمت ہو تو کمال عزت و احترام سے پیش آیا اور سرحد کی سند حکومت عہد کی۔ ابو الفضل بن محبوب وزیر مملکت ابو الفضل محمد بن احمد کم سے موانعت نہ کرتا تھا اور اس کے احکام کا لکا کرتا تھا اس وجہ سے وزیر مملکت اس سے کشیدہ رہا کرتا تھا۔ غرض کہ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے کدورت اور دشمنی بھری ہوئی تھی۔

عبد اللہ بن اشکام کی سرکشی و اطاعت: امیر نوح کی حکومت کے دوسرے سال بعد اللہ بن اشکام نے خوارزم میں بم بجات ہند کیا۔ امیر نوح نے اس کی سرکشی کی غرض سے فوجیں مرتب کر کے بخارا سے ۳۳۳ھ میں مرو کی جانب کوئی کیا اور ایک فوج کو ابراہیم بن قابس کی ماتحتی میں بطور ہرا دی آگے بڑھنے کا حکم دیا اتفاق سے اسے نیکم کاٹ: ورا میں واقع ہو گیا۔ عبد اللہ بن اشکام امیر نوح کی کاروائی کا حال سن کر خیر اگیا بادشاہ ترک کے واس میں جا بچھا۔ بادشاہ ترک کا لکا کا دہا میں قید تھا امیر نوح نے بادشاہ ترک کو لکھ بھیج کر کہتم عبد اللہ بن اشکام کو میرے پاس بھیج دو تو میں اس کے حاضر میں تیار رہے بیٹے کو تیرے رہا کروں گا بادشاہ ترک نے اس کا اقرار ہی خطاب دیا کسی ذریعہ سے اس کی خیر عبد اللہ بن اشکام تک پہنچ گئی۔ بادشاہ ترک کے پاس سے بھاگ آیا اور امیر نوح کی خدمت میں حاضر ہوا کہ خط عت قبول کر لیا۔ امیر نوح نے اس کا قصور

مطاف کردیا اور اسی کی عزت پر حاوی۔

ابوعلیٰ اور کوکن الدولہ کی جنگ: ان واقعات کے بعد امیر نوح نے سرہن کی جانب کوچ کیا اور اہلی نے مسا کو فروا ساتھ کے ساتھ رے کی طرف بڑھنے اور کوکن الدولہ بن بوبے کے قبضہ سے نکال لینے کا حکم دیا۔ ابوعلیٰ نے اس حکم کی قبول شدہ کا راستہ لیا۔ انارک شاہ شہزادہ کے سے ملاقات ہوئی۔ دشمنی و فتنہ ہو کر امیر نوح کی خدمت میں جا رہا تھا ابوعلیٰ نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ امیر نوح کی نہ مت میں دشمنی کر دیا اور خود بطام کی طرف بڑھنے۔ بطام نکل کر اس کے لشکر میں پھرت چنگی پتھر لوگ ابوعلیٰ سے خطاب ہو کر منصور بن بوبے کیلئے کے ساتھ جا کر امیر نوح کے۔ ان سرہن میں سے تھا ہر چنان کی طرف ہلی تفر سے حسن بن قریب بن نے روکا جس سے یہ لوگ نیشاپور کی طرف لوٹے اور غینا پور سے امیر نوح سے پاس مرد پلے گئے۔ ابوعلیٰ ان لوگوں کی بطور کی کے بعد رے پہنچا اور لڑائی کا تیوہ گاڑ دیا۔ رے سے چار پانچ کوئی کے حاصل پر کوکن الدولہ نے مورچہ قائم کیا ابوعلیٰ کے لشکر میں ایک رویت کر دوں کا بھی تھا۔ ان لوگوں نے ابوعلیٰ کو دھوکا دیا اور صبح جنگ کے وقت اس سے علیحدہ ہو کر امن کا صلہ کر کے رکن الدولہ سے پاس پلے گئے۔ ابوعلیٰ کو شکست ہوئی موت کر لینا پورا یا۔ بجز غینا پور سے مرد و سپاہ امیر نوح کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ابوعلیٰ کا رے پر قبضہ: امیر نوح نے اسے تسلیم کرنا نہ دیا اور وہ پوچھنے مرتب کر کے۔ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ کوکن الدولہ کو اس کی خبر تک گئی کڑے حق نوح سے خاکہ ہو کر رے چھوڑ دیا۔ ابوعلیٰ نے دے دے اور تمام مصیبت پر قبضہ کر لیا۔ گورنوں اور نوواہوں کو صوبے کے انتظام پر مامور کیا۔ یہ واقعہ ماہ رمضان ۷۳۳ میں ہوا۔

ابوعلیٰ کی معزوری: اس سے بعد امیر نوح نے مرد سے نیشاپور کی طرف کوچ کیا اور غینا پور پہنچ کر قیام اختیار کیا۔ ابوعلیٰ نے دھنوں سے بازاروں اور عوام میں اس کو اشارہ کر دیا اور لوگ جتن جوت جوتی امیر نوح کی خدمت میں آئے ابوعلیٰ اور اس کے مودوں کی بدانتظامی، قہم اور زیادتیوں کی شکایت کی۔ امیر نوح نے غینا پور کی حکومت پر امیر عظیم بن بکھو کو مامور کیا اور نیشاپور سے نکال کر ان کی جانب واپس ہوا۔

امیر نوح اور ابوعلیٰ میں کشیدگی: فتح رے کے بعد ابوعلیٰ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ امیر نوح میرے ساتھ اس خدمت کے صدر میں بہتین ملوک پیش آئے گا۔ مگر جب کانے بھانے والوں نے امیر نوح اور ابوعلیٰ میں پھانچائی پیدا کر دی۔ اور امیر نوح نے اسے معزولی کر دیا تو ابوعلیٰ نے اپنی معزوری سے نتیجہ ادا کر دے۔ آخر قیام پور ہوا اور اپنے بھائی اور اہل خانہ کی نقل مکانی کو جوار خیالی کی طرف روانہ کیا یہاں کی مہلکی حکومت اس کے حوالے کی اور اپنی تمام فوج کی اسے سپاہیوں کی سپاہیوں کا سپرد کیا۔ چنانچہ نقل نے نہاد اور دینور کو ارادہ کیا۔ اس طرف کے رخ مارا اور انے اطاعت توئی کی امن کے خواست گار ہوئے۔ نقل نے ان کا تقویٰ پر قبضہ حاصل کر لیا اور ان کی اطاعت قبول کرنے کی وجہ سے ان کی امانتیں اُنہیں دے دی۔

جس وقت دشمنی بطور فتنہ امیر نوح کی خدمت میں بمقام مرد و ماضی ہوا جیسا کہ ہم اوپر لکھا آئے تیرا اور فتح جرجان کی غرض سے اور دہلی و خوارزم کی امیر نوح نے نیک فوج کو اس کی کمک پر بھیج دیا اور ابوعلیٰ کو دشمنی کی موافقت اور دہلی کرنے کے لئے کھینچا۔ دشمنی نے ابوعلیٰ سے آپ کو اور رے کے لئے سے خارج ہو کر نیشاپور کی طرف آ رہا تھا تاکہ ان

ابوعلی نے امیر فوج کی تحریر کے مطابق اپنی تمام فوجیں واپس واپس اس کی راہ میں تھیں وہیں کے ساتھ روانہ کر دی اور لشکرِ ولایت کو بلال لشکر لائے ہوئے ہر جان آوارہ دشمن نہایت خیر و امن سے معروف کیا اور ہر اس کو اس واقعہ میں شرکت سے روکی اور دشمنی سے بچا دیا۔

امیر اکبر بنی احمدؓ آپ کو یہ پتہ چلے گیا کہ امیر فوج نے ابوعلی کی بیعت کو شکست فرما کر اس سے سزا دل کر دیا تھا۔ آپ کو بھی یاد رکھنا کہ امیر فوج اس کے پہلے ابوعلی کو سپہ سالاری لشکر سے بھی سزا دل کر چکا تھا۔ اس وقت ابوعلی نے سر سے نیٹا پھرتے ہوئے جانب کوچ کیا اور اس کے خیال سے سڑکی تیار کی جس معروف ہو اتنا امیر فوج نے ایک شخص کو روک کر اس کی فوج سے امیر لشکر مقرر کر کے روانہ کیا اس شخص نے لشکریوں سے بدظنی کی اطلاع دینے سے ان کی کامیابی کا پتہ چل گیا۔ ایک اور شخص نے اس کا نیکو خیال دیکھ کر اس کو کہانی کر دیا۔ اس سے لشکر کو غلط فہمی ہو گئی اور سب سے شک و شبہات کرنے لگے اس سے امیر لشکر کو بھی خیال پیدا ہوا اس وقت پہنچا ہوا ان میں بھی تمام فوج نے بیعت ہو کر رستہ چلے گئے اور اب انہیں بنی احمد ہزارہ کو امیر ہونے کی بات کا علم کیا۔ اب امیر بنی احمد و فوجی شخص ہے جو امیر فوج کے مقابلہ سے شکست کھانے پر بدظنی چلا گیا تھا جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا۔ ابوعلی کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے لشکر میں ان کو اس فعل سے روک کر امیر لشکریوں نے ایک نہ مٹنے والے فیصلہ کرنے کی دیکھی۔ وہی کوڑا ہر ایمان والے کو امیر بنی احمد سے روک دیا اور بیعت اجرت کرنے کے لئے بھیجا۔ بنی احمد اب ان لوگوں کے پاس ہو ان میں ہزار ہا ایمان والے تھے۔ اب انہوں نے اس سے ملاقات کی اور تمام لشکریوں کے ساتھ ساتھ اس میں اس کی جانب کوچ کیا۔ جس وقت اس سے ملے تھے کسی ذریعہ سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس کے بھائی فضل نے امیر فوج کو ایک خط لکھا تھا کہ کوڑا بالادہ پیشکش تھا۔ واپس کیا ابوعلی نے فوراً اسے بھائی اور اس شخص کو جس نے لشکریوں کے ساتھ مخالفت نہ کرنا دیکھے تھے گرفتار کر لیا۔ اسے اور چاروں کو اپنی طرف سے ایک شخص کو بلو کر دیا اور گرفتار کر کے بیعت چاہا اور اسے اختیار کیا۔

سپہ سالار محمد بنی احمد کا قتل۔ امیر فوج کا اس کی خبر بھی تو اس نے تو نہیں سنا تھا۔ اس وقت بھی اس نے سزا دل کر دیا اور اسے مروی جانب کوچ کیا۔ چونکہ لشکریوں میں محمد بنی احمد کا ہم سپہ سالار افغان کی بد اخلاقی کا وجہ سے شہر شہر کا مادی پیدا ہو گیا تھا اس وجہ سے ان لوگوں نے امیر فوج سے اس کی شکایت کی اور یہ ثابت کر دیا کہ اس کی وجہ سے ابوعلی کو شکست کی حالت کا سراا ہوا ہے اس نے دولت و حکومت کے نظام کو درہم برہم کیا ہے۔ لشکریوں نے اس کے علاوہ یہ مطالب بھی کیا تھا کہ اگر محمد بنی احمد حاکم سپہ سالار ہمارے حوالے نہ کیا جائے گا تو ہم اپنا اتفاق تمہاری بد اخلاقی سے ملے گا۔ اس کو جانیں کہ امیر فوج نے اس شہر کو گرفتار کرنے کی فوج سے سپہ سالار کو گرفتار کیا ہے۔ حوالے نہ کر دیا۔ چنانچہ لشکریوں نے ۱۱ جمادی الاول ۳۵ھ میں اسے قتل کر ڈالا۔

ابوعلی کا سر و پر قبضہ۔ اس واقعہ میں ابوعلی نے بیعت چاہی۔ اس وقت بیعت چاہنے میں ہر ایمان والہ مسعود بن قریظ بنی و غیرہ اس پر اثر کر رہے تھے۔ ابوعلی نے ان کو اس سے باز کر دینے کی کوشش کی اور ان کی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ مگر ۳۵ھ میں بیعت چاہنے میں داخل ہوا کچھ عرصہ بعد مسعود بن قریظ بنی و غیرہ اسے کسی حالت میں مشکوک ہو کر گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد باہر سے ابوعلی کو خبر ہوئی کہ امیر بنی احمد کے ساتھ بیعت چاہنے سے مروی کی جانب روانہ ہوا تھا۔ اس وقت ابوعلی کا بھائی فضل قہد سے نکل کر کھٹان کی طرف بھاگ گیا۔ انفرج جس کی ابوعلی کو خبر ہوئی، اس کے قریب پہنچے۔ امیر فوج کے لشکر میں







رکن الدہ: رکن الدہ کا طبرستان اور جرجان پر قبضہ جس وقت خراسان میں یہ بھی کامیاب شد تو دہلا دراضطربانی مینیت پیدا ہوئی۔ رکن الدہ دہلی بھیجے اور حسن بن قیصر بن نے مسیح کو دکرہمیر کے مقبوضات کی طرف قدم نہ بڑھایا۔ چنانچہ ان لوگوں نے غنیمت کو غنیمت دینی اور رکن الدہ کو طبرستان پر قبضہ نہ کرایا اس کے بعد طبرستان سے نقل نمرود جانا کچھ پور اس پر بھی آج بھی دیکھا جاتا ہے یہ قیصر بن نے عظیم انشائی غرض سے جرجان میں قیام اختیار کیا۔ دہلی کے یہ سال ۱۰۱۰ء نے فاسیہ کی طرف اشارہ ہے۔ رکن الدہ کو ان لوگوں کو دیکھنا دیا۔

[illegible][illegible][illegible]

چوتھے منصوبے میں فریجینسٹن فکر و خیال کے باطنوں تک آگیا تھا۔ یہ اس وقت سے آگے دنوں میں مسلمانوں سے متعلقہ رہا کہ مسلمانوں اور اسی طرح عیسائیوں کی زندگیوں میں جو تبدیلیاں آ رہی تھیں، ان کے بارے میں غور و خوض کرنے کے لیے اس نے ایک کتاب لکھی۔

[illegible]

اور لوہہ ابوعلی کے پاس روانہ کیا اور خراسان جانے کا حکم دیا اور اسے کہہ دیا کہ سرحدت قریب ہے۔ چنانچہ ابوعلی اور صفیان  
۳۳۰ھ میں صفیان سے روانہ ہوا اور اپنی جگہ اپنے بیٹے ابو منصور کو قائم مقام مقرر کر گیا اور کوچ و قیام کر کے ہوا سرحد پانچواں اور پیر  
خوارزم کے مقامات فتح ہوئے۔ نئے فتح ہونے پر پھر وہاں پانچواں ہوا سے قیام و قیام کیا۔

**قلند طبرک کا محاصرہ ۳۳۰ھ** میں دشمن نے امیر نوح سے خلافت کا سلسلہ جاری کیا اور اوراد کی درخواست کی امیر  
نوح نے ابوعلی سے تاج کو خراسانی افواج کے دشمن کے ساتھ روئے جانے کے لئے لکھا۔ اس حکم کے مطابق مادر بیچ لادال  
منہ ذکر میں ابوعلی لشکر خراسان لئے ہوئے وئے کی جانب رکن الدولہ سے جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ رکن الدولہ نے کھڑے  
نوح سے ٹانف ہو کر مقابلہ کیا قلند طبرک میں جا کر قلند بنوی کر لیا۔ ابوعلی کئی مہینے محاصرہ ڈالے ہوئے تھا۔ جب وہ  
وئے کا مانی کے خیال سے ناامید ہو گیا اور سروی کی شدت سے بہت سے چوپائے ہلاک ہو گئے تو مجبوراً صلح کی طرف مائل  
ہوا۔ محمد بن عبد الوہاب نے دونوں میں دھڑ دھوپ کر کے مصالحت کروائی وہ برابر سالانہ خراج رکن الدولہ سے دینا قبول کیا۔  
باہم مصالحت ہوئی ابوعلی لوٹ کر خراسان آیا دشمن کو۔ سرنا مجبوراً غزوہ امیر نوح کو شکست خوردہ کیا کہ ابوعلی نے جنگ میں  
تائید کی اور رکن الدولہ سے سازش کر لی۔ مصالحت اور ابوعلی کی وائیں کے بعد رکن الدولہ نے دشمن کی طرف رخ کیا۔  
دشمن شکست و فساد میں اسرار میں چلا گیا۔ رکن الدولہ نے طبرستان پر قبضہ کر لیا۔

**ابوعلی کی معزولی:** آپ کو پانچویں کے چھ برس کے بعد دشمن نے امیر نوح کو ابوعلی کی جانب سے الجھڑا شروع کر دیا تھا۔ وقت  
اس کے لگنے بجانے کا یہ اثر پیدا ہوا کہ امیر نوح نے ۳۳۰ھ میں ابوعلی کو حکومت طبرستان سے معزول کر کے ان کے بیٹے اور  
دوسرے سپہ سالاروں کو بھی اس کی اطاعت یا دواست روانہ کی اور اس کی جگہ گورنری اور سپہ سالاری پر ابو سعید بن فرغانی کو  
مامور کیا۔ ابوعلی نے صلح کر کے چار سالہ پیر کی ہوئی غیظ پر کے پانچ سالہ پیر اور اراکین شہر نے ابوعلی کی بحالی و برقراری کا  
دور خواہی میں جنہیں منظور کی کا پانچویں کے چھ برس کے بعد ابوعلی کو اس سے جڑا ہونے میں ابوعلی کو علم ہوا۔ جلد کر کے تیرہ پور میں اپنے  
نام کا خط پڑھنے کا امیر نوح کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے دشمن اور حسن بن تیرہ لاکھ کو لکھ بھیجا کہ تم دونوں مل کر ایک  
دوسرے کے معاون بن کر رکن الدولہ کے مقابلہ پر جاؤ اور جہاں تمہیں اس کے امراء اور سرداروں کو پائے۔ تل لڑائی  
جیتو۔ دشمن اور حسن نے اس حکم کی نہایت مستعدی سے عمل شروع کیا۔ ابوعلی کو علم ہوا۔ اب وہ تیرہ صفائیاں کی  
طرف لوٹ سکتا تھا۔ ان دونوں کی وجہ سے خراسان میں خیر سکافا چارو پانچ رکن الدولہ کی طرف مائل ہوا اور اس سے  
حاضری کی ابتداء چاہی۔ رکن الدولہ نے حاضری کی اجازت دے دی ابوعلی ۳۳۰ھ میں روئے چلا گیا۔ رکن الدولہ ہی آؤ  
بلکہ سے مامور ہے پاس خیر الیہ ابوعلی کی رہائی کے بعد ابو سعید بن فرغانی نے خراسان پر قبضہ کر لیا۔

**امیر نوح کی وفات:** امیر نوح طلبہ جمعیہ نے پانچویں حکومت کر کے اور ۳۳۰ھ میں خراسان سے خیر فرستادیا۔  
عبدالملک بن امیر نوح: اس کے مرنے پر اس کا بیٹا عبدالملک تخت حکومت پر چسکا ہوا۔ ابو سعید بن فرغانی  
نے مغان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ جب اندرونی اصلاح اور نظام مملکت سے اطمینان حاصل ہو گیا تو عبدالملک نے ابو  
سعید بن فرغانی کو خراسان جانے کا حکم دیا۔ خراسان میں اس سے اور ابوعلی سے جو واقعات پیش آئے انھیں ہم ادھر تحریر کر آئے ہیں۔







۶۵۵  
 ۱۰ جن میں غلامی اور خدمت پر آمادہ تھے۔  
 میں مجاہدہ والا ایک بڑی فوج تھی جو اسلحہ باز و مرسلطنت اور لشکر کے سپہ سالاروں کی ایک جماعت کو جس میں  
 جن ایک اور کوشاں و خیرہ قبیلے کے ساتھ مل کر تھے لگ بھگ پانچ سو تھیں۔ اس فوج کا سربراہ تھا۔ یہاں تک کہ مدد و غلہ اور  
 فوج کا قہر ہو گیا۔

ابن مسکور کی معزولی: ابن مسکور ان دنوں خراسان میں تھا چونکہ اس کا زہر نہ حکومت میں طویل ہو گیا تھا اس وجہ سے سلطان  
 کی اطاعت خاطر خواہ نہ کرنا تھا اور خلف بن اسحاق اس کا دوست و مشیر تھا اس بنا پر اس پر بھی ٹھانی منسوب ہو اور حکومت  
 خراسان سے معزول کر دیا گیا اس کی جگہ ابو العباس شمس کو حکمرانی کی سند عطا ہوئی۔ ابن مسکور نے اس کے خلاف فوجیں جمع کر لی تھیں  
 کیا اور یہ انتقام و جواب دہی کے لیے فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے  
 بہتان و فریب کو ٹھکرایا اور وہاں پہنچ کر خلف بن اسحاق کو حکمرانی کے مظاہرہ کے لیے حاضر ہوئے۔ اس کے بعد اس نے اپنے فوجیوں کو قہر  
 پناہ کر دی اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے

ابو العباس شمس کی گورنری: جس وقت ابن مسکور نے اپنا حکمرانی کا حق تسلیم کر لیا تو سلطان نے اس پر مامور کیا اور  
 ابو العباس شمس نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر  
 و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے  
 ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔  
 ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر  
 و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے  
 ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔

ابو العباس کا محاصرہ جرجان: جب قاپو بن محمد اور خرمیہ نے رکن الدولہ اور خرمیہ کی فوجوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے  
 ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔  
 ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر  
 و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے  
 ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔  
 ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر  
 و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے  
 ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔ ابن مسکور نے اپنے فوجیوں کو قہر و غلبہ کا مظاہرہ کیا اور ان کے ساتھ فوجیں جمع کر لیں۔

ابو الحسن جمعی کا تعلق: ابو العباس تاشی نے اس فلسفہ کی اطلاع امیرنوں کو کئی روز میں دی امیرنوں نے تاشی کو دھڑلے سے بھجوا دیا اور اپنے تمام کام تک متوجہ نہیں ہوا جمعی نوحہ کا ایک مختصر فرمان روانہ کیا کہ چونکہ دونوں طرف سے فوجیں مسلح ہو کر نیشاپور میں حاضر ہوں اور قادیان و نیشاپور کا حق دلانے کے لئے ابو العباس تاشی کے ذریعہ حکومت موہر الدہلوی پر حملہ کر چکی۔ تمہارے دونوں میں ایک بڑی فوج جمع ہو گئی۔ اس کا ہمیں وزیر السلطنت ابو الحسن جمعی کے تاشی کی خبر مشہور ہوئی جس سے فوجی طور پر غصہ کئی ہوئی ہوئی کیونکہ مہمان حکومت و وزیر السلطنت ہی کے بقضا تھیں۔ ہم جمعی سے یہ واقعہ معلوم کیا ہے کہ وزیر السلطنت کے تاشی کے بعد امیرنوں کی مجلس میں ابو العباس تاشی نیشاپور کو چھوڑ کر حکام حکومت سے دست کش کرنے کی فرمائش سے بخاراج ادا کیا اور جن لوگوں نے وزیر السلطنت کو قتل کیا تھا انہیں مقرر کر کے قتل کیا۔ جیسا کہ کیا ہے کہ ابو الحسن محمد بن ابی اسیم بن سبکھار نے چند لوگوں کو وزیر السلطنت کے قتل پر مامور کیا تھا۔

[illegible]

ابو العباس کی عزت و حرول فراموش نہ ہو یہ ان واقعات کے اعطاء میں لیکن کچھ راولپنڈی کے ساتھ نیشاپور میں بھی مقیم تھا اور ان کے انتظار میں غصہ ہوا تھا یہاں تک کہ ان کو بھائی سعید اندرون شہر میں دیکھا گیا اور انہیں حکومت نے اسے کوئی عکبہ پر بٹھانے کی غرض سے پکڑ لیا۔ اسی امر کی خبر ایک مہینہ بعد وغیرہ نے اُن کی طرف فراموشی نے نیشاپور سے جرجان کی جانب کو کھینچ لیا اور جرجان پہنچ کر ان کو بھائی کے طلب (بر جان اور غیرت) پر قبضہ کر لیا اور اسے رولپنڈی کے حصار سے نیشاپور کی جانب ابو العباس کے روانہ ہونے پر ابو العباس کی جگہ عبداللہ بن عزراج کو مامور کیا اس سے ابو ابو الحسن بھی ملے۔ ان میں کیا حکم سے اس وقت عبداللہ بن حمزہ روزافران کا چارے جانے کے بعد ابو العباس کی جگہ حکومت فراسان سے سیکرٹس کر دیا اور ابو الحسن جو یہاں رہا انہیں کو نیشاپور کی مندر حکومت بھیج دی۔

ایہ انہما کی بغاوت اور انہما کی جاس نے حکومت خراسان سے معزول ہونے کے بعد انہما کی خدمت میں حضرت اسحاق نسرانیہ کی عرضداشت روانہ کی انہما نے جواب دیا کہ تم نے اپنی بغاوت سے علم بغاوت پانے کو نہ دیکھا ہے اور نہ اس سے اس کی خبر لے سکتے ہو۔ انہما نے فوجی اور مالی امداد دی اور اپنے نامبر بہ سالار ابو محمد عبداللہ بن عبدالمطلب کو اس کی خدمت پر مامور کیا۔ چنانچہ ابو محمد نے اپنی اور وہیلی فوجوں کے ساتھ کھیتا پور میں قدم بڑھایا اور انہما کے خیمہ دار میں لشکرین جو کیا فوجی مخالفانہ ہوا۔ اول دیا کہ انہما کے دینا بعد فوجی امداد نے ایک اور نامبر دوم فوجی کتب پر بھیج دی انہما کے مامور ابھی کہ مقابلہ پر آیا ان لوگوں نے اسے شکست دی اور اس کے تمام مال و اسباب کو لوٹ



ایوانِ اعلیٰ نے کامیابی کے ساتھ خلیفہ پر قبضہ کر لیا اور دوبارہ امیرِ نواح کی خدمت میں حاضر ہو کر اعلیٰ اور اعلیٰ شامی کے مابین کرنے کا فیصلہ کیا مگر وزیرِ اساطعت عبداللہ بن عزیز نے اس کی معزولیا پر یہ روزِ درویشا میں سے دونوں کے دل میں تلواروں کی طرح برقی رہی۔

ایوانِ اعلیٰ کی شکست و فرار: اس شکست کے بعد ان کے لیے اپنی حالت درست کی۔ امراء بخارا اس واقعہ سے متحیر ہو کر اس کی کتب پر پڑے جس سے اس کی نگاہیں تھک کر آئی۔ مگر عبداللہ بن عزیز اور امیرِ نواح کے خلاف اس کی مدد کی لڑائی کے لیے اس نے اپنے چچا خیر اللہ کو اس کی وجہ سے دو چاروں اور اس سے اس کی مدد کی لڑائی ہوئی امیرِ اعلیٰ کی شکست کا خبر خیر اللہ کے پاس پہنچا گیا۔ خیر اللہ نے اس کی بے حد عزت کی اور اسے برجانا و پستان اور استرا با و بطور چکر دے کر اسے نکال دیا اور اس قدر مال و اسباب اور آلات حرب روانہ کئے کہ جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ایوانِ اعلیٰ نے جرجان میں قیام کر کے خود جس پر چڑھ کر اپنی مالی حالت درست کر کے خراسان کی طرف قدم بڑھا دیا مگر یہ اتفاق سے حرمِ سلطنت پہنچ گیا۔ کام کام جرجان و اس کے آس پاس میں قیام کر کے مر گیا۔

اصل جرجان کی اعلیٰ: اصل جرجان نے امیرِ اعلیٰ کے لیے ایک اور دولت کی امداد قبول کی مگر ان لوگوں کی بددلی اور ظالمانہ کارروائی کی وجہ سے لڑنے کی ضرورت اور خیر اللہ کی ہلاکت ہوئی یہاں تک کہ ایوانِ اعلیٰ کے اراکینِ دولت نے اس کی درخواست کی جب اصل جرجان نے ان کی خونریزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ وہ لوگ شہر اور منتشر ہو کر اصرار پلے گئے ان میں سے کئی نے جن میں امیرِ اعلیٰ کے ممتاز خواص اور غلام تھے خراسان میں جان کر قیام کیا۔

ابوعلیٰ بن ابوالحسن: یہ وہ زمانہ تھا کہ امیرِ خراسان کے وزیرِ امور میں قیام کی جگہ اس کا بیٹا ابوعلیٰ شہرِ اہل کریم میں سے ہوا جس نے اس کی حکومت کی حفاظت کر لی۔ ان میں سب سے بڑا ایوانِ اعلیٰ تھا البتہ ابائی نے حکومتِ ریاست کی بابت شغریٰ شروع کیا تھا ان کے امیرِ اعلیٰ نے اس کے اراکینِ دولت اور اس کے پاس سے اس کی شان و شوکت بڑھ گئے اور حالت درست ہو گئی۔

ابوعلیٰ محمد بن یحییٰ کی وزارت: آپ اپنے چچا کے ہیں کہ امیرِ اعلیٰ نے اس کے زوال و اعلیٰ کی شان اور فتنے میں شریک ہو کر وہ نہ صرف خراسان کی حکومت بلکہ ہرات کے لیے بھی بھرے گئے تھے اس کے بعد وزیرِ اساطعت عبداللہ بن عزیز نے تحریک سے ایوانِ اعلیٰ کی شان کو معزول کر کے اس کی نگاہیں اعلیٰ کو اور کیا ان دونوں میں جو اتفاق سے پیش آئے ان میں ہم اور خیر اللہ کو بچے ہیں۔ اعلیٰ کے ہاتھ میں خیر اللہ کی وزارت ہوئی ہرات میں قیام نہیں تھا کام کے ساتھ حکومت کرنے لگا۔ وزیرِ اساطعت عبداللہ بن عزیز جرجان پر قبضہ کر لینے کی سب سے پہلے دوسرے اتفاق سے چند روز بعد وزیرِ اساطعت عبداللہ بن عزیز معزول ہو کر خود کمزور کی حالت میں رہا اور قلعہ ان وزارت ابوعلیٰ محمد بن یحییٰ نے اس کی حکومت ہو کر ایک حکومت کے مصارف بڑھ گئے تھے اور آہنی کہ ہوئی تھی اس وجہ سے ابوعلیٰ محمد عبداللہ کے خلاف اس کو پورے طور سے روانہ کرنا نتیجہ یہ ہوا کہ معزول کر دیا گیا۔ امیرِ اعلیٰ محمد عبداللہ کے خلاف وزارت سے سرفراز ہوا اور وزارت دینا کے بعد یہ بھی معزول ہو گیا۔ ابوعلیٰ محمد عبداللہ کی یہ خود مختار وزارت پر عمل ہوا اس کے ساتھ میں ابوالحسن بن محمد عبداللہ اس کا بیٹا ابوعلیٰ بن



خبر تہم بلا حاد کے بعد دیکھ کر شعبوں پر تجسّس کرنے لگا۔ میر نوح نے اس سے مطلع کر دیا کہ جہازوں کے مقابلہ پر نہیں روانہ کیس بقیہ خاں نے نہیں ٹھیکت اس کو سپہ سالار فوج کوئی دیکھ رہا ہے۔ ان مشق کے گرفتار کر لیا اور جہاز کی جانب رخ کیا۔ میر نوح نے اپنی بی بی کو اور حاجی نوکمرہ کو اپنی افواج کے ساتھ مل کر انکو بچانے اور میری حمایت کے لئے آؤنگرہ میں ان کوں نے کوئی توجہ نہ کی بقیہ خاں کوئی وقت نہ کر رہا اور شیراز پر کیے بعد نوکمرہ کا پیش قدمی کا اہتمام کے قریب پہنچا۔ میر نوح چپ کر چلائے اٹھا اور یہ امر کہہ کر کے گل لگا کر پہنچا ٹھوڑے دن کے بعد اس نے رخصت کر دیا اور اب اس سے اٹل امیر نوح نے یہاں پر قیاس اٹھا کر اہل ذوق کو اپنی حمایت میں بلانے کے قصد کیا بھیجے لگا۔

**بغداد خاں کی دہشت** بغداد خاں نے امیر غزنی کے چلنے آنے کے بعد بغداد پر قبضہ کر کے وہیں قیام اختیار کر لیا۔ انوقت تک ایک سخت چاروں گیس جلا ہوا اٹھیسویں سال سے بغداد میں چل رہا تھا۔ اس پر غزنی نے یہ خبر پا کر کھانا نہ کھینے کی رسمت طے کر کے بغداد پر چاروں گیس جلا ہوا اٹھیسویں سال سے بے حد غصہ مائل کیا۔ غزنی نے دوبارہ اس کا تھکا ہوا راجہ جہاں نور علیا اس رسمت پر دوبارہ سمجھوتہ کر دیا کہ بغداد خاں نے اس نے کئی خبر بھی کی تھی۔ اس کا شہر چاروں گیس جلا ہوا۔ اس شہر پر امیر غزنی کی خوشی دوسرے کا تھکا ہوا جہاں نور علیا کے قتل کی رسمت سے باہر نکلے گا۔ غصہ۔

ابوحنیفہ کو اس طرح کی دوا بھیجنا ہمارا ہے۔ بے حد شکر ہوئی کہ تم نے لکھا کہ میں نے اس پر عمل کیا ہے۔ اس سے جان بچائی گئی تھی اور نہایت بخیر ہوئی ہے۔ تمہارے دیکھ کر کوئی مجھ سے عہری کاٹی دے۔ اس میں کسی چارچوبہ بھی نہیں تھا۔ اس کے خلاف ہے کہ کہہ سکتا ہو کہ اس پر عمل کیا گیا۔ وہ روئے مضرت کے خلاف اٹھ کر ہے۔ اس سے بڑا دھوکہ ہے۔ آمین۔

سبکدوش کی گورنری جب اہل ملی و قلم متعلق ہو کر اندرون و خارجہ کی مخالفت پر ہاتھ بکھرے ہوئے اصرار کرتے ہیں، ان کے لئے ایک ایسی دکان چھیننا

[illegible]

امیر نوح کا فیضانِ یورپ قبضہ بنگلہ اور اسی کا پانہا۔ بیٹا محمود جسے مرچب نے اس وقت سے میں خراسان کی طرف  
 بڑے۔ امیر نوح بھی یہ خبر پا کر بخارا سے نکلا۔ بنگلہ اور غزوے ملاقات کی بھرپور کے سبب شوقی کہ اہل اہل دار خانگی کی  
 کوشش نے لئے روانہ ہوئے۔ بلخ اور ہرات میں معرکہ کا ذکر از نرم ہے۔ اہل اہل اور فوجی کے ہزارہا کا ہوس بن و جنگی بھی تھا  
 فوجیں کھڑے وقت نہ کر سکا۔ امیر نوح کے پاس اس حاکم کے چل آیا اور بھی اور فوجی کے سر رہیں گے جو موت گئے۔  
 بنگلہ کے سرداروں نے شکست پر شکست زدہ شروع کی انہوں نے فوجی میدان جنگ سے ہٹا کر کھڑے ہوئے۔ فتح مند کی  
 ٹرہ دینا چاہتے تھے تو جب کہ چلا گیا۔ جب فوجی اور اور بھی کو فتح پور میں بھی نہ دی تو کام نہ کر رہے تھے جان میں چاکر دیا۔ مس  
 اور دوسرے ملے رہا اور تھا صف میں لے لے انہی صورت کے دولت بان کی معز دور نزل و دوں کو جو جان میں ٹھہرا اور

وطني مقهور وفروخ

ابوطلحہ اور خاقانی کی گھست کے بعد اجماع فرما کر ان کے کامیابی کے ساتھ پیش قدمی پر قبضہ فرمایا۔ خیرا پور کی شکست اور یہ سالہ کی فتح اور فرامان کے بعد وہ پرمو، مین، بنگلیوں کو قہر نہ کر کے سیفِ ابدہ کا خطاب مرست فرمایا۔ اس نے بعد میں بنگلیوں کو صبرِ اللہ والے کے خطاب سے تحفہ دیا۔ چنانچہ اس کی طاعت پر بنگلیوں کو اب فریقِ پور کی کورٹری پر جمعہ کو امامت دے کر ان کی جانب سے انجیل دیا۔

[illegible][illegible]

ابوعلیٰ اور خوارزم، ابو عبد اللہ خوارزمی، ابو علی گن آملی تھیں۔ مرنے لے آئے اور بڑی دولت سے اپنے عہد میں لے کر کھلم ابر شب کے حالت چند چاندی کو بیچ کر ہر ایک کو اس کے سہاگوں کے ساتھ رخصت کر کے قید کر دیا۔ دینار وقت میں کئی خبر مامون بن ہارون کی خبر چہ یہ تک پہنچی مامون کو اس واقعہ سے بہت عجب و حیران ہو اٹھا۔ اس کے خوارزمی شاہ، پڑا جان شہر و شہزادہ کی مقام کاغذ میں قلم بردار مشاہدہ سے متاثر ہو کر محنت اور غور و فکر کے بعد خوارزمی شہر و ملک سے ہوئی۔ اس نے کاش برقیہ تہ کے خوارزمی شاہ کا قہقہہ کیا۔ وہ تک اس کی خبر سے متاثر ہو کر خوارزمی شاہ کو قید کر لیا گیا۔ وہی کو قید سے نکالتے ہیں۔ وہ مومن و غفور و بخور و برکت کی جانب، ابھی ہوا اور جا خوارزمی پر اپنی جانب سے ایک دیکھ کر مارا دیا۔

اہل کی طرف سے جو کہہ رہا تھا۔ اس نے نہ جانے کتنے روز مشاہدے کی پیش کیے جانے لگا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ دیکھ رہا تھا۔

میں چس کیا میری تو جیسی کے روہ واسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد امیر فرخ کو اپنی سفاشی نکلی اور فرخ نے ماسوں کی سفاشی پر اپنی کو جوڑ دیا میں جانا کیا۔ چنانچہ جیسی بڑ جائے سے بھاڑا کی جہ نہروان ہو۔ شاہی امرا اور فرخ سفاشی نے استقبال کیا کہ نہ کی دربار شاہی میں داخل ہو۔ یہ تو مانتے کہ تجاری کا حکم دیا جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔

[illegible]

ابو علی کی مخالفت کے بعد باقی نے کاشغر کا راستہ اختیار کیا۔ ایک خان جو شاہ ترک سرت و احرام ٹنگ تھا۔ امیر نور کو اس کی غلط سمجھنی سازش کی کہ امیر نوح نے ایک خان کی خدمت پر قاتلانہ منصوبہ بچھا دیا ہے اور سرحد کی حکومت پر

امیر نوح سامانی کی وفات: مارچ ۱۹۳۷ء میں امیر نوح بن مندور سامانی اپنی حکومت و مملکت کا تیسرا سال پورا کر کے وفات پا گیا۔ اس کے مرنے میں ملوک سرانی کی حکومت و مملکت حائل میں جوئی گوردی کے آثار نمایاں ہو چکے۔ جوہن طرف سے سرحدی امراء نے باجمہرہا مملوک سامانی کے قتل کی خبر سے ملوک سامانی کی حکومت چاتی رہی۔

ابوالحرح منصور کی امارت: ابوہریرہ کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا ابو الحرح منصور تخت حکومت پر متمکن ہوا اور انھیں دولت اور امرا، خلعت نے بالحق اعانت قبول کی سمیٹے زین ممالک متصرفہ نظام کرنے لگا۔ قعدانی وزارت اور اسلام محمد بن ہاشم کو جو ۱۹۵۸ء

فینک خان باغیہ ترک کو میر تقی کو قاتل سے قاتلہ دھانے اور ملک گیری کے لئے لاشوق جی ایف جی آر کے سرکردہ کی جانب بڑھا اور اسی مقام سے قاتل کو ہلاک بخار کی جانب روانہ کیا امیر منصور کو اس خبر سے بے حد متحیر بن چکا ہوئی جب تک کہ قاتل کو بخار پہنچا کر ہلاک کر کے دم لیا۔ قاتل جلا سقاہ بخار میں داخل ہوا اور انہیں شے کو بیچ کر کے یہ ظاہر کیا کہ امیر منصور کی خدمت کو حاضر ہوا اور وہ میر سے وہی نعمت جیسا بخار کیوں تجھ کو ملے گئے اور چند عائد بن وٹ ٹھیک بخار کو یہ مقام دے کر امیر منصور کی خدمت میں بھیجا بخار اور کچھ نے کی درخواست کی امیر منصور نے قاتل سے عہدہ کیا کہ بخار کی جانب کوچ کیا۔ بخار میں یہ دان بہت خوشی کا وہیں تھا کہ وہ کی باجیسر کل پڑی تھیں۔ انگریز امیر منصور کی دایکس کے جد قاتل نے ان کی حکومت اپنے ہاتھ میں لی سلطنت و حکومت کا انتظام کرنے لگا۔ تھوڑوں کو خراسان کی سر حکومت دے کر بخار سے دور پھینک دی۔

اسی سڑکے گا، شہبازاں میں تحقیقین کا بھی انتظار ہو گیا۔ اس کے لڑکوں کا باپ عیسیٰ اور محمود میں تانے بکسے شروع ہو گئی۔ اسی زمانے میں کچھ نوجوان وارڈن اسمان، ڈاکٹر جس پر قبضہ کر کے حکومت کرنے لگا۔

ابوالقاسم اور مقبوزوں: آپ اوپر پانچ جگہ ہیں کہ تھکیزون جنہوں نے محمد بن یحییٰ بن ابراہیم کی جگہ میں





موجودہ اس کا بیانیہ الفاظ حضرت عبداللہ ابن ابی اسحاق انجو سے نقل کیے گئے ہیں اور اس کے چچا یا دیگر باپوں  
 ملین اور اوروں نے طاعون وغیرہ سے مرگے ہوئے لوگوں کو مہلک لاشوں کے طور پر دیکھا ہے۔

مہمہ مختلف کنی و قات سے ملکہ ماہانی کنی حکومت کا خاتمہ نہ ہوتا تھا جس کا قریب حکومت سے یہ علویان سے باہر ملک اور باہر ان کے پیچھا ہر شہر اسلامی حکومتوں میں اس کا قریب بہت بڑا تھا یا سیاست و ملک وادی کے یہ حکومت اول و دوم کی تھی۔





## باب: ۱۱ امارت غزنہ بنو سبکتگین

بنو سبکتگین کی حکومت درحقیقت ملک سہلانی کی ایک شاخ ہے اور اسی سے اس دولت و عظمت کا رشتہ پیدا ہوا۔ بنو سبکتگین کی حکومت کا اقدار اور جاہ و عطاوارے حد بڑھا کر ملک سہلانی میں نہایت تک اور بادشاہ و امیر خراسان اور قباچہ محمود باجوڑ پر چڑھا جس سے اس پر بنو سبکتگین نے قبضہ حاصل کیا۔ ان کے علاوہ ہندوستان میں بھی اس کا اثر و اثر و اتقہ فرزند عظیم الشان سلطان شہ شہزادہ بنے۔

بنو سبکتگین: اس حکومت کا آغاز غزنوی سے ہوا ہے۔ سبکتگین جو اس حکومت کا موروثی ہے بنو سبکتگین کا زاد ملک تھا اور سہلانی کی حکومت کرتا تھا۔ ان کا زاد مقام تھا۔ جس وقت سبکتگین نے یہ حکومت امیر معین منصور بن نوح میں بخارہ کو کیا تھا اس وقت سبکتگین بھی بن کے ہجر ہوا تھا اور ان کے دو بیٹے محمد و تاجت پر مامور تھا۔ بلکہ تاجت نے بخارہ میں قائم کرنے کے بعد امیر منصور نے سبکتگین کو غزنوی کی گورنری عہدے پر مقرر کیا۔ سبکتگین نے اپنے آقا کے نام امام اسحاق بن سبکتگین کے ساتھ غزنوی کی طرف دیکھی۔ بنو سبکتگین نے غزنوی کی طرف دیکھی۔ اس نے امیروں اور مردوں سے حقوق بنو سبکتگین کو سبکتگین کی عہدہ مقرر کیا۔ یہ بخارہ میں امیر معین منصور بن نوح نے وفات پائی اس کا بیٹا ابو القاسم نوح تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ ابو القاسم جس وزیر اختیار فرمایا کیا۔ شہنشاہ بنو غزنوی اور ان کے گھرانے کی روک تھام کی۔ چونکہ بنو سبکتگین کا عہدہ قلیل کا عہد تھا اور اہل العہد قوم سہلانی و اہل بخارہ یا غزنوی یا غیر اہل سے رشتہ دہتے تھے اس وجہ سے اہل و لوگوں نے سبکتگین کی تقرری میں نہ کار و بار و زمانہ نہ دیا۔ یہ واقعہ کہ لوگ سہلانی پر ترکوں کے ہاتھوں اور ان کی گھبراہٹ کی بنا پر غزنوی سے جو را کو بھیج کر آیا۔ جس عہدہ بنو سبکتگین پر بخارہ و اہل آریہ اور ابو القاسم نے ان کے ہجر کیا۔ اس کی جگہ فرما دیا۔ امیر غزنوی کی حکمت پر ان کا بیٹا ابو القاسم بنو سبکتگین نے غزنوی کی تختہ کر کے اس عہدہ کی حکومت کو سبکتگین کرنے لگا۔

امیر نوح اور بنو سبکتگین: بنو سبکتگین نے بخارہ اور اہل بخارہ کی حکومت و سلطنت پر جم گئے تو ابو القاسم نے بنو سبکتگین کی حکومت کے مطابق خراسان میں عداوت پیدا کی۔ بنو سبکتگین نے ابو القاسم کے مقابلہ پر اپنی کمک پر ہا بھیجی۔ بنو سبکتگین نے ابو القاسم کا مقابلہ کر کے بہت حق و غوثی سے حکومت و سلطنت کا انتظام کیا۔ عداوت قرہ گردی جس سے ابو القاسم اور بنو سبکتگین کی عداوت پیدا کی گئی۔ بنو سبکتگین نے اس عہدے کے صدر میں بنو سبکتگین نے غزنوی کی تختہ کر کے اس عہدہ کی حکومت کو سبکتگین کرنے لگا۔







**سہتکین اور غر الدولہ:** اہل بلخ میں سکھ راہنہ غازی سہتکین سے قسمت کا رخصتہ الدولہ کے پاس ہرجان چلا گئے۔ اب وہ انھوں نے غراسان میں مراٹھا اور محمود بن سہتکین اپنے بچے بھراہ کے ساتھ اسی کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ اسی کی رہاب میں ابو نصر بن محمود صاحب بھی تھا۔ اسی وقت یہ بھی غر الدولہ کے پاس ہو گئے۔ کیا اور اسی کے زیر قیادت اور قوت میں اور ۱۰۰۰ میں قیام اختیار کیا۔ سہتکین نے غور میں پڑاؤ کر دیا اسی کے بعد اسی نے اور غر الدولہ کا پوچھ دلی زبانی سے مرام اتحاد یہاں ہو گئے۔ ایک نے دوسرے کو پوچھ پچا یہ آفری بد یہ تھا جو سہتکین کی غرت سے عبداللہ کا تب نے غر الدولہ کے پاس کیا تھا۔ یہ کہہ کر بعد غر الدولہ ایک لوگوں نے یہ خبر پہنچ دی کہ سہتکین فکر آرائی اور فوج کشی کی فکر میں ہے۔ غر الدولہ نے ایک کتاب میں یہ خبر سہتکین کے پاس بھیجا۔ اسی جواب آئے سہتکین نے یہاں قہاک و ذول کیا تو اس جواب سے گھبرا گئے۔

**سہتکین کی وفات:** جب سہتکین ایک خان کی محبت سے فارغ ہو کر بلخ کی جانب واپس ہوا تو تھوڑے ہی عرصہ وہاں قیام کیا تھا کہ برادر محبت میں ترقی ہو گیا۔ بلخ سے غزنی کی جانب واپس ہوا۔ انشاؤہ میں حکومت غراسان و غزنی کے یہاں اس کا نام سلطان کے دربار میں آ کر تہا اختیار کیا۔ غزنی میں رہتوں ہوئے۔ عادل نیک سیرت عبد و بیان کا پابند ایضاً وہ دکان کا اور قریب رہا تھا۔

## باب: ۹

### سلطان محمود

اسماعیل بن بختیشین۔ بختیشین کے بعد اس کے لڑکے نے اس کے بیٹے اسماعیل کی امانت کی بیعت کی اور بیکار دی اور یہ بھی تھا۔ نیکو دے کر میں کہ تھا۔ میں نے وہ اور پیش سے نقشہ جو لے کر آیا مطلق کر دیا۔ غزنی کی حکومت میں کی سلسلہ ہوئی۔

محمود اور اسماعیل۔ چونکہ اسماعیل ایک نوکر شخص تھا لہذا جو اس نے اس کے ہاتھوں میں حقیر معلوم ہوا ان لوگوں نے اسے دبا دیا اور انعام و عطا کی اس قدر بھر دیا کہ اس کے باپ بختیشین کا خزانہ خالی ہو گیا۔ اس کا بھائی ان دنوں شہنشاہ میں تھا اس نے تحریک کی کہ مجھے سو پہنچ وغیرہ کی ضرورت دے دی جائے اسماعیل نے انکار دیا جواب دیا جس سے دونوں بھائیوں میں شہنشاہ کی بنیاد پڑ گئی۔ اور آخر یہ گورنر بھائیوں نے دونوں بھائیوں کی کوشش کی بختیشین اسماعیل اپنی نوکری اور نا تجربہ کاری سے نہ ۱۲۔ نتیجہ یہ ہوا کہ محمود نے اسماعیل کے ارادہ سے جس بیعت کی چاہی لڑائی کیا۔ برات میں اس کا بچہ بھائیوں سے لڑائی کر۔ اسماعیل کے حالات میں کہ محمود کا ہم خیال ہو گیا۔ اس کے بعد محمود نے برات سے بیعت کی طرف توجہ دے کر سامان بہاں پر اس کا بھائی بھائی سے لڑا۔ محمود نے اسے بھی اپنی چاہ سے پہل کر لیا۔

محمود اور اسماعیل کی جنگ۔ چنانچہ محمود غزنوی اور نصر سب کے سب غزنی کی طرف بڑھے یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ان واقعات سے قبل اسماعیل کے امراء و حکومت نے محمود کا چلنے کے خلاف دیکھے تھے اور اطمینان و فرما کر دی تھی کہ وہ نہ کراہے آخر میں محمود کو فتح و قیام کرنا ہوا غزنی کے قریب پہنچ گیا۔ اسماعیل بھی اپنی فوج آراستہ کر کے مقابلہ پر آ گیا۔ غزنی کے باوریکہ میدان میں دونوں بھائیوں نے نہ نہ بھجور ہوئی سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسماعیل کی فوج میں ان جنگ سے بھاگ کر آئی ہوئی۔ اسماعیل نے قلعہ غزنی میں پناہ لی اور دروازے بند کر لئے محمود نے شہر پر قبضہ کر کے قلعہ کا محاصرہ کر دیا۔ یہاں تک آنا انہیں نے مدد کی طوالت سے محظوظ کرنا اس کا اصل کیا اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ محمود نے اس کی عزت کی اور اچھی قسمت و سعادت میں اسے شریک کر لیا۔ یہ اللہ اسماعیل کی نصرت کے ساتھ ہی پیشہ واقع ہوا۔ اور وقت سے محمود کے قدم حکومت و سلطنت پر جم جاتے ہیں اور اپنے گورنر سلطان کے حب سے متنبہ کہ کتابہ کا حکم سے غل نہیں لے اسے کوئی لقب سے طلب نہیں کیا تھا۔ انھوں نے اسماعیل کی ہم سے فارغ ہو کر غزنی کی جانب کوئی کیا۔

الو الحرت منصور اور غزنی۔ اس وقت ابو الحرت منصور میرنوں کے بعد تخت حکومت پر تھیں۔ اور قلعہ ان وزارت محمود





ہوئی، یہاں پر وہ اسے شہرہ، محمود اور کتوزون: اس کے بعد محمود نے طوس کی بائیں جانب قدم بڑھایا۔ کتوزون (توزن جیٹ) جو جہاں بھاگ گیا، محمود نے اُس کے مقابلہ میں اسے اس کی بائیں جانب نہ سوکھیا۔ اور سلطان صاحب نے اسے اس طرف خراسان سے بھی نکال دیا۔ محمود نے اسے قید میں رکھا۔ سلطان صاحب کو طوس کی گورنری پر مامور کر کے صوبہ جرات کی چابکدازوں کو روانہ کیا۔ کتوزون کو سر قلعہ کیا گیا۔ محمود کے روانہ ہوتے ہی نیشاپور، مہما اور تہذہ کر لیا۔ محمود کو اس کی خبر ملی تو فوراً اسی دایس ہوا۔ کتوزون نیشاپور پہنچ کر بھاگ گیا۔ محمود نے اپنے بھائی نصر بن سبکتگین کو سہ سالہ لڑائی لشکر خراسان پر مامور کر کے نیشاپور میں قیام کرنے کا حکم دیا۔ اور خراسان کے بادشاہ کو اس کی طرف جیل دیا، اور اسے چننا پختہ کیا۔

امین الملک بن حسین الدولہ کا خطاب۔ پھر اپنے بھائی اسماعیل بن سبکتگین سے ملو کہ جو کہ کسی قلعہ میں قید کر دیا، گزارہ کے لئے کافی وغیرہ مقرر کیا۔ اس زمانہ میں خلافت مآب القادر بادشاہ عباسی کی خلافت کی بیعت کی اور اس کا نام کا خطبہ پڑھ جانے کا حکم دیا۔ خلافت مآب نے در اخلافت بلد اور اسے پیش رہا خلافت اور پھر پڑے حسب دستور روانہ کئے اور "امین الملک بن حسین الدولہ" کا خطاب سرست فرمایا۔ محمود کو اس وقت سے ملو، سلطان حکومت ماحضر اور وہ لوگ ہے اور اس کا قلعہ اقبال اطراف عالم میں پھیل جاتا ہے۔ خراسان کی حکومت پر اس کے قدم جم چکے ہیں اور آئندہ ویرانوں میں رہ جائے گا۔

غلبہ بن احمد کی سرکشی و اطاعت۔ غلبہ بن احمد والی جھان ملک سامانی کا بھائی تھا۔ اس وقت سامانی تاجدار ہندوستان کی حیثیت سے غلبہ بن احمد کی جانب سے مائل ہو گیا۔ اس وقت اس نے استقلال کے ساتھ اپنے قدم حکومت پر جما دیے اور خود بخود ہی کاؤ بھاگایا۔ جب میر سبکتگین راجا جہاں پھر جہاں کرنے کے لئے گیا تو غلبہ بن احمد نے اسے اس موقع کو نصیحت کیا کہ صوبہ جرات پر فوج بھیج دینا چاہئے جس فوج نے صوبہ جرات پر قبضہ کر کے خراج وصول کر لیا۔ جب سبکتگین ہندوستان کے چہاروں طرف سے فوجیں بھیجنا تو غلبہ بن احمد نے حضور کے مقابلہ میں کئے، محمود طاقتور قرار پایا۔ امیر سبکتگین نے اس کی معذرت کو قبولیت کا درجہ نہایت کی۔ حریہ، طبرستان کے لئے بطور شانت غلبہ بن احمد کے خاص امرا کو اپنی اہمیت میں لے لیا۔

امیر سبکتگین کی وفات۔ اس کے بعد امیر سبکتگین پہلی بن سکھو کے ساتھ جو کہ اس کی قید میں تھا۔ خراسان کی طرف نکلے گاں کے مقابلہ میں روانہ ہوا۔ جب اس سے امیر سبکتگین کو گرفتار حاصل ہوئی تو غلبہ بن احمد کی پیشہ وندوں اور قند فتح کرنے کی غرض سے فوج کو جھان پر متلہ کرنے کے لئے جاری کا حکم دیا۔ اخلاقی وقت سے سبکتگین کا یہ مصلح آ گیا جس سے سبکتگین کا ارادہ پورا نہ ہوا اور غلبہ کو گھر سونپ لیا گیا۔ اپنے بیٹے طاہر کو جھان اور پورا جہاں پر قبضہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔ چنانچہ طاہر نے ان دونوں مقامات پر قبضہ کر لیا۔ جھان اور پورا جہاں کی وجہ سے جہاں کی وجہ سے حکومت ترو با تھارت میں محمود کو خراسان کی ہم داندرونی بھڑوں نے فرست لیا۔ اپنے بیٹے جہاں کو کھو بیجا لیا۔ جہاں اور پورا جہاں کو طاہر بن غلبہ کے قبضہ میں لایا۔

غلبہ بن سرکشی و اطاعت۔ چنانچہ جہاں نے طاہر پر فوج بھیج دی اور اسے نصیحت دے کر تھوڑی دیر تک متاثر کرنا چاہا۔





آئے۔ اٹھا۔ اس نے ایک قسیر قرآن مجید لکھی تھی اپنے تمام مالک حبیبہ کے ملکہ کو جمع کیا تھا۔ جس بڑا اور زیادہ خرچ ہوئے تھے خلف نے اس قسیر کو در سند پتہ پڑا میں رکھو، یا تھا افریقہ محمود کا سپہ سالار کی شہرت پر اپنے باپ کے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار مکی نالی کو مامور کر کے غزنی کی جانب چلے گئے۔

**جسجھان پر سلطان محمود کا قبضہ**۔ پھر مرید جسجھان کے صدر پر دھڑول اور بد معاشوں نے فتح ہو کر امرواتی ایک شخص کو اپنا سردار بنایا اور جسجھان میں علم بکھارتے چلے گئے۔ محمود نے دی بڑا ہونے کی بصیرت سے اس بغاوت کو فرو کرنے کی غرض سے جسجھان کی طرف کوئی بھی اس ہم شاہ کا بجائی دیا اگھر سپہ سالار افواج شاہی اوتو تاس (اراد خیر لہن) اور پشت پناہ عرب الامبدالہ محمد بن ابراہیم طائی بھی شریک تھا محمود نے جسجھان پہنچ کر فیوں پر کامیابہ ڈال دیا اور بد معاش اسے او بارہ فتح کر کے اپنے ہاتھ پر سالار افغانی ٹھہر کر بن گئیں کہ گود نہ فرور کیا اور اس سے کہو نہ پناہ، تو سوت سے جس کی گود بی پر پھر پہلے سے تھا ملحق کر دیا۔ پھر لے اپنی جانب سے اپنے وزیر الامشور عمر بن اسحاق کو مامور کیا اس کی بد محمود چاہا بدوستان کی عرض سے مکی جانب پہنچا۔ اس کا حکم گستاخی بنو سلطانی محمود مع خلف بن احمد و جبر جسجھان غلہ انسی و مٹا غلہ انہن ذخائر غلہ ذکر ہی احبار میں انصار۔

**سلطان محمود اور راجہ راجہ**۔ جب محمود اندرونی جالغزوں اور فریقوں کی ریڈروائیوں سے فراغت حاصل ہو گئی اور اسے ایک گونا گونہ زمین ہو گئی تو وہ پھر بدوستان پر جہاد کرنے یا ہوں کہے کہ اس کو کام کرنے پر تیار ہو اوش کی بنیا۔ اس کے باپ بن گئیں نے ڈال گئی اور جس کا باپ۔ پانی راجہ سے پال تھا۔ پہاڑی (پھیر یا پھیر) بدوستان کی ایک دیاست تھی جس کے بدوستان سے ملے ہوئے تھے اس دیاست کا دار الحکومت پھیر میں تھا۔ پھیر کی بنیاد حکم اور مضبوط شہر پناہ تھی اور شہر پناہ نے اندر قلعہ تھا چاندی طرف سے دی تھو کہ پھیر پناہ کی دیوار میں پھیر سے ملے تھیں شہر پناہ کے باپ ایک گم کی انہوں تھی پھر سرگناہاہت و خوار تو۔ قلعہ میں جنگ آوروں کا ایک بڑا لشکر جو وقت و وجہ اور جتنا تھا۔ آواز مت حرب اور سامان جنگ بھی کافی طور سے تھا اس کے حکمران کا نام راجہ راجہ تھا۔ محمود نے دیانے شجہ میں یہ کہ کے بھی پھر پھیر کیا۔ راجہ راجہ راجہ بھی اس سے مطلع ہو کر مقابلہ کی غرض سے پھیر سے باہر آیا۔ دونوں حربینوں نے صف آرائی کی تھی دونوں کے متحرور تھے ہوتی رہی پھر پھیر راجہ راجہ سے ہوتی تھی۔ سلام قلعہ خورد و فریق کا دور واز کا شہر تک نقاب کرنا چاہا گیا۔ راجہ راجہ راجہ نے شہر پناہ کے دروازے بند کر دیئے عساکر اسلام نے کامیابہ ڈال دیا اور پناہ تھی تھی سے ڈال کر دروازہ کی۔ موت مار اور مل و خوار تہ نری حد سے پھرتی۔ محمود نے اپنے لشکر کے ایک حصہ کو شہر و خاٹاک اور لکڑیوں سے خندق پائے کا حکم دیا اور باقی حصہ لشکر مقابلہ پر رکھا۔ راجہ راجہ راجہ کو اس سے تشویش پڑا ہوئی۔ رات کے آخر اپنے حامل ملازموں اور مہتمموں کے ہمراہ کھانہ سے نکل کر پناہ دی پر چڑ گیا اور اس کی ایک ٹکڑی و دشوار گزار غلہ میں رو پڑی ہو گیا۔

**راجہ راجہ کے راؤ کا خاتمہ**۔ سلطان محمود نے اس سے مطلع ہو کر فوج کا ایک دستہ راجہ راجہ کی طرف روانہ کیا۔ و پھر ان اسلام پھر اس وقت کے ہوئے اس کا فی فی تھی تھی تھی چنانچہ راجہ راجہ کے راؤ کو پٹن تھا اور چادر اس طرف سے گھیر کر لے

نہ تا شروع کیا جب کہ اس کے ہر ایسے کا ایک حصہ عام آدمی کو بھیج دیا جائے گا۔ اس امر کا یقین کر کے کہ اسے میری جائیداد کا مال بنے گا۔ یہ تجربہ کبھی کرنا سب سے چاہیے تھا کہ غازیان اسلام مرا تار کر اپنے سلطان کے پاس آئے سلطان نے مندرجہ مذکور کا جہزہ لے کر دے اور حکومت بھجھ گئی۔ باطل ہو اور جب تک انتظام درست نہ ہو اظہار با وادی کے وقت تک عام حکومت کی غرض سے ایک ایسے شخص کو نہانا تاج مقرر کیا جہاں کان اسلام سے واقف اور سیاست مدین سے آگاہ تھا ۲۰ کہ تو مسلمانوں کو فراموش نہ مینی فی تعلیم بھی دے اور شروع از حکومت کو بھی دے اور ہم کو بے غمخ کار کر دے۔

قرنی آتے جاتے انکار اور میں کثرتِ بارش ہوئی۔ شاہدار احمد اور ستر کن و ستار کی کچھ پانی کی زیادتی، زور و تیردوں اور وہاں کی غنائی۔ سے محروم کے لشکر کا اکثر صنف نفع ہو چکا۔

**فتح ملتان**۔ چھ ماہ بعد کوثر بنو فی میں پہنچ کر پھر لڑائی کے بعد انھوں نے کوثر ملتان چھوڑ دیا اور اپنے سب سے بڑے رشتہ داروں کو بھیج دیا۔ محمود کو اس کی تاب نہ نہائی تھی کہ وہ راجہ کا امین بنے اور عاشر وہ چاہتا تھا کہ آراستہ کر کے پہاڑ کی عرض سے ملک سے چڑھ کر جاتی لڑائی اور وہ بڑے بڑے جوش و خروش سے لڑا مگر اسی نے غنائی نے سلطان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ سلطان محمود نے غنائی کے روکنے سے ملتان کا قصد کیا مگر اس کی طرف راجہ اند پال و لد راجہ جے پال نے فکراں و باغاب کا کھنڈہ بڑھا دیا۔ محمود نے راجہ اند پال سے اس کے ملک سے ملتان جانے کی اجازت طلب کی۔ راجہ اند پال نے انکار کر دیا۔ جب راجہ راجہ اند پال سے محمود نے اپنے لشکر کو پہلے ہی پر جا کر نے کا حکم دیا چاہتا تھا کہ اسے مارا کر لائی شروع ہو گئی۔ محمود کو پھر فی فکراں اند پال کے ملک کو پال کرنا نہ اسباب کی طرف بڑھ دیا۔ راجہ اند پال نے فوج نکالنے سے منع کیا۔ راجہ اند پال نے فوج نکال دی۔ دوسرے شہر سے دوسرے شہر میں ناہ گزرتا تھا اور شاہی لشکر پہنچ کر وہاں سے بھی اسے ہر جگہ پر فکراں اند پال کے نکال دیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے چاہ بڑھ چلا۔ محمود کا لشکر اس کا خاقان یہاں تک کہ وہ چلا اور تو راجہ اند پال گھبرا کر شہر چلا گیا۔ محمود نے راجہ اند پال کے خاقان سے کہا کہ میں نے اس کا جواب دیا۔ اب انھوں نے نے خیر پیا کر اپنے مال و اسباب کو اپنے ہاں پر لے لیا۔ راجہ اند پال کے طرف راجہ اند پال کو دینے اور خود ملتان چھوڑ کر وہاں سے شہر میں ہنگامہ بند کر دیا۔ محمود نے محاصرہ والی گڑھی شروع کر دی اور اسے بڑھتی فتح کر لیا۔ غنائی نے بعد محمود نے اہل ملتان سے بے دردی اور جہد ملی مذہب کی وجہ سے میں غزوہ دوم میں ہر طور پر جان و مال کا قربان کیا۔

قلعہ کو انہما پر فوج کشی، محمود نے ہواجنوں کی گونا گویا کے بعد قلعہ کو اندر لے گیا۔ اہل فوج غصے کی نظر ان کا ہر پہلو دیکھتا تھا۔ اس قلعہ میں چھ سو بہت غائبے تھے خود نے بذراحت اس قلعہ کو بھی فتح کیا۔ جوانوں کو زخاںات خانے ملا دیے اور والدی قلعہ دھوا نے بھاگ کر قلعہ کا گھر میں پناہ لی۔ قلعہ کا گھر نہایت مضبوط اور وسیع قلعہ تھا اس میں پانچ لاکھ فوج پانچ-وہ لکھ فوجیں ہزار سوئیں، ہا کرتے تھے۔ راجہ کے صرف تے کے نکل و طیرہ موجود تھا خود راہت لیا۔ دشا، تیرہ لکھ فوج کا قلعہ تک فوج کا قلعہ سال تھا قلعہ کے اندر تو آٹھ سو گھوڑے دس دس گھوڑے ایک چھانچا ہواں کا تھانیاں جنگ تھا اور جنگ سے بعد قلعہ کے باہر ایک نہایت گہری خندق تھی۔ محمود کے حکم سے جنگ کاٹ کر راست چاہا تھا۔

صبر کی باتیں جس رو سے ہی فرمیں، یہ شمار مال اور زمین کے، تو ان کا ذکر مہینہ کا یہ ہے: ستموں نے مجھ پر یاقوت قبول کیا، نہ شرف و تمجید کہ  
فخر کے اس میں بے پایاں ہے، یہاں نہ ہو جو دے، نہ کچھ دے، نہ فرشتہ نہ دنیا ہو۔









۱۸۱  
 ممالک غریبہ سلطان نے اس سرخرو کو اپنے صاحب کیسے اور اسے کھینچ کر مال دیا۔ باب کی قرآن اور روایت  
 پر مبنی کیا سات لاکھ دوسرے سات سو کھانہ میں ایک چاندی کا مکان ملا تھا جس کا کھانا جس باجو اور عیش ہے وہ تھا  
 تھا اور کھانا ایک سو سیانہ ساتھ کر لیا میں کو چڑھ رہا تھا جس کی چڑھنے کے کار پانہ کی کی تھی۔ سات لاکھ  
 نے اس ممالک غریبہ کی حالت پر مہر لکھ کر تھیں یہ چنانچہ یہ کھانہ اختیار کیا۔ غرضی وہاں کو دیا گیا سلطان کو۔ غرضی یہ  
 کر اپنے اور اس وقت کے مہمیں میں اس کو ساتھ کو نسب کر لیا جواب اس کو چوخی اور لاف و جواب کے وغیرہ دئے اور سب کو بہاد  
 دئے کے لئے آئے انہیں میں عیش بر اور مالک حال کا خیر تھا۔

سلطان محمود کا جرجان پر قبضہ: ہوا فریونان زمانہ تشرافی حاکم سامانیوں میں جرجان کی کورنی پر جمے اورانی زہر سے بیمار ہو کر اسی کورنی پر جمے اورانی زہر میں ان لوگوں کو ایک قسم کی شربت عاصی جگہ کی تھی اور لکھٹ احمد بن محمد ان میں سے ایک، انھیں تھوڑے عرصے میں ہی لڑکی سے بچے محمود کا نقد خرید لیا تھا اور محمود نے اس کا کھانا اچھا لکھٹ سے اپنے اہل بصر کے ساتھ یہ کیا تھا۔ اسی وقت سے اس کا دھڑلہ میں رہنے لگا۔ زہر دھوکہ دیا گیا تھا۔ اس نے بعد اچھا لکھٹ سے وفات پائی۔ سلطان نے اس کے بچے کا ہونٹ پر زہر جرجان کی کورنی پر، حال رکھا یہاں تک کہ اس نے اس کے بچے کو بھی سزا فرات منتقل کیا کہ گورنر جرجان کو اپنے ملک میں مقبوضہ میں شامل کر لیا۔

**جنگ مارہٹن:** پہلی جنگی تبدیلی بھری کے ساتھ پر سلطان محمود نے ہندوستان پر جو دنی غرض سے فتح غنم کی پہلی فتح و مال کی۔ ہندوستان کا سکرا کا مقابلہ پر آجائیں صبا کے کوکا صبا ہوتے زور کھن تو مصالحت کا پیام دیا۔ زور فتح اور ہندو غرض کے خلاف ویجا پور زخمیر غنم اور ایک ہزار ہزار ہارنے کھن ملان محمود نے مصالحت کرنی اور مال و اسباب مقرر و مصوبہ کر کے غرض کی صبا واپس ہوا۔

یہ سبست غور پر سلطان محمود کا قبضہ: ہم ایک غور پر غزنی کی حدود سے متصل تھا غور جو مہاراجا ٹھیکرینہ، برہنہ اور ایشک تھا  
تھے وہ لوگوں کو جس عمارت کے پہاڑوں میں چلے جاتے تھے اور درجہ نہایت اشرار اور انجانیوں پرست تک ان لوگوں  
نے اسی غصہ و کفر کی حالت پر سرکے۔ سلطان محمود ان کا یہ بھی پسند نہ آیا چنانچہ ۱۰۱۷ھ میں اس قدر نے قاتل پرکہ بالہر  
خویش: دراستہ کر کے غور میں جو غزنی تھی کہوئی اس کے مقدمہ و پیشکش پر لکھنؤ میں حاجب ابوالیاس: اور سلطان حاجب ابوالی  
خویش تھا کو جو قیام رہا جو اشاعتی شکر واس کو جو تک پہنچا۔ غور میں نے بھی جگہ آورہوں کو جمع کر لیا تھا غصہ اس کے لاف  
ہوئی۔ باآقا سلطان محمود: نہ ایسا عمل کیا جس سے غزنی شکست کا کر بھانکے۔ محمود نے غزاقب کیا اور ان کے ملک پر قبضہ کر لیا  
اور غزاقب نے غزاقب کے روبرو اپنے کھول دیے۔ سلطان محمود نے بڑا فرخ کی کیفیت سے مطلع میں داخل ہو گیا۔ غور کی  
قدیم چھوڑ کر اور اعراسی شکر ہوئے مجبور ہو کر ملک میں ہر جگہ اور ہر جگہ کے دو پارہ انجانی شکست ہوئی اور نہایت سختی سے انہیں  
پہاڑوں کیا آت غزاقب اس کے اعتراف: اور پ کے ساتھ کہ غزاقب کیا ان کے قلعوں پر قبضہ کر کے سارے مال و اسباب لوٹ لیا۔ انہیں  
غزاقب کو اس قدر غصہ ہوا کہ انہیں نے ہم کھانہ نہ کھنڈی کر لی۔



بدل لینا چاہتے تھے اس کا بھائی سلطان خان اس کے اس فیصل سے بے حد ناراض اور بیزار تھا اس نے سلطان محمود کی خدمت میں سفارت کا کام بھجھا اور اپنے بھائی کے احوال سے بیزار کی کا اظہار کر کے مصالحت کی درخواست کی ایک خان بن کر آگیا۔ گنہگار ہو گیا۔ فرمایا: آراستہ کر کے سلطان خان پر حملہ کر دیا۔ مگر پھر مصالحت ہو گئی۔ اس کے بعد ایک خان کا بیٹا جس میں انتقال ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا بھائی سلطان خان تخت آراء کی حکومت ہو اٹھا خان نے سلطان محمود سے سادہ پیام کر کے مصالحت کر لی اور پہلا بھیجا کہ آپ ہندوستان کے جہاز میں پہنچ کر تمام مصروف رہے میں ترکوں کی طرف جہاز کے لئے بلا رہا ہوں۔ سلطان محمود نے حسب خاطر اس مراسلہ کو قبولیت کا درجہ فریاد کیا۔ اسی زمانہ سے بھگت پور دکانہ زونہ ہو گیا اور اس زمانہ کا نام ہو گیا۔

اس کے بعد ترکوں کا جم غفیر جن کی طرف سے سلطان خان کے علاقے پر حملہ کرنے کے لئے نکلا اس گروہ کا ہمدانہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھے مسلمانوں کو اس سے بے حد خطرہ پہنچا اور سلطان خان پہنچ کر ایک لاکھ جمعیت سے مقابلہ پر آیا۔ فریقین میں توڑ کر غزنی آخر اس مرصفا خان نے لشکر کا رگڑت دی تقریباً ایک لاکھ غزنی کو تھک چکا اور ہندو کو گرفتار کر لیا۔ باقی ماند ہادی آخر اس شکست اٹھا رہے تھے کہ گودا میں ہوئے۔

اس کے بعد ہی سلطان خان کا انتقال ہو گیا اس کی جگہ اس کا بھائی سلطان خان ہوئے جس کی عمر ان ہوا اس سے اور سلطان محمود سے دم اتنا ہی وہ بڑی کارسلطان خان نے اپنی بیٹی کا سلطان محمود کے بیٹے مسود سے نکاح کی درخواست کی سلطان محمود نے اس درخواست کو منظور فرمایا اور غزنی کے اپنے بیٹے کو ہرات کی گورنری مرحمت فرمائی اور سلطان محمود میں سلطان مسود نے ہرات کی طرف کوچ کیا۔

تاریخ دکن موسم سرما، فتح پور، برہم پور میں محمود نے ہندوستان پر جہاد کرنے کی غرض سے اپنی فوج عظیم موج کر چناری کا نظم دینے پر تین سو سنان جنگ و غزوہ سے کر کے غزنی کے کوچ کیا۔ حدود ہندوستان میں داخل ہو کر روہیل کھنڈ کی سفارت کے شہر میں کوچ کرتا چلا گیا۔ مہاراجا میں بدان قوہات سے حشر ہو کر یک جا ہوئے اور شکست ہو کر مقابلہ پر آئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مکمل و کرم سے سلطان محمود کو اس معرکہ میں بھی کامیابی عطا کی۔ تاریخ میں لکھا ہوا ہے کہ مالہ قہمت اٹھا آیا۔ ہزاروں کفار قید کر لئے گئے۔ اس شہر کے بت خانے میں ایک پتھر و متیاب ہوا جس پر خط ہندی کچھ تحریر تھا۔ حشر میں نگر اول کی کہ اس بت خانہ کو بنے ہوئے چالیس ہزار سال گزر چکے ہیں۔ سلطان محمود نے اس فتحیابی کے بعد دارالسلطنہ غزنی کی جانب کوچ کیا۔ دارالحکومت میں بھی گزینہ کار و پائے کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے فرامان اور ان ممالک کی مدد حکومت عطا ہو جو اس وقت میرے دائر حکومت میں ہیں۔

تھاہیر پہلے: تھاہیر کا راجہ نہایت محسوب عظیم قاکر و ملاحت میں اپنی نظیر نہ رکھتا تھا یہاں پر ایک من خانہ تھا جسے ہندو (نور پائے) کہہ کا قائم مقام سمجھتے تھے۔ سلطان محمود اس خبر کو سن کر آٹھ کھڑا ہوا۔ نو میں آراستہ کر کے دارالحکومت غزنی سے تھاہیر کی جانب روانہ ہوا۔ اٹھارہ میں آئے بڑے مصائب کا سامنا چڑا۔ بڑی بڑی گھبراہٹاں وادیاں میں جوبیوں انہیں محمود کو ایک نیر آئے ان کی نیر کے کنارے پر ایک سر ہنگ پہاڑ کھڑا تھا۔ پہاڑ کا اتنا مقام پر ایسا تھک اور چھوڑا گیا تھا کہ چند لوگ بھی پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑی لشکر کو دیا میر کرنے سے روک سکتے تھے۔ لشکر نظر بیکار کی آمد کی خبر سن کر

کہہ لو ان کے کفار پیار کی پتی پر کر بیٹھ جو مجھے اور شاہی لشکر کوں باجوہ رکنے سے روکنا چاہا۔ سلطان محمود نے اپنی فوج کو تیر اندازی کا حکم دیا جس سے مقابلہ کرنے والے مصروف بہار ہو گئے اور شاہی لشکر کا بیشتر حصہ باطنیان قدامتیر مجبور کر گیا۔ قتلادہ برف، کچھ کچھ کھڑے رہے۔ لشکر اسلام نے کھوار لیں تمام سے کھینچ لیں۔ ہنگامہ آتش و عداوت شروع ہو گیا۔ دشمن کمال چہرہ سادہ سے بھانک نکلا۔ سلطان نے شہر پر قبضہ کر لیا بے حد مال غنیمت تمہارا۔ سلطان محمود قیامی کے ساتھ خونی کی جانب واپس ہوئے۔

اس کے بعد سلطان محمود نے سالانہ تیر و حسب دستور ہندوستان پر چلا دیا۔ راہبوں نے راستہ بھلا دیا۔ شاہی لشکر بہت بڑی پھیل میں پڑا جس سے لشکر کا کٹر حصہ خونی ہو گیا۔ خود سلطان محمود دتوں پانی میں پتا رہا ہزار غریبی و دقت دہی پانی سے نبات پائی۔ اللہ اللہ کہہ کے خراسان کی جانب واپس ہوا۔

سلطان محمود اور ابو العباس مامون بن محمد بن العباس مامون بن محمد کے قبضہ اللہ انہ میں خوارزم اور چار جانب کی مہمان حکومت تھی جنہوں نے ہیر لوج آہ میں تجار میں کے خاص عاشقہ فیشنوں میں تیار کیا کہ پاپ اور پڑھ چکے ہیں؛ مگر قریب نے ان کو اس کے مقبوضت میں فتح کرنا چاہا لیکن اس وجہ سے کہ اس کے اور بولکل میں کچھ دینیں باہم دشمن تھا۔ اس نے اس نے شاہی امید کو قتل نہ کیا۔ میراں کے بعد وہ واقعات جہاں بولکل میں کچھ کے ساتھ پیش آئے تھے۔ ہم لوہے چان کر چکے ہیں رفتہ رفتہ تمام ملک پر خوارزم اس کے قبضہ میں آ گئی اس کے بعد میراں کی جگہ ابو الحسن علی مستمکن ہوا۔ جب یہ بھی مراکز اور عدم ہوا تو اس کی جگہ اس کا بیٹا مامون تختہ آراء حکومت ہوا۔ اس نے سلطان محمود سے داد و دیوار مشورہ قائم کیا اپنی بیمن کو سلطان کے نواح میں رہا۔ جس سے دونوں میں اتحادت مستحکم ہو گئے جہاں تک کہ اس نے وفات پائی تب اس کی جگہ ابو العباس مامون نے منظر امر از مملکت اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس نے سلطان کے پاس سلطان کی بیمن سے مشغول کا بیٹا مامون بھیجا۔ سلطان نے منظور کر لیا اور عقد کر دیا۔

ابو العباس کا قتل جب سلطان محمود نے ابو العباس کے پاس سفارت بھیجی کہ تم میری حکومت کی اطاعت قبول کر لو اور میرے نام کا لقب اپنی جامع مسجدوں کے منبروں پر پڑھاؤ۔ ابو العباس کے مشیر دانے اس سے انکار کیا اور کھلم کھلا کہہ دیا کہ اگر مجھین اللہ اور سلطان محمود ان کی اطاعت قبول کر لو گے تو ہم لوگ آپ کی اوجھ سے منحرف ہو جائیں گے اور حکومت کا ساتھ نہ دیں گے ابو العباس نے سن کر غاموش ہو گیا۔ سلطان محمود کی سفارت دیکھ کر ان پر ہنگوڑا بنے ابو العباس کو اس کا دے کر مارا اور اس کے بیٹے داؤد کو حکومت کی بیعت کر لی۔ پھر ان لوگوں کو اس معاملہ سے سلطان محمود کا خوف پیدا ہوا انہیں میں مشورہ کر کے خلافت پر تل گئے۔

تسلیم بخاری کا قتل تسلیم بخاری ان لوگوں کا مشہور تھا سلطان محمود کو ان واقعات سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر آور نہ کر کے ان لوگوں کے سر پر آ پہنچا۔ سلطان محمود نے لشکر کے مقدمہ لجنوں کا اصرار علی عمر بن ابیہر ہائی تھا اس نے پہنچے ہی غزالی پھیر دی یہی ہو تک کہ سلطان محمود بھی اپنی تازہ و مہلک کے ساتھ پہنچ گیا اور نہایت عداوت لگی سے دشمن کو شکست دی قتل و عداوت کر دی کا بلکہ دشمن سے شروع ہو گیا تسلیم بخاری مشن پر سوار ہو کر بحر کاٹا انوں نے دھوکا دیا اور سلطان محمود کے پاس مارا حاضر کر دیا۔



ہت خانوں کو گردان کر زمین کے برابر کر دیا۔

**تفویج کی فتح:** فتح معمر اسے فارغ ہو کر سلطان نے قزاق کا ارادہ کیا ان کا داروہ میں چلے گئے طے سب کو دیران اور مسعود لڑا ہوا، ہشتون ۹۵۰ میں جس قزاق پہنچا۔ وجہ راج پال والی قزاق سلطان کی آمد کی خبریں کر قزاق کو خیر یا وہ کہہ کر دینے لگے گھبرا کر گیا۔ گھبراہٹوں کے مذہب کے مطابق نہایت حیرت ورنہ ہے اپنے مردوں کو چلا کر ان کی ماک نجات کے خیال سے اس میں لاتے ہیں اور اس میں غوطہ کھانے کو باضیہ نجات سمجھتے ہیں۔

قزاق ایسا ایسا مقام تھا جس کی نسبت ہندو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ کوئی غیر ہندو اسے فتح نہ کر سکے گا اس میں سات قلعے تھے بولب و پارسہ بلکہ نہایت مضبوط رہتے تھے خاص شہر میں دس رت خانے تھے۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ اور گن تھا کہ اس کی تیسرے کو رو لاک یا گنیا ماکہ سائی ہو چکے اور اس زمانے سے پہلے اس کی پرستش بھی آتی ہے۔ جس وقت سلطان محمود قزاق کے قریب پہنچا قزاق نے شہر چھوڑ دیا۔ سلطان محمود نے گویا ایک ہی روز میں قزاق کو اپنے علم حکومت کے سایہ میں لے لیا۔

**قلعہ براہمہ کی فتح:** جس کے بعد سلطان محمود کا لشکر کابل کی طرف بڑھا قلعہ اس زمانے میں قلعہ براہمہ کہ جاتا تھا اہل قلعہ چدرہ روز تک لڑتے رہے سب انہیں اس امر کا احساس ہو گیا کہ سلطان قلعوں سے جائزہ لے رہا ہے ان میں سے اکثر نے اپنے کو ہندوئی قلعہ سے گرا کر ہلاک کر ڈالا۔ بہت سوں نے اپنے آپ کو ہندوئی بھول سمیت چھٹی ہوئی آگت میں ڈال دیا اور ہندوؤں نے اپنے ہاتھ سے اپنا سیدھا چاک کر ڈالا باقی ماندہ گرفتار کر لے گئے سلطان لشکر نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے برہمنوں پر کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا اس قلعہ کے قریب راجہ چدر پال کا قلعہ تھا۔ سلطان محمود نے اس پر بھی دھاوے کا حکم دیا چچر پال یہ خبر پا کر بھاگ گیا۔ شاہی لشکر نے قلعہ میں داخل ہو کر ماں و اسباب لوٹ لیا اور قلعہ کو دیران و خراب کر دیا۔

**راجہ چندر پال کے کا قزاق:** راجہ چندر پال کے سر کرنے سے طارغ ہو کر سرکب راہیوں راجہ چندر پال کی سرکوبی کے لئے بڑھا۔ یہ راجگان ہندو میں تہذیب و نصرت کا، نگہ بند اور اس کا قلعہ بھی مضبوط تھا قلعوں میں شمار کیا جاتا تھا راجہ سب پال نے ہندوستان کا اپنی اولیت کے لحاظ سے بادشاہ اعظم کہے جانے کا سبب قزاقوں سے چندر پال کو اپنی حکومت کا مسلح بنانا چاہتا تھا لیکن چندر پال نے براہر انکار نہ تھا اس موقع پر چندر پال نے یہ مصالحت وقت ملاعت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی چونکہ یہ وقت ایسا آگیا تھا کہ راجہ پال اپنے آپ کو گنیا نہ سکتا تھا چندر پال کی کیا رو کر گنیا بھول قزاقوں نے اسلام کے انھوں سے اپنے آپ کو صاحب بنائے تھا۔ چندر پال نے سن چھا شاہی لشکر کی ممانعت کی کوشش کی اور اس پروردہ کہ میرا قلعہ نہایت مضبوط ہے کوئی شخص جتنہ نہ کر سکے گا مقابلہ پر یا ہمیں پال نے دوستانہ سمجھا یا اور لشکر اس نام سے مقابلہ کی ممانعت کی۔ چندر پال نے یہ کچھ بیان راجہ طاری ہو کر دیران اس کے تمام مددگار قلعہ چھوڑ کر پھاڑوں پر چلے گئے جہاں قلعہ کی پشت پر واقع تھے۔

**مالی نصرت:** سلطان محمود نے قلعہ میں داخل ہو کر مال نصرت قلع کرنے کا حکم دیا اور خود ایک دست قزاق لے کر چندر پال کے قلعہ میں چل دھاوت کر چھوڑا دیا۔ ہزار ہا کھانہ لشکر اسلام کی تھوڑا بہ داری نہ ہو گئے اور ہزار ہا گرفتار کر لئے گئے مالی نصرت کی تعداد تین لاکھ پندرہ سو تھوڑا تھوڑا کہ درہم بھی پہنچ کر جی اس کے ملوہ بے شمار ہوا چار سو یا قوت ہاتھ آئے۔



شہر مذکور میں ایک آہ کی خبر پائی کہ شہر چھوڑ کر جاگ گئے تھے۔ سلطان محمود نے زری کو اس کے مخالفوں سے نکالی پناہ مصلحت وقت کے لحاظ سے حکم دیا کہ زمین کے برابر کر دیا جائے۔ یہی حکم اس کے قرب و جوار میں اور بھی تھا۔ ان لوگوں نے خلیفہ سے مقابلہ کیا۔ کام رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہزار ہار سے گئے اور سلطان حکومت کا پرہیز ان کے برجوں پر کامیابی کے ساتھ کرانے لگا۔

سلطان محمود اور راجہ سندھ کی جنگ (۱۰۰۱ء) کو اس زمانے میں اچھوتوں نے ہندوؤں پر ایک تمام پر جا کر قلعہ بندی کر لی تھی۔ یہی تمام کو اس نے محمود سے شکست کرا لیا تھا۔ یہ وہی طرف انیس مہری شہر کھدرا کر پانی بھرا دیا تھا۔ دیکھو اسوں وہاں کی صورت میں پھر یہاں واقعہ میں ہندوؤں کا ایک لاکھ دوی ہزار چارے اور سات سو پچاس زخمی قتل اس کی دلا ب میں تھے۔ قتل پر ہنگامہ کر سلطان محمود نے ایک سرسری نظر سے دیکھا اور فکرمندوں کے ساتھ ایک ایک پر تمام کا حکم دیا اگلے دن سائوں نے صل کا حکم دیا۔ قلعہ سے نکل کر مقابلہ نہ صرف آرائی کی۔ تمام دن شہر سے جنگ جاری رہی۔ یہاں تک کہ ان کی تارکے سے فریقین شکست کورن دیا۔ ان جنگ سے قلعہ اب بچاویہ و عجب شاہی غائب ہوا کہ اپنا سارا زینہ اسباب اور سامان حرب چھوڑ کر جنگ سے فوجیں بھاگ گیا۔ انھیں اسلام نے اسے لوٹ لیا اور اس کے مقابلہ میں غلے۔ سرانگ لگاتے تھے ایک تھی جس پر کھیر لیا۔ پھر نے قلعہ کا کارنہ گرم ہو گیا۔ پھر باغیہ کیجے ہنگاموں کو گرفتار کر لیا۔ اس پر ہزاروں انی اپنی جان بچا کر بھاگ گئے۔ سلطان انھیں سندھ کی ساتھ دار حکومت غزنی کی جانب واپس ہوا۔

سومناٹ کا مندر۔ سومناٹ کا مندر ہندوؤں کا بہت بڑا بت خانہ تھا۔ ہندوؤں کے قوم بت خانوں سے زیادہ محترم اور بڑا سمجھا جاتا تھا۔ یہ بت خانہ ایک مضبوط کھوپڑیوں جو مندر کے کنارے قائم ہوا تھا۔ مندر کی اوپر یہاں دو جز کے وقت (۱۰۲۵ء) بت خانے تک لایا کرتی تھیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ مندر میں بت کے قوم چھوڑنے کے لئے آتا ہے۔

بت خانہ کی عبادت بنیاد پر حکیم ابراہیم اور سید قاسمی نے سرسید نے بت خانہ کی عبادت کا بوجھ حیران کن قرار دیا۔ بت خانہ کی عبادت میں کسی کی سہلی یا بیوی کو بھی دیکھ کر نہیں کرنا ہوتا تھا اور تین گز باہر تھا۔ اس بت کی کوئی خاص صورت نہ تھی۔ بت خانہ ایک تاریخی مقام میں واقعہ جس میں خدایات بڑے تھے جس سے دشمنوں کو ہمت نہ تھی۔ بت کے قرب ملانی زخمی میں ایک سومناٹ مندر کا لکھنا تھا۔ جو ہر وقت ہندوؤں پر شہر کے وقت بھایا جاتا تھا۔ اس کی بدولت سے ہندوؤں پر جس کی عبادت کے لئے آتے تھے۔ اس بڑے بت کے پاس بہت سے سو۔ نہ چاندی کے بت۔ گنے ہوئے تھے۔ بت کوہ کے اوپر سے پروردگار کے پر سے ہوتے تھے جن کی بھالوں میں موٹی اور جو ہر لگے ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ تھی۔ راجہ نے جس شب میں خسوف نما ہوا تھا کہ مندر کو آگ لگا دی۔ ہندوؤں نے بت خانہ کو آگ لگائی۔ بت خانہ کو آگ لگنے اور ایک ہر جمع ہوا تھا جس کا ہر شخص ہوسکتا تھا۔

سومناٹ کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ جس بت خانے سے چھوڑنے کے بعد سومناٹ کی جس آ کر جمع ہو جاتی ہیں۔ سومناٹ انہیں جس جس دن میں چاہتا ہے ڈانڈ دیتا ہے۔ ہندوؤں کی جیتی اسباب اور نہیں تھیں۔ حجام خاں کے طور پر سومناٹ میں پیش کرتے تھے۔ ہندوؤں کو یہ ہوا کہ یہ شہر ہندوؤں کی مانی واسطہ دیتے تھے۔ دس



یہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت

وہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت

وہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت

وہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت  
 نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت غصہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو توڑا تھا تو وہ نہایت

سُحُور سومات: الفرض صبح ہوئے تلحاجا بن اسلام کس کی دوا رک نکمیر کہتے ہوئے پہنچ گئے کومر رانچہ توں اور چنہ یوں کا  
نکتر لصل کاہ سے اتر کر سومات کے پاس ادا کی دوا خواست پیش کرنے لگا اور فکر اسلام کندوں اور بڑھین سے غلو کی  
قبیل پر چڑھ گیا۔ بہادر رانچہ توں مسلمان ولادوں کی دوا خواست دیکھ کر دیکھ رہے تھے اور حکم پر کر گئے آپ ایک آجہ مقابلہ اور  
دواخت پر کمر لیا یا بعد میں ان بھر باہت خدمت سے لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ یونہی رات کی چاندی چوٹائی دونوں حریف  
جگہ سے رک گئے۔ رات امید و خوف میں گزر رہی تھی ہوئے حق فکر اسلام نے تبصر کہہ کر پھر لڑائی کا خاکہ کر دیا اور باہت تخیلی  
سے غلط اور ہوئے بہتو جن جن اور جوق سومات کے پاس جاتے اور اس سے نقل گیر ہو کر گر گئے دوا کی کرتے ہوئے رخصت  
ہوئے اور امید ان جنگ میں جاتے تھے۔ بہادر ان اسلام ان پھائی جد و جہد سے غلط پر مل کر رہے۔ بے یہاں تک کہ رات نے  
سچ چاڑا کر لیا اور یہ ان کی حالت سے فہم ہو گیا تبصر کے دین چم نہ ہو کر دوا شہنشاہی ادا دوی ہوئیں بھی آگئیں جس سے وطن  
سومات کو بڑی قوت اور اطمینان حاصل ہو گیا تبصر حاجا بن اسلام کے پر زرخشوں نے سورما رانچہ توں کو شکست دے دی  
نہایت اس رات سے سترھ پہا ہوئے پچاس ہزار تھیں وہ بے ہوش ماندہ مشتبہں پر سوار ہو کر بھاگ بکھے۔ اسلامی بہادر یوں نے  
مخالف کیا۔ تباہ و عارت کر دیا۔ کا سلاب جلا خیز اور ادا دیا جی دوا ب توپ کر مر گئے بہت سوں کو اسلاف ولادوں نے تھوار کے  
گھاٹ اتار دیا۔ فکر بڑھ گیا۔ کہ سواتہ سلاطین قتل ہو گئے۔

[illegible]

**والی منصورہ کی سرکوبی:** اس کے بعد والی منصورہ کے مرتد ہونے کی خبر دو بار سلطان شاہین پٹیل فوراً تاج پوری کا محکمہ و۔ والی منصورہ نے عجب دھماچوں کی آہ کی خبریں سرور دہو یا بھاگ جاتے کی کوشش کی۔ سلطان محمود کو اس امر کا خطرہ پہلے ہی سے ہو گیا تھا اور اس نے دریا کے راستے کی ناک بند کر لی تھی جو تھیں والی منصورہ نکلنے کا راستہ اور خون کا بازار گرم ہو گیا۔ ایک بڑی جماعت کام آئی والی منصورہ نے بھاگ کر لائی جان بھائی۔ والی منصورہ کی سرکوبی سے فوراً جو کہ سلطان محمود نے بھائی

(مفسر) کی طرف سے کیا بھیج دیا اس نے اسے قبول کر لیا۔ سلطان کو، کوئی چیز پڑنے پر قائم نہ ہوئے ظفر و منصور ماہ صفر  
 ۸۸۰ھ میں غزنی کی جانب، اپنی جان۔

سہیلیاں نمود اور قاپوئی: فقہ بن حسن قیرمانی ناگاہ بن کاٹی کا پکارا دیکھائی تھا۔ سوجھتے طیرستان، میرجان پر واقع  
 لکے پیر، قیرمانی سے کفر پھینچ چکا تھا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔  
 وہ اب یا تھا کوئی بہن مخالف باقی نہ رہا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔  
 قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔  
 قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔ قیرمانی نے اسے قتل کر دیا۔

[illegible]

مجدد الدوز کی نظر بندی دے پر عرب ہایوں کے بعد نہ لینے کے بعد سلطان محمود دہلوی ۱۰۱۷ھ میں دہلی و ملطہ غزنی سے، دہلی جانب رو کر، از دہلی و قنوج پہنچا، انھوں نے دہلی سے پہنچا دہلی سے غزنی کی طرف

سے اپنے سے ستران کا استقبال کیا۔ سلطان محمود سب سے شہرہ پیشانی سے ملکر اور انتظام حکومت اور مصیبت وقت کا خیال کر کے بعد ازل کو گرفتار کر کے خراسان میں نظر بند کیا اور اس کے مال و اسباب کی ضبطی کا حکم دیباچہ بہت مرحب کی گئی۔ ایک کردار دینار مرغی، پانچ لاکھ دینار کے قیمتی جوہرات، پچھڑا ہوا تھان تھلی قیمتی پارچہ چوت بے شمار آلات حرب، خزانہ اور قلعہ خانانہ سے برآء ہوئے۔

غزنی کے قلعوں پر قبضہ۔ محمود سے فارغ ہو کر غزنی کی جانب متوجہ ہوا اور اس کے قلعوں پر قبضہ حاصل کر کے شہر مہار اور اورہ کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں شامل کر لیا۔ بعد ازاں کے غرق و غلبہ کے تمام اسباب کو تین تین کر قتل کیا۔ مغزلیوں کو گرفتار کر کے خراسان کی طرف جلا وطنی کا حکم دیا۔ قلعہ احتراں اور ہجوم کے کتب خانوں میں آگ لگادی۔ سارے کفر و بائیکاذ وغیرہ جل کر خاک و مٹیہ ہو گیا۔ ان کے علاوہ درہم و تھون کی کتابوں جو ایک سو اوتھواں کتابا درہمیں اپنے دارالسلطنت غزنی و افغانیا کو بھیجے گئے۔

منوچہر بن قابول۔ منوچہر بن قابوس شہر چمنز کو ایک پہاڑی تھلہ میں جا کر قلعہ بند و دیوار تھا راستہ نہایت دشوار مرکز ارتقا۔ سلطان محمود نے اسے اسے سات و جورتوں سے کر کے قلعہ پر پہنچ کر محاصرہ ڈالا، با منوچہر قلعہ کی کھدائی سے غلی کر جنگ میں جا چڑھا اور وہیں سے پانچ لاکھ دینار سرخ سدانہ پر مصالحت و ایام و دینے سلطان نے قبولیت کا درجہ عنایت کی۔ منوچہر اپنے قلعہ میں دامن آیا اس کے بعد محمود نے خدین پور کی جانب کوچ کیا۔

ابن منوچہر۔ اس واقعہ کے بعد ہی منوچہر کی زندگی کا بھی خاتمہ ہو گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا انوشیروان تخت و تاج سے محروم ہوا۔ سلطان محمود نے اس کا منشی کو تسلیم کیا اور بہ ستور خزانہ مقرر و قائم رکھا غرض کہ رفتہ رفتہ بلاد جمیع میں حدود و زمینیں تک سلطان محمود کو حکومت کا سکہ چلنے لگا۔ انصاریان اور زبیر باقی رہ گئے تھے یہ وہ قوم یا دارہین مرقہ پان کے قبضہ وقت اور میں تھے (دارا نام سالار و انوشیروان بن محمد بن مسافر دہلی کے پسماندگان سے تھا) مسعود بن سلطان نے ان شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اب صرف شہر رود پتی رہ گیا جسے سلطان محمود نے اپنی حکومت کے اقتدار میں لے کر مساندانہ خزانہ مقرر کیا اور اسے بہ ستور و زمینیں کے قبضہ میں رہنے دیا جیسا کہ حکم کے حالات میں تحریر کیا تھا۔

اصفہان کا الحاق۔ بہ ہر ہاں اہل وقت تک عطاء اللہ مجے فاکو یہ کہنے پر اثر حکومت تمام اوزدین نے سلطان محمود کی ان کامیابیوں سے حائر و گرا کر اجماعت قبول کر لی اور سلطان محمود کے نام کا خطبہ اپنے ممالک متبذو میں پڑھے۔ بہ نہ حکم دیا اور اطاعتی عرضداشت بارگاہ سلطانی میں بھیج دی۔ علاؤ الدین کا یہ فعل محض ظاہر داری پرستی تھا چنانچہ اس کے قتل و دینے دنوں بعد قتل و نفاذ شروع کر دیا۔ سلطان محمود کو اس کی خبر ہو گئی تو خراسان کی جانب واپس ہوا۔ اپنے بیٹے مسعود کو اسے کا گور و مقرر کر کے اصفہان کا رخ کیا علاؤ الدین نے جلد حوالہ سے کام لیا تا چاہا مگر ایک بھی پیش نہ گئی۔ سلطان محمود نے اصفہان پر بھی اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا اور اپنے ممالک متبذوہ میں اس کے اہل و عیال کا سلطان کر دیا۔

اہل رے کی سرکشی و بغاوت۔ شہنشاہ مسعود سے میں چند دن حکومت کر کے ایک مصاصب کو اپنا نائب بنا کر کسی ضرورت سے غزنی کی طرف واپس ہوا۔ اہل رے کو انجلی کیا علم بغاوت بلند کر دیا اور دھاڑ دھڑکائی ہوئی۔ مسعود کے نائب



دور پہنچ گئے بعد ازاں وہ کشتی برقی تاروں کے ساتھ محمود نے خوف سے اسٹیشن چھوڑ دیا آدہ بائین میں جا کر پناہ کیا راہ میں قصبوں اور شہروں کو گزرتا تھا اور راج کرتے گئے۔

دہشودان کی حکمت عملی : دہشودان واپس آکر بائیان لوگوں کا مقابلہ نہ کر سکا جس لئے ان سے نرمی سے پیش آیا اور تعلقات بدھ بنے۔ دہشودان کو جہاں کا سامان نہ مل سکتا تھا وہیں کے مقبوضات میں لے کر گیا اور راج سے کھینچا۔ یہ لوگ بڑا کوشش مضبوط اور دانا غیر جم ان تاروں کے سر پر اور اس پر۔

تاروں کی سرکوبی : خواہ مخواہ قہر کے قریب نہیں جکر وہ تاروں کا جو تر پیرا اور اتحادہ عزت گہنی میں اپنے ہاتھوں سے نہ تھا جس طرف سے اس کا کر رہا تھا میں یاد آتی تھی ان کی سرکوبی پر بار کا سلطانی سے رسواں حاجب ایک مدت دراز تک غنیمت مسمیٰ تھی جس میں تاروں سے پیچھے درامد بھرا مگر ذرا بھی کامیابی نہ ہوئی۔ تب سلطان محمود کو بہت پانہ کران کے پیچھے پڑا اور یہ دیکھ کر ان لوگوں کو ملامت فرمایا ان میں سے لشکر کو دیا۔ ان میں سے بعض واپس نہ رہے بلکہ رہے۔ اس وقت ان کے ہمارا کو کسی جو بھارتی تھا اور اسٹیشن وغیرہ تھے۔ سلطان محمود کی دولت نے بعد میں کے تھے۔ مسودے میں انہوں نے اپنی خدمت میں رکھا پتا نہ تھا۔ لوگ سلطان محمود کی روک پھڑکی میں غزنی۔ یہ فرماں آتا تھا۔ کیا توں میں سے کوئی جان میں خواہ مخواہ کے قریب باقی رہ گئے تھے انہوں نے شہر میں آدہ دھنے کی درخواست کی۔ سلطان مسعود نے راج و حکومت کی فرس برداری کی شرط پر یہ دون شہر میدانوں میں آباد ہونے کی اجازت دی۔

ترکمانوں کی غارتگری : اس کے بعد احمد نیلی نور محمد نے عداوت کا بیڑا بند کیا۔ سلطان مسعود اس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے اور فرامان کی نصحت پر قاش نامی ایک سردار کو روانہ کیا۔ ترکمانوں نے میدان قاشی پاکر چھڑکار پھینکا دیا۔ وہاں تو اس وقت کے دور میں وہاں کے قاش نے ان کی گوشتی پر کمر باندھی اور ان پر تار کر کے ان کے سردار، خبر کو جنگ کے دوران قتل کر ڈالا۔ سلطان مسعود نے اس سے مطلع ہو کر ایک فوج روانہ کی اور قاشی کو سرکوبی پر مامور کیا۔ اس فوج نے ان کے سردار پر پہنچ کر قتل و غارت ڈاڑھ کر کر دی۔ مجبوران ترکمانوں نے آذربائیجان چاکر ہوئے جس میں جانے کی غرض سے وہ کسی طرف قدم بڑھاؤ چھوڑ کر ہم اوپر جان کر آئے ہیں۔ نیز انہوں نے دامقان پر قبضہ حاصل کیا۔ بھارت تانت و تاراج کر کے صنان کو لوٹا۔ مٹھو اور حرمہ و خرابہ کے لوگوں و غارت سے ایک خوف ناک منظر بنا یا غرض کہ بسا طرف سے اگر کڑے دینا سے دیات نصیحت کے قصبہ ایران دئے۔ قاش واپس فرامان اور اس کی حکمت عملی واپس رہے نہ فوجیں فراہم کیں اور ان کی سرکوبی کے لئے نئے ایک طرف سے قاش اپنی فوج کو لئے ترکمانوں کی طرف بڑھا۔ جنگی ہاتھی کو دھت و انہیں بائیں تھے۔ ترکمانوں نے سر بکھ مقابلہ کرنا اور اس کی فوج کو مچا کر کے رست کی چاب قدم بڑھا دیا۔ رستے پہنچ کر ابوتختی پہنچی۔ یہاں سے مقابلہ ہوا اور کھیل کو اس سرک میں لھکتا ہوئی جو ان کے قصبوں میں پڑا اور ان کے ترکمانوں نے رستے کوئی کھال کر دنا شروع کیا اس اٹا میں نہ تھی مگر جان سے پہنچا اور اس نے اس طرفان کی روک تھام پر کمر بخت باندھ لی نہایت کئی سے قتل و قتل کا ہنگامہ کر رہا تھا۔ ان ترکمان قتل و فیر کرنے کے باقی ماندہ نے اس غرض سے کہ مراثی میں جائزہ میں ہو جائیں اور بائیان کا رستہ بنایا۔







ہوئے اور ترنول سے حسب ضرورت اور ضرورت پیدا کیا۔ دولت و حکومت تو پہلے ہی باجمہ سے نکل چکی تھی مگر اب اس کا بار چادروں کے بعد ترک کھائے جانے لگے۔

محمود کے غلام نہ ہونے کی بہت جڑی اور قوی دھنکی یہ ہے کہ اگرچہ مورخوں نے اسے غلاموں کے سامنے حکومت میں نہیں لکھا، انہیں اس کے ساتھ کوئی ایسی برائی نہ تھی کہ جس سے یہ محمود کو مسندِ خیر ان غلاموں سے بہتر دیکھتے پر مجبور ہوئے۔

عربی تاریخ میں صرف اس قدر لکھ کر ناسوش ہو جاتی ہیں کہ محمود کا باپ متقیان امیر الکلیں کا غلام تھا۔ یہ عبارت اشارے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ متقیان کس ملک سے کس زمانے میں اور کس جہاد میں خازیان اسلام کے ہاتھ آیا اور جب یہ امر پایہ نشہ تک نہ پہنچا، مگر محمود کو غلام کہنا ہیبت و دیدہ لبر کی اور انسانی ہے۔

تو دن سا بریں غلامی کے وہی طرز۔ جہ تھوٹا۔ ایک یہ کہ جہاد کے دوسرے جہادوں کے مقابلے سے قید ہو کے آنے سے دور مانا، یا نہ ہوا، جس طرح ضرورت فریاد و غرضت کرنے کرتے تھے دوسرے یہ کہ خیر چلتی ملک سے اکثر یہاں یا سبغ جہاد سے پیش اسباب کا کا پلے والوں کو دیکھ کر لائے تھے اور انہیں مذکور ملک اسلام میں لاکر رہا اور غرضت کیا کرتے تھے۔ ان کے کہ اس دور، حقیقی غلام کہے جانے کے مستحق ہیں۔ قادی کی دوسری صورت نام کی غلامی ہے۔ نہ نہ مستحق غلام کہی ہی وہی تو خری صورت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ باجمہ علیہ السلام کو ان میں سے؟ اور کس طرح؟ یا جم علیہ السلام کے ہاتھ کیا نہیں سادات کی ماں کہاں تھیں اور یہ مگر حسین علیہ السلام کے ہاتھ نہیں؟ اور انہیں بارہ ہفت شمعوں قبلہ کون تھیں اور کہاں سے آئی تھیں؟ زید بن عاص کا قاتل بن کے کسی قبیلہ سے تھے جن سے عرب ہت بجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چوہی زید بن مسعود تھیں۔ اس غلامی کی گراہت دلائل کرنے کی غرض سے آپ نے اس پر رنج و کھاسب بھرا۔

ان سب واقعات سے قطع نظر کرنے پر یہ امر ذہن نہیں ہوتا ہے کہ ان دنوں بردہ فریاد کی باز اور تمام جہاد پر زور بادشاہ غلامی کے غلاموں کی جاتی۔ بردہ کی غرضت خود سے ہو چکی تھی جن سے کہ کسی شخص نے متقیان کو آوروہ پر ظان پاکر پردہش دیرداشت کی ہو غالباً اسی وجہ سے عربی مورخ متقیان کو انہیں کا ملک لکھتے آئے دن اور کوئی وجہ غلامی کی نہیں ہے مگر اسے ایسے متقیان کے خاندان کے وہ امن عزت پر دھب نہیں لگ سکا۔

فردی شاعر کے فیہام میں محمود پر چٹ کی ہے اس سے محمود پر غلامی کا دھب نہیں لگ سکتا۔ فردی شاعر قاضی اب اور سوز و غم تھا کہ شامہ بھی ہمارے کی کلاپ نہیں ہے بلکہ ایک داستان ہے۔ شعرا میں جیسے سے یہ سوز چلا آتا ہے کہ جب انہیں خلاف توقع کامیابی نہیں ہوتی تو امر اور دوسرا اور صلیبین حکام کی جو برکرت ہا جاتے ہیں۔ چنانچہ فردی کو بھی اسی امر نے محمود کی جھوٹا دیا ہے اصل تو یہ ہے کہ کوئی کسی کا ملک ہے نہ بالک حقیقت میں غلامی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اعتباراً امر ہے عام کی نور امانہ و ام ایک جیس اور امانہ کے آراوی اور غلامی کا پردہ غلامی ہے کہ سوسن اندر اس کے

۱۔ ان دھریوں سے علاوہ مصر میں اور بھی جیس اول یزد کوئی نہیں غلامی میں۔ مگر اس کی آواز۔ بلکہ ملک جمالی تھی۔ اور یہ صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کسی کے غلام نہیں کہ وہ دیکھ کر آتا ہو یا جو جہاد کے ملک و ملک اور انہیں تھوڑا۔ مگر یہ ہاتھ ان کا دوسرا امر کے ساتھ تھا۔ اسی خاکسارام و حریفانہ نام پر چرچا بھی سنی جاتا ہے جسے وہ متقیان کے خاندان سے تھے۔ مگر یہ متقیان کے ساتھ۔ مگر یہ متقیان کی ہو۔ (۱۔ ۱۰)



زین العابدینؑ کی طرف سے ان کی برصغیر پرانی اور مراد انگلی نامک یہ تھی۔

محمود غزنوی نے ان کی قبر میں ایسے ہتھکنڈے کی وفات نے بعد ۴۲۰ھ میں قتل علیہ السلام ۱۰۸۰-۱۰۷۰ء کے اپنے زمانہ حکومت میں ان قدر علم و فضل حاصل کیا تھا کہ ان کے لئے ایک اسلامی سلاطین کو شہادہ دینے پر عزت و شرف ہوتی ہوئی ہوتی ہو۔ نصر مصلحتی اور مجاہد کے اور افضل اس پرانی راشنی و دلدار ہے جس نے عین حال حوالے ہندوؤں کے سلطان علی بن علی کی بہت گزشتہ عزت کے ساتھ ہی ہے۔ اگر وہ وہاں جس کو کھانا دیا کرتا تو اس کے دربار میں ان کا شمار ہوتا اور اس کے لئے خالی گھر ۴۰-۵۰ اور بجان پرانی کے ساتھ، علویہ غزنیوں میں بہت سے کئی حاصل تھے۔ ان کی قبر میں چنانچہ ہم اپنے وہ درجہ محدودی کے خواں کرم سے ہم دور ہوتا تھا۔ محمود نے بھی یہاں کئی اپنے خواں کرم پر دعوت دی تھی مگر اس وجہ سے وہ میرا پ بھیجے۔ جو سا۔ شامرو کا ایک مستحق ملک کا ترغاب مقرر کی گئی۔ اس کی تعداد ان کے غزنی اور غزنی چھری محمود نے ان غزنی کے بعد کیا۔

گنبد ان اہل ایمان کے جو محمود نے ان عزت پر رکھنے جاتے ہیں کہ ایک از اس شہاب غزنی کا ہے جسے وہ لقب شہراجم و انجلی کے پانچ دینا، کے کا تسمیہ و تقدیر کیا گیا۔ یہ جانا تھا کہ اس کی محبتیں سرحدیں حضرت پندہ کی طرف سے ہیں۔ اس امرات میں کی جاتی تھی اس کی محبت و دیوانی کے کتاؤں کو۔ لوط یان اس کا پورا ہے۔ افسر پندہ تھی۔ جس کے شہاب کے وہ اس کی ساری غیر قوموں کی زبان سے بھی سنی ہے۔ جس کے شہاب غزنی اور اس کے شہاب غزنی کی طرف سے ہے۔ شہاب غزنی کی صاحبہ شہرہ العجم نے محمود کی شہاب غزنی اور بدستور کا ایک حیرت خیز باتو لکھی۔ اس کے وہ ان عزت پر نہاد و شہاب ۱۱۰۰ء کے بعد قوموں اور مصیبتوں میں بھی ان پر شہاب غزنی کا اثر ان کیسے گا۔ بلکہ تھی پر ہی کجا۔ علم و فضل کا قدر دان۔ عہد و اثر کا پتہ اور اس کا ایک ہر شہاب غزنی لکھا ہے۔

شہرہ العجم حضرت اول سنی ۱۲۰۰ھ میں لکھا ہے۔ سلطان محمود کو ان کے عزت و محبت تھی اور پندہ سے وہ تھی اس میں شہاب غزنی ثابت تھا۔ ایک ان بزم جشن میں ۱۱۰۰ء ہام ۱۱۰۰ء۔ وہ محمود کا۔ بہت معمول کے تھے وہی گنہ گستاخ کا تھا جس کا پندہ پر نظر پڑی اس کی حسن و حسن و نفیس چہرہ پر شہری۔ وہی بھی محمود نے بے اختیار اس کے گلے میں ہاتھ ڈال دیے تھے۔ پندہ نے ان کا کیا اور پندہ نے ان کی میں کہ ان کا ہاتھ دھو، یا کہ ان کیسے کا۔ اور محمود نے ان کی کی۔

ان حداثت سے چلے گئے تھے اور وہی ہے ان کا۔ حقیقت جان میں کوئی۔ پندہ تھا ہاتھ بخش و شہاب غزنی اور تسمیہ ان کا ایک مسئلہ ہے۔

ایک یہ ہے کہ محمود کی مجلس میں ان کے بارہ چہرہ ہمارے اور پندہ نے ان کے عزت کی حالت بد چڑی ملی تھی جس کا اثر وہ محمود کا تھا۔ معمول کے تھے وہی گنہ گستاخ کا تھا جس کا پندہ پر نظر پڑی اس کی حسن و حسن و نفیس چہرہ پر شہری۔ وہی بھی محمود نے بے اختیار اس کے گلے میں ہاتھ ڈال دیے تھے۔ پندہ نے ان کا کیا اور پندہ نے ان کی میں کہ ان کا ہاتھ دھو، یا کہ ان کیسے کا۔ اور محمود نے ان کی کی۔

دور سے یہ کہ اسی حالت بد چڑی ہو کر پندہ نے ان کی میں کہ ان کا ہاتھ دھو، یا کہ ان کیسے کا۔ اور محمود نے ان کی کی۔

اور چوڑی غریب بلائی غریب کے دینی ہے۔ مجبور و اگر بھی (مردوں کا لوطیوں سے مل کر دل راہ) ۱۰۵ قحط ہے حق میں تھراور  
ایزکی سورت پر نکلنے کے عی اسے ہوا و ہول کی تحریک پیدا کرتی اور پار کے گلے میں باجوا الی دیا۔  
تیسرے یہ کہ حالت بوجہ میں مجبور و سخیل تھا اور جو حق تعالیٰ میں آکر یاز کو غم دیا کہ ہمیں کات کر رکھو سے جس  
کی عین باز نہ تو ہو گی۔

اسرا ذیل کے ثبوت کے لئے مؤلف شعر الخیم یا کسی اور مؤرخ کا صرف کھڑا کیا کافی نہ ہوگا جو صدیوں بعد پیدا ہوا۔  
نکل ایسی روایت کے قوی کرنے کے لئے یہ لازم ہوگا کہ ان کے روایتی قصوں کے سامنے جس اور اس کی بڑم عین میں شریک  
الغلبہ سمیت رہے ہو۔ یہ وہ دیکھا ہے کہ مؤلف شعر الخیم نے یہ روایت کہاں سے لی۔ یہ ہمارا اس کا رونا ہوتا ہے؟ مؤلف  
شعر الخیم نے کسی مصروف و مشغول ہوا کو کسی بھولال لال کتاب کا بھی حوالہ نہیں دیا اور نہ کسی روایت کی طرف اس واقعہ کی رویت  
کو متنبہ کیا ہے۔ ایسی حالت میں اس وقت تک کہ جس قدر صداقت اور راست خیالی کی روشنی چمکی ہے وہ وہ بہ مشکل و  
رائش خود صاحب کو نہ تو پتہ تھا نہ ہے۔ عربی قادی نگر یعنی کجائیں چھل چھل گئے تھے بھی یہ نہ پائے گا کہ محمد اے قوش کا  
مادی قادی نگر کی سمیت میں بارہ و جام کا دور چلا کرتا تھا اور جب یہ ہر پایہ ثبوت و تکیہ تھے سنہ ۱۲۷۲ مسولی سے زیادہ ہی کر  
ہر دست ہو جاتا جس وارہ ان خلفاء میں

دوسری شے کا عدم وجود و کثرت کے علاوہ جو پر موقوف ہے اور جب پہلی بات کا ثبوت ممکن نہیں تو دوسری کا وجود  
خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ وہ نہ ہوا نہ ہو۔

ہم جو ہم غیب مخلوق تھے بات پرستی میں محمد کا سخیل ہوا۔ جو حق تعالیٰ میں آکر خلاف شرع حرکت کا احساس  
کرتا۔ وہ یاز کی زلفوں سے کاٹنے کا حکم دیا۔ مکمل خلاف قیاس اور دور از عقل و فہم ہے محمد و وہاں سے خالی نہ تھا یہ کہ وہ ایک  
مقلی پر ہیز کا سلطان تھا یا کہ اسے تقویٰ سے کوئی سروکار نہ تھا اگر مقلی پر ہیز کا تھا تو ان کی بڑم میں میں ہوا جام کا دور چلا  
خالا ش میں ہے ہے مقلی سلطان کا بارہ پھولی سے لیا مقلی ہے اور آخر وہ مقلی نہ تھا تو حالت بدستی میں جو حق تعالیٰ میں آکر  
ایسی حرکت تائید روایت ہے ہوا وہ تو اوروں یا محمد میں کی بلا سے زیادہ و کثرت تھیں نہ کھٹی۔ تقویٰ خداوندی اور شراب خوردگی  
بہت انتہا کیا اگرچہ اللہ میں ہے۔ شاہ مؤلف شعر الخیم نے تقویٰ کے ہاتھ اور مقلی لئے ہیں۔

بغرض میں اس کو محمد کو کلمات بدستی جو حق تعالیٰ پیدا ہی نہ کیا تھا تو شراب نوشی ترک کر دیا جو ہم انتہائیت کہلاتی ہے یا  
اپنے ہاتھ کو ہوا اللہ۔ غریب یاز کی زلفوں سے کی کیا تھا۔ جو کہ بھی ہو خلاف شرع حرکت سرزد ہوئی تو شراب کی جگہ سے  
اس کی طبیعت کی تائید کے سبب سے یاز کی زلفوں کو کاٹنے کا حکم دیا۔ سر سے انتہائی اور ظلم ہے۔

۱۲۷۲ فتح میں لکھا ہے کہ "سلطان خود غزنوی ہوا شاہ ہے جو کہ باستان سادات دینی و دنیاوی فائدہ و گروہ و  
وہیت و سادات و جیساں ہوا و ہوا شہرستان از ایران کے ان و زنگیز و زور و بھیاکن و انتہا و اور ہر زمانہ علم و حق سادات  
و اس میں ایک ہر ہر براہ راست۔ (شکل) لیکن خلیفہ و ہذا و ہذا دوم ستم و ظلمت ۱۲۷۲ میں لکھا ہے "محمد میں اس کے  
باب کی طرح چھٹی چلائی مستعدی سرور کی کئی ختم مستعدی سرور و کھیں۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی بات یہ تھی کہ اس کی

خوشی۔ آخر کے الفاظ سے شہر انتہا نہ ہو۔ یہ ہے آخر کی صورت میں حالت یہ ہے۔



اس نے اپنے ملاوہ کیم کا نام رکھنے کی غرض سے اور اپنے خاں طوٹ کے اختتام سے شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد ڈالی جیسا کہ پہلے چھپ چکا ہے۔

ایں خواہم از دوا گر یک ندائے کہ چندان بمانم بہ گنجی بجائے  
کہ اینا نامہ شہر باران پیش بہ چوندم از خوب گفتار غریب  
بے رنج مردم در می رسد ہی غم زخمہ کردہ بدیں پاری  
بہ مردہ از روزگار دراز شد از گفت من نام شان زخمہ وار  
ہو جینی من این مردگان با تمام سرور بہ زخمہ کردم تمام

بنیاد فروری نے شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد اپنے وطن حوس میں ڈالی جس دور معہ بہ حسن و ہر گلیا گیا۔ میرے اس دور کے کیا تھے اس روایت سے ہوتی ہے کہ جب فروری نے شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد ڈالی اس وقت اسے شاہانِ فارس کے تاریخی سرمایہ کو ضرورت تھی، حسن و اتفاق سے فروری عراق کے وطن میں ایک شخص کے پاس یہ سرمایہ موجود تھا اور وہ فروری کا دوست بھی تھا۔ اس نے فروری کے ارادے سے مطلع ہو کر تاریخ کا سارا سرمایہ فرود تھا گولا کر دے دیا۔ چنانچہ فروری اس وقت کو پہلے چھپا کر اس صورت میں جان کرتا ہے

بہ شہر کے ہر زنی دوست ہ تو فصل کہ با من ایک دوست ہو  
راحت خوب آمد این رائے تو بہ لگی خواہ مگر پئے تو  
نوشہ من اینا نامہ بیلوی بہ پیش تو آرام مگر تعوی  
شاہان نامہ خردان از گئے بدیں جوئے نو بہمان آہوئے  
چند دور اینا نامہ نزدیک من بہا دوست میں جانن چار یک من

کتابچہ "تیم کرتا ہے" کا کہ شاہنامہ کی بنیاد ۱۲۹۵ھ میں ڈالی گئی تھی۔ اگرچہ اس کا جتن ثبوت کئی جگہ سے نہیں ملتا لیکن قاتر کے ضمنے ثابت ہوتا ہے کہ شاہنامہ کی تصنیف ۱۲۹۵ھ میں مکمل ہو گئی۔ جیسا کہ فروری تصریح کرتا ہے:

ز ہمت شدہ بخ بندہ وار کہ کسب من این نامہ شہر وار

پانچ کو اس میں ضرب دینے سے چار سو ہونے ہیں پھر ساتھ ہی اس کے ساتھ اس کی بھی تصریح کرتا ہے کہ اس کتاب کو تصنیف میں پینتیس ماہ صرف ہوئے۔

ی و پنج سال از سرائے کچج بہ رنج مردم باسید گنج

چار سو سے پینتیس کو تفریق کرنے سے ۳۶۵ باقی رہے ہیں جس میں ۳۶۵ شاہنامہ کے آثار تصنیف کا زمانہ سمجھا جائے جیسا کہ ہم اوپر دیکھ آئے ہیں اور سلطان محمود نے ۱۲۹۵ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس بناء پر سلطان محمود کی تخت نشینی سے پینس سال چھتر شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد پانچویں صدی ہجری ہونا کہ شاہنامہ سلطان محمود کی فرمائش سے تصنیف کیا گیا تھا لہذا وہ بے بنیاد ہے باقی رہا یہ امر کہ فروری نے سلطان محمود کے تخت آرا ہونے کے بعد بہ نظر دوا افزائی شاہنامہ کو کشاکی وہ پار میں پیش کیا ہو گا اسے تسلیم کرنا ہاں جیہ کہ میرے دفتر کے دیکھنے سے اس کی تائید ہوتی ہے جہاں فروری نے واقعی کے









## باب : ۱۰

### سلطان مسعود

سلطان مسعود کی حکومت، سلطان محمد بنی وقات کے بعد سلطان محمد کا بیٹا مسعود اسفہان میں تھا وہ پنے مرنے کی خبر پانچ ماہ اسفہان میں اپنے لشکر کو جانب حرم کر کے خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ جوئی مسعود نے اسفہان سے فوج تیار کر لی اسفہان نے بیادوت کا ہنڈا اٹھ کر دیا اور اس کے لشکر کو بھی دکھا کر اس کے جانب کو کھل کر دیا۔ مسعود اس خبر کو سن کر بے بس ہو گیا اور اسفہان والے خود بند ہو گئے۔ مسعود نے کامیاب دلی۔ با اور جزو فتح اسے فتح کر کے اپنی حکومت وادارہ کا مکہ دیا۔ وہ چلا۔ انتظام سے فراغت حاصل کر کے مہارایت شمس کو اپنی جانب سے گورنر مقرر کیا اور اسفہان سے کوچ کر کے رہا۔ یہاں پر پہنچے۔ اپنے بھائی محمد کو اپنے آسنے کی خبر دی اور یہ کہہ کر کہ میں تم سے حکومت و سلطنت کے بارے میں جھگڑا کر نہیں چاہتا صرف میں طرہ بن چلا۔ جیل اور اسفہان کی تہذیب پر اکتفا کروں گا جنہیں۔ نے جزو فتح کیا ہے تمہارے مقبوضات کی طرف جنہیں پر جزو قرار نہیں دے۔ مجھے ہیں نظر تک نہیں اٹھائیں گا۔ مگر تم اس امر کو منظور کرو کہ خطبہ میں یہ واقعہ تمہارے نام سے پہلے پڑھا جائے۔ سلطان محمد نے اس درخواست کو قبولیت کی نظر سے نہ دیکھا۔ تو بھی فراہم کر کے مسعود کی جانب روانہ ہوا۔

سلطان محمد کی گرفتاری پر جو کہ مسعود میں ہوا اگلی دہری قوت اور ہمت کا جو براہہ قتالی نے لوٹ لوٹ کر بھر ہوا تھا اس کے علاوہ سلطان محمد نے مر میں بھی یہ تھا اس لیے جسے مسعود کی جانب مائل تھا امیر التوٹاش والی خوارزم نے جو سلطان محمد کے مصاحبوں سے تھا سلطان محمد سے کہا کہ کیا کر آپ مسعود کی مخالفت پر کمر بند باندھیں۔ خانہ جنگی کا نتیجہ ہوا ہے۔ سلطان محمد نے اس پر یہ جواب دیا کہ فوج مرکب ہو رہی ہے دشمن اسے کھینچا۔ (دیکھتے آواز اٹھتے۔ فوج کو قیام کا نظم دیا۔ سلطنت کے کاروبار چھوڑ کر کچھ عرصہ یا سیر و کثا میں مصروف ہو گیا فوج واسطے پہلے ہی سے بدولت تھے اور کھیت کو چھیلنے کا بار بڑھ گیا۔ مری فوج سلطان محمد کی سبزی پر چلی گئی اور مسعود کی خدمت کی جانب مائل ہوئی چنانچہ سلطان محمد کو ترکار کر کے قلعہ آباد کے قلعہ میں غلام کر دیا سب سے پیچھے اس میں بھی انجہ مری پر سلطان محمد کا چلچلا۔ قلعہ میں سب سے پہلے اور امیر علی عثمان جو سلطان محمد کا ممتاز مصاحب تھا قادیان و تیانہ و تیانہ کے دشمنوں نے فوج کو سلطان محمد کی حالت پر ابھارا اور پھر مے نظر بند کر دیا اور مسعود کو اس واقعہ کی خبر دی اور اسے فوج کے خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ مقابلہ ہوا اس میں مسعود۔ سے ملاقات ہوئی۔ سلطان مسعود نے عباسی حکومت پر زب تن کی اپنے بچے عیسیٰ بن عیسیٰ



بیٹے دیا۔ چاروں طرف سے گھیر لیا۔ علاء الدہ اور لہاسی تبدیل کر کے چھپ کر قلعہ فروزان شاہ جاکر پہاڑ گزین ہوا اور بعد ازاں سے وگن میں کسی کے فاصلہ پر واقع تھا۔ ان واقعات کے بعد سے وگن ہاؤس پاکستان میں مستقل طور پر سلطان مسعود کی حکومت کا سرکار بن گیا۔

فتح سرکر ای: دہلی نگران نے اپنی وفات پر ابو اھسا کر اور بیٹی رو بیٹے وارث چھوڑے۔ بیٹی نے اپنے باپ کے مرتے ہی سارے ملک خدم اور ختم پر قبضہ کر لیا۔ ابو اھسا کہتا ہے ہماری بیٹی کا ستا بلندہ کرگا۔ روایتاً سلطان مسعود نے پاس فرزنی بیٹا تمام حالات عرض کئے امداد کی درخواست کی سلطان نے ایک جرار فوج ابو اھسا کے ساتھ بھیجی کہ اوٹش میں لائے کی عرض سے روانہ کی اخیر لشکر نے نگران کے قریب پہنچ کر بیٹی کو شادی پیغام دیا۔ بیٹی نے کچھ توجہ نہ دی بلکہ بھڑکی ڈٹا۔ جنگ میں مارا گیا اور ابو اھسا کر شکست نگران پر قابض ہو گیا۔ حسب قرائد اور سلطان مسعود کے نام کا خطبہ ضرور دیا پر پڑھا گیا یہ واقعہ ۴۴۲ھ کا ہے۔

کرمان پر قبضہ: اسی سند میں سلطان مسعود نے کرمان پر قبضہ کر لیا تھا۔ کرمان ابو کا بیچارہ بن سلطان الدہ کے قبضہ میں تھا۔ سلطان مسعود نے مجھ کو ان سے بیرون فرات حاصل کر کے فراموشی فرج کو یاد کیا۔ کے مرتے کے لئے بیچارے چنانچہ برسر میں ابو کا بیچارہ میں حاضر ہوا اور شہر کی نہایت سختی سے لڑائی شروع ہوئی۔ آخر ابو کا بیچارہ شکست اٹھا کر تیرہ ہفت کی جانب بھاگا۔ فراموشی لنگر نہ تھوڑے ہی میں قتل و غارت کرتا ہوا فراموشی تک پہنچا اور بیچارے کے ہر ای فراموشی کے وہ میں داخل ہو گئے اور شادی فرج کا دس کی طرف واپس آئی۔

علاء الدہ اور علی بن عمران: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ علاء الدہ اور ابو عنقرین کا کو یہ شادی لشکر سے شکست اٹھا کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا تھا۔ قلعہ فروزان شاہ میں جا کر پہاڑ گزین ہوا تھا۔ علاء الدہ نے کچھ عرصہ تک یہاں قیام کیا پھر یہاں سے روانہ ہو کر یزدجرد پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا فریادین بن مردادج کلک کی عرض سے اس کے امراء تھا۔ سپہ سالار فراموشی نے ان دونوں کی روک تھام کی فراموشی سے ایک فوج علی بن عمران، بیٹی کی امیری میں روانہ کی جو تین شادی لشکر یزدجرد کے قریب پہنچے۔ فریادین کلکین کی جانب سے بھاگ گیا اور علاء الدہ نے فریادین کا مار ڈالا۔ علی بن عمران نے مقابلہ جنگ کے بغیر یزدجرد پر قبضہ کر لیا فریاد سے جب کچھ کن نہ کی تو اس نے ان کو رو سے سازش شروع کی جو علی بن عمران کی راہ میں تھے۔ اتفاق یہ کہ علی بن عمران اس سازش کو ناکام کر دیا کی انتہائی صورت خالق پر جو چلی تھی اسی وجہ سے علی بن عمران نے بعد از کارستہ اختیار کیا فریاد کو کسی کی اطلاع ہوئی تو وہ بھی آ بیٹھے۔ ایک حکم دیکھو دیکھو میں جو بعد کن کے راستہ میں تھا کہ علی بن عمران نے فریاد سے کہا کہ نہ لیا اور سختی سے لڑائی شروع کر دی لیکن فریاد کی اور بادشاہ فریاد کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن گئی مجبوراً فریاد کو قلعہ کے باہر سے باہر نکھینچا اور چنانچہ فریاد کی کے ساتھ علی بن عمران کو پہنچ کر وہ انہیں ہوا۔ ابو علی بن عمران نے تاش قراد میں سپہ سالار فراموشی میں ہوا ان میں علاء الدہ کی فوج بھیجے کی تحریک کی۔

ابو منصور کی شکست و گرفتاری: علاء الدہ نے اپنے بیٹے ابو منصور کو امین بنام کیا کہ جس نے براہ راست جنگ اور

[illegible]

احمد نیاں ٹکین کی بن دہت: سلطان مسعود نے غزنی کے انتظام سے فراغت حاصل کر کے فرسٹ کلاس کی جانب مقرر ہوئے۔ سلطان مسعود نے غزنی کے انتظام سے فراغت حاصل کر کے فرسٹ کلاس کی جانب مقرر ہوئے۔ سلطان مسعود نے غزنی کے انتظام سے فراغت حاصل کر کے فرسٹ کلاس کی جانب مقرر ہوئے۔

علاء الدین کی بے گناہی: اسی واقعہ کے بعد علاء الدین نے اصفہان میں علم لغات و فرائض پڑھایا۔ قریباً دین مراد تک اس کا شریک تھا۔ یہ سالار دیوبند نے ان کی گوتہلی پر گھراؤ بھی کیا۔ فوجیں متوجہ کر کے سرکاری نوادہ مسکن کا رنڈا دیکھا۔ علاء الدین نے اصفہان اور جہانگیر آباد کی پھاڑوں میں جا کر چٹائی۔ الیٰ الہی نے ۱۳۵۲ء میں اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ علاء الدین کا سالار مال و اسباب لوٹ گیا اور کچھ ہی دنوں میں پربار کے غریبی بھیج دی۔ انہیں زمینیں فروخت کرنے سے اپنے غلبہ کے زمانے میں بلایا گیا۔

[illegible]

احمد نیرل تلمین کا انعام: احمد نیرل تلمین اور اس کے ہمراہیوں کو یہ حاکم کہ جزیرہ فخر آباد اور فخری سے اس کا تعلق نہیں ہے

اس وقت معلوم ہوا کہ اب نقشبندیہ اور غلہ گنیں بہت بکھر چکے تھے اور انہی میں ملاحوں نے کچھ نہ سنا تھا کہ یہ قید خانہ کونسی ہو گئے۔  
 وہی سی قوت و توانائی جاتی رہی۔ سامت بن قوت نہ لایا کہ کھا کر خنجر سے رہے جس نے نہ روزانہ اور کھانا صرف ہو گیا۔ کھڑوں کو  
 دنا کر کے کھایا اس پر بھی ان کی بھوک کی آگ نہ بجھیں۔ تھران پھاگیر نے ایک فوج جزیرو میں، جہڑوی جس نے احمد نیال  
 تلخیں کے ہمراہ، یہیں کوئل و غرق کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔ احمد نیال کشتیاں نے خود کھا کر، اپنی زندگی دھو ماخوٹ کر ماری۔<sup>۱</sup>

[illegible]

خلاہ الدولہ اور ابو بکر کی جنگ۔ ابو بکر نے دینی کوسلطان مسموعہ سے اصفہان میں گورنری کے عہدہ پر مامور کیا تھا۔  
..... انہوں نے لشکر بھرتے، محکموں کے علاوہ الدولہ کے قریب پہنچا دیا۔ علاء الدولہ نے ان پر  
چھاپ مارا اور جو کچھ ان کے ہاتھ تھا وہ لیا۔ اس سے علاء الدولہ کے حوصلے بڑھ گئے۔ اصفہان پر قبضہ کر لینے کے لئے  
خدا میں یہی ہوتی چنانچہ پھر خراسان کے اصفہان پر چڑھا۔ ابو بکر نے اصفہان سے لڑ کر ہار ڈھکی۔ ان کا جنگ میں  
علاء الدولہ نے ہمدردی ترکہاں سے ابو بکر سے سازش کر لی۔ خلیفہ کے وقت ابو بکر کی فوج میں مل گئے۔ علاء الدولہ کو  
شکست ہوئی۔ سارا لشکر ٹوٹ پھوٹ گیا۔ حال پریشان یزدجرد تک پہنچا۔ جب یہاں بھی پادشاہ نے لشکر کی تاہم چلا گیا۔ دینی  
طرح میں سارا دار نے بھی بھاگ دینی۔

**ظفرالجب:** محمودی حکومت کے محمد بن اوسمان بن سنان کی مرقاری و قید کے حالات اور زمانوں کے جلا وطنی پر خراسان کی طرف جانے کے واقعات، اپ لوپ چھ چکے ہیں اعادہ نہیں کرتا۔ اس زمانہ سے ظفرالجب وہاں کے براہرہن منگ (جنگ) کو محض جبک نے اپنے قبائل کو مدعا دینا کے ساتھ اطراف بخارا میں سبکدستی اختیار کی، کچھ عرصہ بعد اپنے فطرت کے مطابق قتل و غارتگری شروع کر دی، طلی غنیمت والی بخارا سے محظوب پیدا ہوئے، متعدد

و ہمارے قریب میں تھا جسے کہ مٹا دیں اور یہاں پر بھی لڑائی ہو جائے، تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اس طرح کی لڑائی ہو جائے۔ جس بار بار ہے۔  
یہی کی انگلی ہے، جسے کہ ہمارے قریب میں تھا جسے کہ مٹا دیں اور یہاں پر بھی لڑائی ہو جائے، تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اس طرح کی لڑائی ہو جائے۔  
یہاں تک کہ اس کے متعلق شک ہے کہ ہوتی۔ وہاں سے ہٹ جائے تو اسے اسے اسے۔

و اصل کتاب: پیش از دست بردن به نگارشات، جبرئیل نقی است

[illegible][illegible][illegible]

ماہیجان مسعود کی پرورش گئی۔ اس واقعہ کو آئندہ نیا ذخیرہ بنایا۔ عہدہ مسعود کے شاہی دربار میں ہوئی۔ اس واقعہ کو آئندہ۔  
 نو فیض فرہم کے غرضی کے سامنے لایا گیا۔ وہاں مسعود نے یہ بھی لکھا کہ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔  
 نکلتا ہے، یہ ہے اس وجہ سے کہ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔  
 کے طور پر صورت فرمایا۔ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔ اس واقعہ کو آئندہ بنایا گیا۔





اور شاہی مقبوضات کی غارت گری سے کنارہ کش ہو کر دیانے پہنچے مگر رستم کے آہ چلے آؤ۔ سلطان مسعود نے کھنجر غریب پر اکتفا نہ کیا بلکہ فخرالملک کو کوشا کا اور جعفر بیگ داؤد کو دہستان کا اور بنو کوہ داؤد کا حکمران بنایا اور ہر ایک کو دہستان کا خطاب دیا مگر ان شیرے ترکمانوں نے ان خطبات شاہی کو قبول نہ کیا اور نہ شاہی عہدہ و اقرار پر بھروسہ کیا بلکہ کئی غارت گری جیسا کہ پہلے کرتے تھے اسی طرح غارت گری میں مصروف رہے۔

ارسلان۔ کچھ عرصہ بعد خود بخود اس قتل بد سے ہاتھ کھینچ لیا اور غریب، بے کی غرض سے مسعود کو تلخ میں پیام بھیجا کہ ہم لوگ دلی برائی کرتوں سے باز آتے ہیں اور ظلم شاہی کی اطاعت قبول کرتے ہیں شاہی رحم و کرم سے تارے بھائی اور سلطان کو جو شاہی حکم سے ہندوستان میں قید ہے وہی کی معیت سے نجات دے دی جائے اور ہمارے پاس بھیج دیا جائے۔ سلطان مسعود غریب میں آگیا۔ ارسلان کو قید سے راکر کے ہندوستان سے واپس بلا لیا۔ مگر جب ان ترکمانوں نے ایسا اقرار نہ کیا تو پھر اسے دوبارہ قید میں ڈال دیا۔

سلطان مسعود کی ترکمانوں پر فوج کشی۔ جب بنو ترکمانوں نے اطراف دہستان پر ایک گنبد قبضہ حاصل کر لیا اور شاہی لشکر ان کا مقابلہ نہ کر سکا۔ جانب شیبانی کو شکست ہوئی سلطان مسعود کو سخت شاہی گزرا۔ مگر بہت باہر نہ کھنڈ کھنڈ ہوا فوجیں اطراف میں کھینچیں انھیں دست سامان جنگ درست کیا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ غزنوی ترکمانوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اس فوج کے ساتھ باغیوں کا جھنڈ بھی تھا جیسا کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا تھا ان میں باغیان کی فوج کے آکر دیکھتے تھے اسی طرح ترقیب سے اس جہم میں رکھنا۔ غریب چلاؤ کیا۔ جعفر بیگ داؤد نے بھی اس سے مطلع ہو کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ شاہی لشکر کے مقابلہ پر آمے ڈال دیئے ایک روز موقع پا کر شاہی کیمپ پر شب خون مارا اور شاہی شیرے کے سامنے سے غامی کے کئی گھوڑے کھنڈے جس میں بہت بڑا شاہی ہاتھ بھی تھا کھنڈ کر لے گئے اس واقعہ سے سلطان مسعود غصہ سے کانپ اٹھا۔ اسی وقت تلخ سے کوچ کا حکم دیا یہ واقعہ رمضان ۷۲۰ء کا ہے۔

سلطان مسعود کی عصیان خست کی پیش کش۔ سلطان مسعود کی وکاب میں اس وقت ایک لاکھ فوج تھی کو قیام و قیام کرتا ہوا جرجان پہنچا۔ حاکم جرجان کو جو بنو قندل کی طرف سے تھا گرفتار کر کے صلیب پر چڑھا دیا پھر روم شاہجہاں میں وارد ہوا۔ جعفر بیگ، داؤد، ہماک، کسریٰ، پینچا یہاں پر ان کے برادران فخرالملک، داؤد بنو قندل، آکر مل گئے۔ سلطان مسعود نے صلح کا بیغام بھیجا۔ جو اپنی قوم کی طرف سے وفد ہو کر شاہی دربار میں آیا۔ سلطان مسعود نے عزت و احترام سے انھیں اسی مصلحت دیا۔ واپسی کے وقت کھینچا گیا کہ سلطان کے خوف سے ہم دور ہمارے ہمراہی صلح نہ کریں گے۔ اس سے سلطان مسعود کو سخت تردد ہوا ہنگم ہو کر تلخ آئے پینچا کے بھرانے کے مقابلہ میں کمر بستہ ہو کر ہرات سے شیعہ پور کی طرف روانہ ہوا ترکمانوں نے شیعہ پور، چھوڑ کر سرخس کا قصد کیا۔ سلطان مسعود بھی سرخس کی طرف بڑھا۔ سرخس کی ترکمان ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھاگتے تھے اور سلطان مسعود و قاتل میں تھا جنگ و مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہاں تک کہ سرخس کا موسم آگیا پھر موسم سرما گذر جانے کے لئے نیشاپور میں قیام کرنا پڑا موسم سرما بھی گزر گیا لیکن سلطان بنو قندل میں مصروف ہو کر اپنے کاموں سے غافل خواب خرگوش میں پڑا۔ وزیر، امیر، اور امرا کینہ و ملت جمع ہو کر شاہی دربار میں حاضر ہوئے اور دشمنان حکومت کی









تہ فرقت حاصل ہوئی اور اختلافی کے ساتھ قوت حکومت خزانہ پر دشمنی نہ کیا اور عاشق گورنر خزانہ کو بھیجا جس نے نکلیں کی برائت و دلیری کی سزا دی لی غرض ہے اس کے متبوعات پر گورنر اور غلام اور عہدہ و غیرہ اس کے قبضہ تصرف سے اٹھانے فرما دیا کہ کرنے کے بعد انہیں بی بی فوج کو الٹو تاشی کی کمک پر روانہ کیا چنانچہ تاشی فوج نے صوبہ میں رہنے کے بجائے اور کیا اور الٹو تاشی کے ساتھ مل کر نکلے اور کراہی۔ علی دشمن پر شاہی فوج سے متاثر ہوئی قوت نہ تھی۔ یہاں تک سے جاکر کراہی اور اس کے متبوعات کے زیادہ حصہ پر الٹو تاشی کا قبضہ ہو گیا۔ چونکہ یہ ملک زیادہ تر خزانہ کو ملتی مصارف پر مبنی تھے سلطان مسعود سے واپسی کی اجازت کے لئے گورنر خزانہ کو بھیجا گیا۔ اسے ہوا۔

الٹو تاشی کی وفات۔ علی دشمن سوچی کا حکم تھا پیچھے سے مل کر وہ الٹو تاشی نہایت عیب تھی اور عداوتی تہ چٹ کر ہاتھ ملایا۔ ہر ایک کی تکلیف تھی۔ لہذا کہ جھاک اور لنگر دیویر میں جا کر پناہ لی۔ نتیجتاً نے اس کا سامنا کرنا اور نہایت گھڑے لڑائی ہو کر ہوئی۔ علی دشمن نے مجبور ہو کر اس کی درخواست کی کہ تاشی کو گورنر خزانہ کے قبضہ سے ہٹا دیا جائے اور خزانہ و دیویر آج۔ ایسی چھینے و تھ میں الٹو تاشی کی بڑی کڑھ۔ خزانہ و دیویر میں خزانہ میں خزانہ و دیویر میں خزانہ کی موت تو رہی اس کے مرنے کے بعد تھے۔ اور تاشی کا حمل۔ الٹو تاشی کے مرنے پر تاشی نے گورنر خزانہ کو لکھا کہ الٹو تاشی کا قبضہ سے ہٹا دیا جائے اور خزانہ کو ملتی مصارف پر مبنی تھے سلطان مسعود سے واپسی کی اجازت کے لئے گورنر خزانہ کو بھیجا گیا۔ اسے ہوا۔

ظفر علی بیگ کا خزانہ و دیویر پر قبضہ۔ اس واقعہ میں وزیر السلطنت سید محمد علی کا انتقال ہو گیا۔ ظہار ان وزارت ہو کر رہ گیا۔ وزیر السلطنت نے اسے اپنے بیٹے کو لکھا کہ تاشی کو گورنر خزانہ کے قبضہ سے ہٹا دیا جائے اور خزانہ کو ملتی مصارف پر مبنی تھے سلطان مسعود سے واپسی کی اجازت کے لئے گورنر خزانہ کو بھیجا گیا۔ اسے ہوا۔

شاہد علی بیگ کا فرار اور گورنر خزانہ کی وفات۔ شاہد علی بیگ کا انتقال ہو گیا۔ ظہار ان وزارت ہو کر رہ گیا۔ وزیر السلطنت نے اسے اپنے بیٹے کو لکھا کہ تاشی کو گورنر خزانہ کے قبضہ سے ہٹا دیا جائے اور خزانہ کو ملتی مصارف پر مبنی تھے سلطان مسعود سے واپسی کی اجازت کے لئے گورنر خزانہ کو بھیجا گیا۔ اسے ہوا۔











کردیا۔ مگر قریب اس کا بہت با اثر پڑا۔ انہوں نے بھی قید پان سنگھ فرخ زہرا کو قید سے آزاد کر کے قریب بھیج دیا۔

سلطان فرخ زہرا نے چھ سال حکومت کی۔ ۷۷۵ھ میں دوبارہ قلعہ اشکال تیار کیا۔ اندھائی زہرہ حکومت میں من بن سمرقند عہدہ وزارت سے من زہرا ہوا۔ قریب عہد سلطنت میں ابو عمر بن صالح سلطان وزارت کا مالک ہوا۔

سلطان فرخ زہرا کے قریب خیرت اختیار کرنے کے بعد کبھی الدین سلطان نہراہم بن سلطان مسعودیت حکومت پر متمکن ہوا۔ زہرا حضور اور اہل خانہ حکومت کے انتقال دور میں اس نے تخت نشینی سے ملوثی ترکاؤں سے مصالحت کر لی جس سے اندھ جگہ کا کوئی خطر نہ رہا۔ سلطان ملک شاہ کو قریب کی لڑکی سے بیاہنے کے بعد سلطان کا قدر کے بڑے اتحاد کو ہوا۔ زہرا مسعودیت کو دیا۔

چونکہ سلطان ابراہیم کو کلمہ قیوں کے سلطان اور قدرت گری سے کافی طور سے اطمینان ہو گیا تھا۔ وہاں جہ سے اسے اسے بھی ہندوستان کے بعض مقامات کے فتح کرنے کی طرف توجہ کی فکر ہو رہی تھی۔ درہاں کو وہ دریا فتح کیا۔ بے شمار مال قیمت ساتھ لایا۔ اچھو دکن کو اس کے ہم سے مسعودیت کرتے ہیں۔ یہاں پر قریب شہر فتح کا مقبرہ ہے۔ ہندی مسلمانوں کی زبانت کا وہ ہے (اب سے پانچ سو تیسے برس)۔

سلطان ابراہیم نے ۷۷۵ھ میں ابراہیم بعض سوار کھن میں چھٹی لڑکے اور چالیس لڑکیاں بچھو کر سلاز خیرت اختیار کیا۔ وہی روایت کے خلاف سے بعض سالوں میں کچھ ایسی روایت کے اعتبار سے چالیس روایت حکومت کی۔ ان کو زہرا سنگھ اہلی میں خانہ بن گیا۔ یہاں تک کہ ۷۸۵ھ میں سلطانوں کی ایک اور سے کے خون سے باخود تلخ کاموشی بھی ہوئی۔ با حکومت کے اندھائی زہرا میں ابراہیم اہلی تھری اور خواجہ مسعودیت کی عہدہ وزارت سے ممتاز تھے۔ آخری عہدہ سلطنت میں عبدالغفور احمد بن عبدالغفور وزیر مملکت ہوا۔

سلطان ابراہیم نے بعد علاء الدین مسعودیت رائے حکومت ہوا۔ عادل نصف ضعیف اور جلی تھا۔ ملوثی ترکاؤں سے اس کے مراء ہم ہندوستان تھے۔ سلطان خیر کو قریب کی بہن عہد عراق سے نکال دیا۔ اس کے بعد حکومت میں بھی مسلمانوں میں خیر بن کی گئی ہوئی۔ خاص حکیم صاحب کو درہاں اور ہندوستان کے بعض مقامات پر فوج بھیجی۔ بہت سالانہ قیمت کے کو دیا۔

سلطان علاء الدین نے مسعودیت مال بے لگاری سے حکومت کر کے آخری مدت میں وفات پائی۔ بہاؤی عہدہ میں کھایا۔ سلطان علاء الدین کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا کمالی لدوہ ظفر الدین ہوا۔ ایک سال بعد ۷۹۵ھ میں اپنے بھائی اور سلطان کے ہاتھوں مارا گیا۔ لیکن عام ستر تھیں سلطان علاء الدین کے بعد عہدہ وزارت میں اس کا بیٹا کمالی لدوہ ظفر الدین ہوا۔

اور سلطان شہا نے تخت حکومت پر فخر کیا۔ اسے تمام بھائیوں کو گرفتار کر کے قتل میں داخل دیا۔ اہل بیت ہیرام شاہ بھائی گیا۔ سلطان شہر کے پاس جان کر چاند کو بن ہوا۔ سلطان شہر پہلے بھائی سلطان شہر میں ملک شہر کی طرف سے خیرامان پر حکمرانی کر رہا تھا۔ بہر چند سلطان اور سلطان نے سلطان شہر سے ہیرام شاہ کی بہت خط و کتابت کی وہ بھی جیسے کی تا یہ کہ کبھی سلطان شہر نے ایک بیٹی ملک جھاکر جو بہن شہر کی بے بی بی بن کر کے غزنی پر چڑھائی کر دی۔ اور سلطان شہر کے ہاتھوں دھواں میں خیر کے سنے سے جاتے۔ بے سلطان شہر سے سلطان شہر کی فوج کئی کی شکست کی اور اس فوج سے باز کئے کے لئے ملک شہر کے مسعودیت ہوا۔ بہر اپنی نہیں مسعودیت کو سلطان شہر کی خدمت میں بہت سے تحائف اور دیبا لے کر سلاش کی غرض سے بھیجا۔ چونکہ عہد عراق اور سلطان شہر کی زیادتی اور بھائیوں نے قریب وقت سے خود غاٹ و شاکی بھی اس جہ سے اترے۔ سلطان شہر کی بجائے غزنی پر سلاز کرنے کی فکر کی۔ یہی جہاد سواروں اور جھیا سوار خیر میں سے اور سلطان شہر مقابلہ چاہے نہ کیا۔ وہی کا کوئی شہر تھا۔ غزنی



اس کی ہر ہر بات پر، کسی ایک جہاں ہونے لگتا ہے عقبت پاتا تھا۔  
 وہ دماغ پر چڑھا کر اپنے دماغ کے اندر سے نکلتا تھا اور اس کے اندر سے نکلتا تھا۔  
 ایسی باتوں کو کہہ دیتا تھا جس سے اس کے اندر سے نکلتا تھا۔  
 اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ اس کے اندر سے نکلتا تھا۔  
 اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ اس کے اندر سے نکلتا تھا۔

[illegible][illegible]

[illegible]

شجرہ ہلوک بنو سبکتگین مرتبہ ترمذی

لؤخیر ۱۵۰ سیر از غصوی پدید غمبار - یزد جرد

فازم — — —

\_\_\_\_\_

تلاوة

.....

۱۳۱۱

۲۲۸ مشهور و غریب

روز	تاریخ	شرح	ملاحظات
۱	۱۳۹۸/۰۱/۰۱	...	...
۲	۱۳۹۸/۰۱/۰۲	...	...
۳	۱۳۹۸/۰۱/۰۳	...	...
۴	۱۳۹۸/۰۱/۰۴	...	...
۵	۱۳۹۸/۰۱/۰۵	...	...
۶	۱۳۹۸/۰۱/۰۶	...	...
۷	۱۳۹۸/۰۱/۰۷	...	...
۸	۱۳۹۸/۰۱/۰۸	...	...
۹	۱۳۹۸/۰۱/۰۹	...	...
۱۰	۱۳۹۸/۰۱/۱۰	...	...
۱۱	۱۳۹۸/۰۱/۱۱	...	...
۱۲	۱۳۹۸/۰۱/۱۲	...	...
۱۳	۱۳۹۸/۰۱/۱۳	...	...
۱۴	۱۳۹۸/۰۱/۱۴	...	...
۱۵	۱۳۹۸/۰۱/۱۵	...	...
۱۶	۱۳۹۸/۰۱/۱۶	...	...
۱۷	۱۳۹۸/۰۱/۱۷	...	...
۱۸	۱۳۹۸/۰۱/۱۸	...	...
۱۹	۱۳۹۸/۰۱/۱۹	...	...
۲۰	۱۳۹۸/۰۱/۲۰	...	...
۲۱	۱۳۹۸/۰۱/۲۱	...	...
۲۲	۱۳۹۸/۰۱/۲۲	...	...
۲۳	۱۳۹۸/۰۱/۲۳	...	...
۲۴	۱۳۹۸/۰۱/۲۴	...	...
۲۵	۱۳۹۸/۰۱/۲۵	...	...
۲۶	۱۳۹۸/۰۱/۲۶	...	...
۲۷	۱۳۹۸/۰۱/۲۷	...	...
۲۸	۱۳۹۸/۰۱/۲۸	...	...
۲۹	۱۳۹۸/۰۱/۲۹	...	...
۳۰	۱۳۹۸/۰۱/۳۰	...	...
۳۱	۱۳۹۸/۰۱/۳۱	...	...

22

11/11/2011

1192

Let

١٤٣٥ هـ

۱۰۰: غفر و غفر







پہلے ہو گئے لیکن زیادہ فرائض نہ کرنے پائے تھاکے انکے بھائی نے ملک خاں اور سلطان محمود میں اختلاف پیدا کر دیا۔  
 انہیں وقت سلطان محمود نے لکھنؤ پہنچا دیا جس کے لئے فوج بھیجی گئی ایک خاص کو خراسان پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا اپنے بھائی شاہی  
 علیگن کو جو اس کے لشکر کا سپہ سالار تھا چند روز ان لشکر کے ساتھ ملک کی جانب روانہ کیا۔ اور سلطان صاحب سلطان محمود کی طرف  
 سے ہرات کی گورنری پر جس نے شاہی علیگن کی خبریں کر ہرات چھوڑ دیا شاہی علیگن نے ہرات پہنچ کر کے نیشاپور کی طرف  
 قدم بڑھایا۔ سلطان محمود کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی کہ غضب ناک ہو گیا۔ محمود خاں سے واپس ہوا اپنے دکان کی فوج کو  
 انصاف دے کر آرام کرنے کی غرض سے رخصت کیا اور تلخی ترکاؤں سے لشکر مرتب کر کے تلخ کا قصد کیا ملک میں اس وقت  
 ایک خیال کی جانب سے خطر علیگن حکومت کر رہا تھا۔ جنہیں علیگن نے قابض کر سنا تھا محمود نے نیشاپور کی طرف بھاگا۔ سلطان محمود نے  
 دوسرا لشکر شاہی علیگن کی سرکوبی کی طرف روانہ کیا شاہی علیگن بھی ہرات چھوڑ کر سرکوبی کی طرف بھاگا اور یا جو درے کا قصد کیا۔  
 ترکاؤں کی فوج نے حملہ کر کے محمود نے اسے روک دیا جب شاہی علیگن مجبور ہو کر اپنی دردی کی طرف بھاگا۔ شاہی لشکر شہر آہ  
 نہیں تھا پہلے دروازہ کھلی گئی تھی مگر نہ مقام نہ کچھ خرہ نہ ان کی طرف پریشان حالت میں بھاگا۔ اجبر سلطان محمود تھا اس نے نہایت سختی  
 سے حملہ کیا۔ شاہی علیگن نے جان کے لئے چلے گئے بہت بڑی خراج سے شکست کھائی۔ اس کا بھائی چند مرداروں کے ساتھ  
 گرفتار کر لیا گیا شاہی علیگن نے بہرہ اور وقت رو یا جو درے کے اپنے بھائی ایک خاص کے پاس جا کر دم لیا۔ خاص کا بیٹا نے اس  
 کے تمام مہر اور اس کو خراسان سے مار پھینک کر جلاوطن کر دیا۔

ملک خاں نے اس شکست کے بعد قندھار میں انرا خاں بادشاہ بن گئے اور ان کی درخواست کی پہنچ کر قندھار میں  
 ترکوں اور دیہاتی ہندوؤں کا لشکر مرتب کر کے ملک خاں کی کمک پر آیا تھا جسے جین لوہے کے فاصلہ پر مورچہ قائم کر دیا۔ سلطان  
 محمود کو اس کی اطلاع ہوئی تو جس نے کرینک خاں کے مقابلہ پر آجھڑا ایک شاندار روز سخت و خونریز جنگ ہوئی دوسرے دن  
 اس سے زیادہ سختی سے لڑائی کا بازار گرم ہوا۔ ترکوں نے نہایت شہنائی کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ سلطان محمود نے ہاتھوں و  
 ایک خاص کے قلاب لشکر کی طرف یہ جانے کا حکم دیا اور گالی گالی پھاڑیوں کا حرکت کرنا تھا کہ ایک خاص کی فوج میں ہلکے بھگے  
 گئی۔ لشکر کی ترتیب جاتی رہی نہایت بے پروا سامانی سے بڑا کھلا۔ سلطان محمود کی فوج نے مقابلہ کیا۔ نہایت بے دردی  
 سے قتل و قہر کر رہا شروع کیا اور ایک خاص دریا بعد کر گیا اور سلطان محمود کی فوج فتح مند بنی کا بھٹا لے کر بڑے واپس ہوئی۔  
 و قندھار پہنچا۔

سلطان خاں ترکوں میں ایک خاص نے وفات پائی سلطان خاں اس کو بھائی عمران ہوا۔ سلطان خاں اور سلطان محمود میں  
 پہلے سے تعلق تھا اسے اپنے بھائی کے افعال و حرکات پسند نہ تھے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ سلطان محمود سے لڑا ہے سو ہے۔  
 پھر بھی جس وقت اس نے عمان حکومت اپنے ہاتھ میں لیا تو نہ تھکات پیدا کئے خراسان اور ماوراء النہر سے قندھار قائم ہو گیا  
 اور تمام شہروں میں امن و امان قائم ہو گیا۔

سلطان خاں کے زمانہ حکومت میں لیکن وہ قیامت کے کفار نے خلیفہ کی بیعت سے سرکون کے خودی پر چھائی کی  
 مسلمانوں کو اس کے خلاف بھیجا۔ سلطان خاں نے ان لوگوں کو پہلی ہی باروں میں آراستہ کر کے مقابلہ کر دیا۔ اس کی بیعت میں  
 مسلمان اکثریت تھے مسلمانوں کے علاوہ خانی خاں اور دوسری قومیں بھی تھیں بہت بڑی لڑائی ہوئی بالآخر جانی کفار کو شکست





اور سلطان نے جان کی طرف گیا ہوا تھا۔ یہاں خلیفہ نے کہا کہ یہ اہل بیخ و بخت نہ کر سکے انھیں۔ لیکن پھر پندرہ کے قتلے کی جانب متوجہ کیا۔ جو انھیں دیکھ کر ہلاکت میں پڑ گئے۔ انھیں کے سپہ سالار اور اس کے ہمراہیوں کو بھی نہ بچ گیا۔ انھیں اس سے مطلع ہو کر لوٹ پڑا۔ شرمندہ آگ لگا دینے کا حکم دے دیا۔ لیکن مسیحی مقدونی سے قصور معاف کیا۔ سوار کو اور پتھروں سے تاجدار بھولی کیا۔ یہاں واقعات کی اطلاع ایوان امیر سلطان کو آئی تو وہ سلامتی کے نصف میں مر جان۔ سے فہم کی حالت میں ترنہ کا چوبیس سو۔ انھیں متاثرہ پر آیا۔ سخت و غور یہ جنگ سے بعد ہذا کو کھلت ہوئی۔ بہت سے دیہات و جنگ و فوج کو مہلے۔

سلطان ملک شاہ کا ترنہ پر قبضہ۔ اس نے یہ سلطان ملک شاہ کی حکومت متعلق طور سے رقم ہو گئی ۶۱۶ ص ۱۶ میں ترنہ کے اہلکین لینے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ چاروں طرف سے محاصرہ کر کے لڑائی چھیڑ دی۔ خندق کو پت کر شر پناہ کے اور وہاں تک پہنچ گیا۔ اسی خبر نے اطاعت قبول کی اور دروازے کھول دیے۔ انھیں کا بھائی کاد بند ہو گیا۔ جب اس نے اپنی جان پر کی صورت دیکھی تو ان کی رونمائی کی۔ سلطان کے شاہ نے امان دی اور اسے کمر کی حکومت پر بحال رکھا۔ فتح سرقد۔ ترنہ سے فارش نہ کر سہرہ کی جانب قدم بردھانے انھیں نے۔ میں خبر سے پہلے ہو کر سرقد چھوڑ دیا۔ اپنے بھائی کے ارادے سے صلح کا پیام بھیجا۔ چنانچہ ملک شاہ نے صلح کی گئی۔ اپنی طرف سے سرقد کی حکومت فرما کر خراسان کی جانب راہیں ہوا۔

احمد خاں بن خضر خاں کا قتل۔ اس نے اخیر گشت سے کہ اس کے بعد جس اندول نے اٹھان کیا۔ اس کے بعد خضر خاں نے خراسان پر قبضہ کر لیا۔ اس کا بیٹا احمد خاں حکومت کی کرسی پر چھٹک گیا۔ یہ وہی احمد خاں ہے جسے سلطان ملک شاہ نے زندہ قید کر کے سرحد میں قید کر دیا تھا اور اعلیٰ و سہل کر کے ایک نرہ کو اس کی حفاظت پر مامور کیا تھا۔ احمد نے ان اعلیٰ سے ہے۔ اپنی اور مذہبی بھی سب سے سہ حکومت ملی تو اپنے حکم کا اعلان کیا اور نرہ کو پانچ لکھ روپے سے قتل کر کے قتل کر دیا۔ اس کے نائب کو جو کنگدہ کا شان میں تھا قتل کر دیا اور اس کی مائتی میں احمد خاں کا کمرہ نرہ کے قتل کر دیا۔ یہ نرہ سرقد میں لائے اور قتل ہوئے۔ احمد کے قتل کے خبر نے احمد خاں کے نرہ ہے۔ اپنی اور اعلان کے بعد جس قتل کا حکم دیا۔

افغان بن قمر خان۔ احمد خاں کے مارتے چلنے سے بعد اس کا بیٹا احمد خاں مسعود خاں بن گیا۔ افغان خاں نے خراسان والی نرہ لائے اس پر چھٹک کی ہر شاہ جنگ میں گرفتار کر کے زندہ لایا۔ افغان خاں کی حکومت و سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ سرقد کی حکومت پر ابو الفحل محمد بن ابی طلحہ کو مامور کیا۔ جس نے سبھی کچھ اپنے نائب اسلمت کی مشیت سے حکومت کی۔ محمد بن قمر بنی کی ہوا یا غیب میں آئی۔ بغداد کا حوض اٹھ کر آیا۔ افغان خاں کو اس کی خبر بھی ہو گئی۔ یہ چھٹک اور اطواروں طرف سے محاصرہ کر لیا ہوا کہ گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ اس کے بعد افغان خاں نے ترنہ کی طرف قدم چڑھا۔ سلطان خضر نے مقابلہ کیا۔ سید الان خیر کے ہاتھ ہلاک ہوا۔ شاہ جنگ میں مارا گیا۔

سلطان احمد اور محمد خاں۔ خراسان کو سرقد کی حکومت ملی چند دنوں حکومت کر کے خود اس کی طرف بھاگ گیا۔ سلطان احمد نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ محمد خاں سرقد کی حکومت پر اور محمد خاں کی حکومت پر مامور کیا گیا۔ علامہ ابن خیر نے











کو خالی کا کمرہ دار نے میں میں لوٹائی مریض۔ نہایت خوبصورت اور بیدار خوش آواز تھا جتنی۔ شہر پریشا تھا اس کا درمیان و  
 آپ اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 نے دیا۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 نہایت ہی خوبصورت تھا۔ نہایت ہی بیدار تھا۔ نہایت ہی خوش آواز تھا۔ نہایت ہی خوبصورت تھا۔ نہایت ہی بیدار تھا۔ نہایت ہی خوش آواز تھا۔  
 یہ بھی مریض تھیں۔ اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 ۔ برتاؤ میں اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 فریاد کیا۔ اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔

بقدر خیال اور قدرتی خیال کئی اقامت کے دوران میں وقت روک کر دیکھ کر اس سے بے خبری میں بہت شہر میں نے باور رکھا۔  
 حوالہ دیا اور یہ کہ اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 بقدر خیال اور قدرتی خیال کئی اقامت کے دوران میں وقت روک کر دیکھ کر اس سے بے خبری میں بہت شہر میں نے باور رکھا۔  
 حوالہ دیا اور یہ کہ اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔  
 کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔ اس کا درمیان و کمرہ دار کوئی شخص دیکھ کر اس کے کمرے میں آئے۔

## باب : ۱۳ سلاطین غور

جبی حسین ازاد حکومت امیر متکبران میں غی میں ہو کر غور پر اپنی جنگیں کر غزنی سے حکومت کر رہے تھے۔ وہ اس کے  
اور بیان دیا کہ اس کے والد تھے آخری دور حکومت کی جنگیں میں غزنی میں تھے چار امیروں کے نام دیے، انہوں نے غزنی کے  
زمانے سے غور کی حکومت و طاقت استحکم اور مستقل ہوئی۔ غر غور کی حسین شاہ اور صاحب چاروں حسین کی اولی۔ یہ سب  
میں حسین کو اس طرف متوجہ نہیں کر سکا۔

محمد بن حسین کا قتل : جن دنوں بہرام شاہ غور ان کے بیٹے اور سلطان شاہ میں خان جنگی شروع ہوئی۔ محمد بن حسین اور سلطان  
شاہ کے مل گیا۔ بہرام شاہ اس سے واسطی پیدا ہوا کرتے تھے۔ اور سلطان شاہ کا یہی قصہ تھا جو محمد اور بہرام شاہ غزنی کا  
تکرم ان دو شخص میں تھے۔ اچھے مہر ہوئے تھے ساتھ ۳۰۰۰۰ میں ملاقات کے احوال سے یہ بہرام شاہ اور محمد بن حسین کا  
مصلحت لئے کی غرض سے غزنی آگامانی فرماتے تھے کہ گرفتار کر کے تختی کر والا میں سے غور میں دھندلے ہوئے غزنی پر غور پور  
کی فوج کو بھی باغیہ حرکت ہو گیا۔

غزنی پر فوج کشی : محمد کے قتل ہونے کے بعد ان کے بھائی حسین شاہ بن حسین نے جاتے سمرانی و بپ و ان کی پھر  
غور میں باہم جھگڑا ہو گیا جس کا بھائی (سیف الدین) اور غزنی حکومت کی کرکے پانچا اور اپنے بھائی محمد کے خون کا  
برہ لئے کے لئے غزنی پر فوج کشی کی۔ واقعہ ۷۵۵ھ کے ہے۔

بہرام شاہ و مقابلہ کر کے غزنی کو فتح پاؤں کہ بہرام شاہ چھوٹا۔ سیف الدین بن غوری نے غزنی پر قبضہ حاصل کر لیا۔  
کچھ عرصہ بعد بہرام شاہ غور میں سے غزنی پر قبضہ کر کے غزنی کو سیف الدین بن غوری کے قبضہ سے نکالنے کی غرض سے واپس  
ہوا۔ مقدمہ آگوش پر ماہ۔ بن حسین امیر غور اور امیر بن غوری تھے۔ سیف الدین بن غوری بھی غور پر قبضہ کر کے مقابلہ پر  
آیا۔ غزنی جو اس کی کتاب میں تھا مقابلہ کے وقت اپنے پرانے محکم بہرام شاہ سے مل گیا۔ اس سے سیف الدین بن غوری کو  
فلکست ہوئی غور لشکر یوں نے گرفتار کر کے بہرام شاہ کے حوالے کر دیا۔ اور ماہ ۷۵۵ھ میں بہرام شاہ غزنی کا جھڑپ لے  
ہوئے غزنی میں داخل ہوا اور سیف الدین بن غوری کو کشیدہ کر کے غزنی کی شہر پر دے دیا اور اسے پھانسی دے دی۔

اسے ماہ ۷۵۵ھ میں غزنی کے نام سے مہر کر کے بنی اور شاہ سیف الدین بن غوری کے نام سے۔ غور کا قریب















موت کے بعد ان کا جنازہ منہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھا گیا۔

[illegible]

نحیث لہرین اور غلاظہ الدین **مکمل** قوت اللہ عزوجل نے چتر مہر بن نوخو، اور ہر محلہ کرنے کا حکم دیا اس کے نام ۔  
 دانی، فیاض پور کو لکھ بھیجا کہ میرا لشکر خوارزم پر روانہ کرنے کے لئے چار ہاتھ کی اپنی تمام قوت کو جمع کر دو اور اس کی قیادت میں بارہ  
 ہزار غلام، دین تلمیہ کو اس کی حمایت میں بھیج دینا، اور تمام شاہان الدین کی فوج سے جنگ کرنے پر مستعد رہو کہ  
 خوارزم سے نکالنا، یہ بھی کہانی کرتا تھا، دوسری جانب سے کہ کہ تو روز ہر قبیلہ کرکشی خوارزم کی جانب دانی ہوا اور جس نے  
 دانی، اس سبب اس کا رخا، وہ کرتا ہی دھاتے چس چلا کر، خوارزم کا دانی مہر بن نوخو، لکھا، دانی حاضر ہے، علی کا خیال  
 اور یہ عرض کی کہ چونکہ وہاں دھاتے نے نوکانی خط سے ملکر جولی پیدا کر دی ہے، طالب سے کہ چاہے وہ وہاں ہمارا شکایت جائے  
 تاکہ غلام دانی سے نہ نکال دھاتے سے ہم دیکھو، دانی، دانی اس سے نہ کہ کہنے، شباب، دانی نے یہ  
 خواہش منکر کر لی اور دانی نے اس کے ہمراہ کر کے دانی

تعمیرِ بلا و مجبور : سوشل سائنس میں ایک فنکارانہ لکچر ہے جس میں ایک عظیم اور بڑے اہمیت کے موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے عنوان پر پاب دیا گیا ہے کہ سوشل سائنس میں ایک فنکارانہ لکچر ہے جس میں ایک عظیم اور بڑے اہمیت کے موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے عنوان پر پاب دیا گیا ہے کہ سوشل سائنس میں ایک فنکارانہ لکچر ہے جس میں ایک عظیم اور بڑے اہمیت کے موضوع پر بحث کی گئی ہے۔







ہجری اور قلعہ کی طرف سے۔ سلطان شاہ کے مصلحت اور اس کے مقدمات کے لیے یہ ہتھیاری جنگی۔ اس وقت سے علاء الدین غنی کو یہ کام خلا سے سناڑ کرنے کا خیال پڑا۔

ترکوں کی پیش قدمی، چنانچہ علاء الدین کی ترغیب و سرزشت سے اور ترکوں کے بارگاہ نے ایک بڑی فوج اپنے سپہ سالار و فوج کی ہاتھی میں غیاث الدین کے مقدمات پر حملہ کرنے کی فوج سے روانہ کی۔ دریا کو عبور کرنے کی فوجی مقدمات کی طرف بڑھے۔ فوج علاء الدین غنی نے فوج کی طرف سے کام سرہ کی غرض سے قدم بڑھا کر غیاث الدین اس وقت عارضہ قسطنطنیہ میں جہاں غلبہ و مسل سے مجبور تھا۔ ترکوں نے عادت کی شریعت کو دیکھا کہ شریعت افغانی کی بارگاہ اسلام آفات و مصیبت کا نشانہ بن گئے۔ ترکوں نے بہاء الدین کو کھینچا۔ بہت سخت لڑائی ہوئی۔ لشکر اسلام نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے لڑ رہا۔ اس عارضہ میں غلبہ الدین کی بھیجی ہوئی کمک آ پہنچی۔ لشکر اسلام کے دل ہاتھوں بڑھ گئے۔ سب نے جمعی قوت سے حکم کیا ترکوں کے پاؤں اکثر غلبہ گئے۔ کچھ ترکوں کی طرف بھاگے۔ گرفتاری اور قید کے خوف سے دریا میں کود پڑے اور مورچوں کے پیچھے رہ گئے۔ ترکوں کی تعداد بارہ ہزار ہو گئی اور اس کے قتل و قید کر لئے گئے صرف چھ افراد جان بچ کر رہ گئے۔ غلبہ الدین نے اپنے بادشاہ کے پاس پہنچے۔

علاء الدین اور ترکمانوں میں کشیدگی: بادشاہ ترک کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا۔ علاء الدین غنی کو شکایت ہوئی کہ دولت واری قوم اور فوج کو بلا لک کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم نے غیاث الدین کے مقدمات کی طرف قدم بڑھا دیا تھا۔ تم نے ہمیں دھوکا دیا۔ بہتر یہ ہے کہ ہم نے نقصانات کی غلطی کر دی۔ ہمارے حقوق و ملکات کا خون بہا اور جس طرح ممکن ہو ہمارے دربار میں حاضر ہو۔ اس تحریر کے دیکھنے سے علاء الدین غنی کے حواس بجا نہ رہے۔ غلبہ الدین نے اس جملہ پر جواب دیا۔ ترکمانوں کی شکایت کی غیاث الدین نے غلطانہ جواب دیا۔ اور علاء الدین کو باغی بنالیا۔ یہ نصیحت دیکھ کر غلبہ الدین نے اس بات سے غصہ ہوا۔ علاء الدین نے غلبہ الدین کی شکایت پر جواب دیا۔ اور اس نے بخارا کو ان کے ہاتھوں سے نکال لیا۔ جیسا کہ آئندہ ان کے حالات میں لکھا جائے گا۔

علاء الدین غلبہ الدین کی شکایت: ان واقعات کے بعد علاء الدین غنی نے جس کا ذکر آپ اوپر پڑھا ہے جس سفر آخرت اختیار کیا۔ اس نے فرما سنا بلوچوں سے اور بلوچانہاں پر اپنی قوت بازو سے قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے سر پہ اس کا لقب غلبہ الدین غنی ہوا۔ علاء الدین کا لقب و لقب کیا۔ علاء الدین غنی نے اپنے بھائی علی شاہ کو خراسان کی حکومت پر اسمہ کیا۔ نیز شاہ پر کو بلوچ باغیہ مرت کیا۔ بعد خان غلبہ الدین نے اور علی شاہ اور علاء الدین اپنے باغی شاہ کے خوف سے مرو چلے گئے۔ فوج کی فوج بھی اور تیب میں مصروف رہا اس کی خبر غلبہ الدین کے چچا علاء الدین غنی کو ہوئی ایک لشکر حضرت زکریا کی ہاتھی میں بعد خان کی گرفتاری کے لئے بھیج دیا۔ بعد خان نے مرو کو خیر باد کہہ کر غلبہ الدین کی خدمت میں جا کر پناہ لی اور اپنے چچا کے مقابلہ میں امداد کا فرستادہ ہوا۔ غلبہ الدین نے عزت و احترام سے غلبہ الدین کو راہ و مدد دے گا وعدہ کیا۔

مرو اور بلوچ قبضہ: حضرت زکریا کے بعد مرو میں داخل ہوا۔ وہاں خان اور اس کی ماں کو عزت و احترام سے ساتھ خزانہ بھیج دیا۔ غلبہ الدین نے جیسا کہ اس نے بعد خان سے وعدہ کیا تھا۔ اس کے چچا علاء الدین سے بھیج پناہ









حصہ جنگ طحان میں کام آ گیا تھا۔ اس لیے نے زنی پائی کسی کے فاسد پر اس کا حاصرہ کرنے لگے ہوئے تھا۔ غیث الدین کی راہ گئی  
کی خبر یہ اور نہ وہ وحشت اور خوفزدگی پیدا کر رہی تھیں ہندوستان سے شہاب الدین کی وابستگی کا زمانہ بھی غریب آ گیا تھا  
اسی وجہ سے وہ اپنی خواہش نے محاصرہ اٹھا کر وہاں کسی کار اوہ کر لی تھا۔ دلی بروت نے حاصرہ کی طرانت سے بھر کر حاصرہ کا  
یوم دیا اور تاجداران جنگ اسے ترسہ حالت کرتی۔ چنانچہ دلی نے رزم نے حاصرہ اٹھا کر خواہ رزم کا راستہ یہ ان واقعات کی  
اظہار شہاب الدین کو بولی ہے کہ رزم نہ تھا۔ تم بھی لے کر لے لوں پہنچا اور خواہ رزم کے حاصرہ کے اندر سے ترمیم سرا  
مزدور نے کے اظہار میں وہیں قیام کیا۔ موسم سرما بھر نہیں ہونے پائے تھا کہ غیث الدین کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ شہاب  
الدین نے ارادہ ترک کر کے ہرات کی طرف کوچ کیا۔

غیث الدین کی وفات (599ھ میں) غیث الدین ابوالفتح محمد بن امام عکرم بن غوثی غریبانان فیروز کو دلی اور اور  
پہنچانے وفات پائی۔ اس کی پہلی شہادت میں وہ وقت ہوئی۔ جس تھا جیسا کہ ہم پہنچ کر مر آئے ہیں۔ شہاب الدین اس  
واقعہ کا کہ اسے مطلع ہو کر ہمت کی طرف روانہ ہوا۔ ہرات پہنچ کر غیث الدین کی خبر وفات کا کر کے اسے ہمت ہوا کی۔  
نیا بہت اندیشہ۔ نے صرف ایک لڑکا چھوڑا۔ اس نے اپنے آپ کا سواک اٹھ لیا۔ غیث الدین الیاد کیا۔

منصور ترکی کا قتل۔ شہاب الدین نے وطن سے روانہ ہونے کے وقت مروی طاعت پر امیر محمد بن خٹک کو مامور کیا تھا۔  
بھر شہاب الدین کی خدمت میں جوہر کی دھڑلیاں دینے کی وفات سے دلی خواہ رزم و سرور ہمارے ک خیال پیدا ہوا۔ بہت  
پہل ایک فریق عرب لڑنے کے لیے روانہ ہوئے۔ امیر محمد بن خٹک نے اس فریق پر شب خون مارا چھ افراد کے ہوا  
کوئی جانبر نہ رہا۔ قیدیوں اور مقتولوں کے سروں کو بڑھ رات بچ کے ساتھ ہرات روانہ کیا دلی خواہ رزم کو اس واقعہ سے سخت  
صدمہ ہوا۔ ایک بڑی فوج منصور کی کی تھی میں کھڑے ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔ امیر محمد بن خٹک سے مطلع ہو کر یہ افعت ان  
فوج سے نکلا۔ مروے اس کو جس کے کام میں وہاں حریفوں نے صف ڈالی تھی۔ بہت جلدی حیرت انگیز ہوئی۔ بالآخر منصور  
ترکی ہمت اٹھا کر میدان جنگ سے جاگا۔ لڑائی مندرگاہ نے قاتل کر کے حاصرہ کر لیا۔ چند روزوں تک حاصرہ کے دوران منصور  
نے اس کی درخواست کی اور اس حاصرہ کر کے باہر ہوا لیکن دلی مروے مندرہ نوامیں داخل کرنے کے باوجود قتل کر دیا۔  
اس واقعہ کے بعد شہاب الدین اور وہی خواہ رزم میں صلحت کی خط و کتابت شروع ہوئی۔ لیکن دلی امر سے نہ ہوا اور  
صلحت طے نہ ہوئی۔

شہاب الدین کی مراد بخت غزنی۔ شہاب الدین نے جس وقت غزنی کی جانب دلی کا قصد کیا انتظام حکومت کے  
خیال سے ہرات کی حکومت چاہنے والے غلبہ غازی کو مامور کیا۔ علاوہ دلی میں محمد غوری کو قہر زکو دوا۔ بلالغور کی علاقہ  
حکومت عبادت کی۔ جسٹم غریبانان اور دیگر امور انتظام بھی اس کے سپرد رکھے گئے۔ محمود کو جس کے بعد غزنی نے دلی کا عین  
تجربہ اور امتحان کی غور تھی دلی اس کے فسادہ لائن اصراف کا انتظام اور سرحدی فتنہ قائم رکھنے کا بھی اسے ذمہ دار بنایا۔  
غیث الدین نے اپنے متنبہ (گائے دلی) سے فائدہ کر لیا تھا جو اس کی محبوبہ ترین زوجہ تھی شہاب الدین نے غیث  
الدین کی وفات کے بعد اسے گرفتار کر کے بیویا اور اس کے بڑے بڑے کو بھی دے کر لگائے۔ اس کی بہت سے کچھ کر لیا۔ پھر ان



**شہاب الدین** کی خواہش پر فوج کشی۔ ابن واقعات کی اطلاع شہاب الدین کو ملے جس میں پہلی صفیہ کی ایک بھینس تھی۔ انہوں نے اپنی فوج کو فوراً روانہ کیا اور محمد بن عقیل کے دارالامانات خوارزم کی جانب قدم بڑھا دیا۔ محمد بن عقیل نے سن ۶۸۷ھ میں سے عاصرواغلا کو خوارزم کو پہنچنے کے لئے دواؤں کیلئے اس کے پیچھے سے پہلے شہاب الدین خوارزم بھیج دیا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی تھی۔ خوارزمیوں نے فتح نہ دیکھ کر شہاب الدین کا قتل کیا۔ سخت فوجی شکست ہوئی۔ خودی خیراۃً ترکان کا ایک گروہ کام آ گیا جس میں حسین بن محمد عراقی بھی تھا۔ خوارزمیوں کی کثرت سے گرفتار ہوئے انہیں شہاب الدین نے قتل کر ڈالا۔

**شہاب الدین** اور **ترکان** خطا محمد بن عقیل نے کجی کر کرکان خطا کو کھسا کہ آپ لوگ شہاب الدین کے مقابلہ پر بھری ہو اور آج اپنے اور ہمد کا بھرتہ میں طریقہ ہے ہو گا کہ شہاب الدین کے منصوبہ سے باخود کی طرف قدم بڑھائے چنانچہ ترکان خطا اس کے اجماع نے کی جس سے وہ خود کی جانب ہڑے۔ تب شہاب الدین نے سن ۶۸۷ھ میں خوارزم کا عاصرواغلا پر قبضہ کرنے کو اپنے لئے لکھا۔ سحر سے اچانک خوارزمیوں نے ترکان خطا کے مقابلہ میں سے بڑھتے ہوئے دیکھے۔ سحرانہ طور پر شہاب الدین نے لہجہ میں کہا کہ تم کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس وقت ترکان خطا کا ساتھ دے رہے ہیں۔ شہاب الدین نے کہا کہ تم میرے ساتھ رہو۔ شہاب الدین نے کہا کہ میں اس وقت اس کا ساتھ نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ وہ بھاگ کر ہمد اور اس کے بہن سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمد نے اسے ایک نام بھی پر ہمد کو رکھ دیا۔ خودی کے بہن سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمد نے اسے ایک نام بھی پر ہمد کو رکھ دیا۔ خودی کے بہن سے تعلق رکھتا ہے۔

**حسین بن حرمل** کی گرفتاری۔ ترکان خطا نے وہاں پہنچ کر اسے محمد بن ابوالفرش شہاب الدین نے چند اچھی دے کر اپنی جان بچائی۔ سات سو آدمیوں کے ساتھ طالقان پہنچے۔ شہاب الدین کے طالقان پہنچنے سے پہلے کہ وہ طالقان حسین بن حرمل واقعہ حذرہ ہوا سے نکلتا تھا کہ طالقان پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ حسین نے شہاب الدین کی رسد پر ہمداری کا استقبال اور کافی انتظام کر کے ہمداری کا استقبال کیا۔ شہاب الدین کو حذرہ کے جنگ سے بھاگ کر گئے۔ ہمد سے اس وقت سے ہمداری اور ایک حسین بن حرمل نے اس سے ہمداری کو گرفتار کر کے خوارزم روانہ کر دیا۔ حسین کو اس سے بے حد عجب ہوا۔

**تاج الدین** کا غزنی پر حملہ۔ اس وقت کے ہمداریوں میں شہاب الدین کے مارے جانے کی خبر ملنے اور سے مشہور ہو گئی۔ تاج الدین (شہاب الدین کا داماد) نے فوجیں فراہم کر کے غزنی کے قلعہ پر قبضہ کرنے کی غرض سے اتحاد کر دیا۔ دانی قلعہ نے نہایت اختلاف کے ساتھ دانی کی۔ تاج الدین کو بھیج دیا اور اپنے محبوبہ کے لئے بھیج کر دیا۔ اور ہمداری ہمداری بھی کر دیا۔ ترکان خطا نے ہمداریوں سے سازش کر لی۔ لوٹ کر دانی کی کثرت ہو گئی۔ شہاب الدین کو دانی کا حکم ایک ہمداری نے جس میں شریک تھا وہ وقت ہمداری ہمداری تھا۔ ہمداریوں نے شہاب الدین کی موت کی خبر مشہور کر کے ہمداریوں پر

۱۔ ان میں سے ایک کا نام ہمداری تھا۔ اس نے ایک فوج بھیج کر اس کے لئے ہمداریوں کی فوجوں کے محراب سے تھکائی جی بکھڑا دیا۔ ہمداریوں نے اس کی طرف دیکھا کہ وہ ایک کھوکھلی ہمداری تھا۔ ایک ہمداری کی بات کرنے لگا۔ اس وقت ہمداریوں کا ہمداری کے لئے ہمداری کے لئے چلے گئے۔ ہمداریوں نے ہمداریوں کو دانی کا حکم ایک ہمداری نے جس میں شریک تھا وہ وقت ہمداری ہمداری تھا۔ ہمداریوں نے شہاب الدین کی موت کی خبر مشہور کر کے ہمداریوں پر

















امید ہو کہ ہر بات کی طرف راہی کا قصد کیا۔ پھر یہ خبر سن کر علاء الدین اور جلال الدین کو دہلیوں کے مقابلہ میں شکست ہوئی اور وہ نے ان دونوں کو قید کر لیا ہے۔ ہرات کی راہ بھی ملتی کر دی اور ان میں شیر (یعنی محمد علی بن یحییٰ) کو بھی جہاز میں حسین کے ساتھ دوبارہ پیام دے کر بھیجا۔ عرب میں حسین نے پھر انکار کی جواب دینے والے لڑائیاں ہوئی رہیں۔ بلا آخر حسین نے عرب میں حسین کو چادوں طرف سے نا اسیدی کی محسوس ہوئی اقامت قبول کر لی اور خود زم شاہ کے نام کا خطبہ جامع میں پڑھا اور خود زم شاہ سے ملنے کو اس کے کھمپ میں آیا۔ خود زم شاہ نے اسے خلعت و بادشاہ گورنی ملے پر بدستور بحال رکھا۔ یہ واقعہ آخر سن ۷۰۶ کا ہے۔

عزیز بن حسین غمزدار کی گرفتاری۔ خطبہ سے فارغ ہو کر خود زم شاہ بدوکان (جہاز) کی طرف محاصرہ کی طرف سے بڑھا۔ علی بن ابی طالب یہاں کا حاکم تھا۔ دونوں میں مصالحت ہو گئی۔ بدوکان سے واپس نہ کر رہے تھے حسین خودی دانی تلخ کو بلا بھیجا اور یہ وہ آگیا تو گرفتار کر کے خود زم شاہ بھیج دیا اور خطبہ کیا کہ قبضہ کر لی۔ جعفر بن زکی کو اپنی جانب سے تلخ کا حاکم مقرر کر کے خود زم کی طرف واپس دیا۔

علاء الدین اور وزیر (فریدوز) کی جنگ۔ ہم اوپر لکھا ہے کہ وزیر نے غزنی پر قبضہ حاصل کر کے علاء الدین اور جلال الدین کو ہمالیائی جانب نکال دیا تھا چنانچہ وہاں تک پہنچے۔ انہوں نے ایمان میں مقیم رہے۔ وزیر نے قبضہ غزنی کے بعد وہیں قیام اختیار کیا اور اسی خیال سے کہ میری حکومت کو خطبہ حاصل ہو جائے گا۔ غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھنے سے مدد دیا اور ترکوں کو اس طرف سے کہہ دیا: ان لوگوں میں غمزدار اور غمزدار یعنی کلاہ و پیدایہ جو یہاں پر غیب و بار بار کہ غیاث الدین کے پاس سے آئے ہیں، انہیں نہیں آجایا ہے۔ ان کو علاء الدین کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہو گئی اور علاء الدین نے قبضہ کر لیا تو خود زم حکومت کا اعلان کر دیا اور خود زم حکومت پر شکنجہ ہو گیا اس اثناء میں لشکر کا مقتدر حصہ رفت رفت علاء الدین سے آگیا۔ چنانچہ علاء الدین بدوکان اور غزنی نے فوجیں مقرر کر کے ہمالیائی طرف کوچ کیا۔ وزیر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ اس نے بھی لشکر جمع کر کے ہرات کی فوجوں کی کمک کا مطالبہ کیا۔ ان دونوں نے وزیر کی فوجوں کو نہایت ہی طرح سے پہچان کیا۔ فوج کا اکثر حصہ کام آگیا۔ وزیر کو اس کی طرف بھاگا۔ ایک دستہ فوج نے تعاقب کیا۔ وزیر نے ہتھیار چھوڑ کر تاراج کیا اور ماہ بھاگا۔

علاء الدین کا غزنی پر قبضہ۔ علاء الدین اور اس کا بھائی جلال الدین بدستور غزنی میں کامیابی کا صحفہ لئے ہوئے داخل ہوئے اور وہاں بھی ہو گئے۔ شہاب الدین کے اس خزانے پر قبضہ کر لیا جسے وزیر سلطنت سے علاء الدین سے کرمان میں لایا تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھا ہے۔ میں قبضہ غزنی کے بعد علاء الدین اور جلال الدین میں غزنی کی تقسیم اور سو پورہ لشکر کی دوزخیت پر اتفاق ہو گیا۔ اہل غزنی کو ان کی اطلاع پر بے حد ہر امت ہوئی انہیں چاروں داریوں نے تھا۔ جلال الدین عباسی کے ساتھ ہمالیائی چلا آیا اور علاء الدین غزنی میں خیمہ اور پانچ سلطنت نے لشکر میں اور رعایا کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ شروع کر دئے جس کا بال بالیالوت لیا جسے دیا یا بدوئی۔ حکم کی کوئی حد باقی نہ رہ گئی تھی۔ لوگوں نے غالب اسباب و فریخت کرنا شروع کر دیا۔ لشکر بھلے پر لڑا جیسے ہوئی جس میں کوئی سنے والا نہ تھا۔ وزیر کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی۔ وزیر کو ۵۲ ہجریوں اور غمزدار کی فوجیں مقرر کر کے چڑھائی کر دی۔ فریدوز شری (شہاب الدین کا غلام) دو ہزار جمعیت سے کرمان پر چڑھا یا وزیر ابی پر

بقصد کریم ان کے بعد حق و زور پہنچا اے جلد نو کی کامیابی پسند نہ آئی البتہ نیکو حال کر کرمان پر قابض ہو گیا۔ رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور محل و خدمت سے پیش آئے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر علاء الدین کو غریبی پہنچی اپنے وزیر کو اپنے محل میں بلا کر اس کی خدمت میں بامیان روانہ کیا۔ یہ روز ملا تھا کہ غوریوں نے علاء الدین کا ساتھ چھوڑ دیا تھا اور غیث انہ کے پاس چلے گئے تھے۔ روز ۱۲ فروری ۱۲۰۳ء میں شہر غزنی پہنچ کر قید کر لیا گیا۔ لے کر قلعہ شہین ہو گیا۔

علاء الدین کی شکست و ایمان ظہری نے اہل غزنی کو نشی و بی اور امن دیا۔ جب شہر کا بلخرتم ہو گیا۔ تو قلعہ کا عاشرہ کر لیا۔ اسے میں دیکھ کر یہ کہ جلال الدین فنا لے کر آیا ہے تو یہ نہ کر رہا ہوا اور بد اللہ کی طرف سے دھمکرا ہوا۔ اور اس میں غیب دانی بھی دے دے جلال الدین کی شکست دتی اور قہار کر کے غزنی واپس کر دیا۔ علاء الدین اس وقت تک قلعہ شہین قہار نے کہا بھیجا کہ اگر تم غصہ کی باتیں میرے بولے نہ کرو گے تو میں تمہارے قید ہیں کوئل کر دے ابوں گا۔ علاء الدین نے جب اس قدر امان میں سے کام لے دے چا سوچا ہوں کہ کیا کر دے گا۔ علاء الدین نے یہ سن کر خوف سے کامپ لٹھ اٹھائی اور خود کشتی۔ روز ۱۳ فروری کو جب علاء الدین اس حال میں تھا کہ کھدے سے نکلا تو قہار کر دیا گیا۔ اور پراسفٹ ہو رہا کہ وہاں اس کے لیے خوشی ہو کہ اس کا سر پہرہ لیا۔ علاء الدین کی خدمت میں روانہ کیا سلیمان بن علی بن علی ۱۲۰۳ء کے غیث وادہ بن کی خدمت میں خبر اور کچھ پہنچا۔ غیث الدین نے عزت و احترام سے قہر لیا اور بل کر اسے شادی و دروخت مقرر کیا۔

غیاث کی بھانجرات۔ اسی وقت علاء الدین اور جلال الدین غزنی میں کربخار کر لئے گئے۔ جیسا کہ آپ اوپر چھانے ہیں اور اس کی خبر ان کے بچا ہماں کو بامیان میں پہنچی اس کے ساتھ ان دنوں کے باپ کا وزیر بھی بامیان میں موجود تھا۔ چنانچہ وزیر سلطنت نے خبر پا کر خود مرشدان کی طرف دڑ کے مٹا چے کے لئے امداد حاصل کرنے کی مرض سے روانہ ہوا۔ اہلکار نے وزیر السلطنت کی موجودگی کو قیمت شمار کر کے قہر پر قبضہ کر لیا اور علاء الدین اور جلال الدین کے ہمراہیوں و ہوا خواہوں کو قہار دیا وزیر سلطنت کو اس کی خبر پہنچی اور اسے قہار چا اور قلعہ کا عاشرہ کر لیا اس کے بعد جلال الدین و ہماں بامیان پہنچا۔ وزیر سلطنت کو اس سے پوری قربت حاصل ہو گئی۔ غریب کے پاس بھانجرا کا کہ تم سرگئی چھوڑ کر اقامت قبول کر لو میں سے قہار نے دروازے کھول دیے اور چھین چو لے کر دیں اور یہ بھانجرا کہ میں نے خواہر زہرا کے دست پر دے دی تھی وہاں سے قہار نے قلعہ پر قبضہ کیا تھا اور نہ یہ کب ممکن تھا کہ میں خود بخوار و باہنڈ جلد کر دے۔

خوارزم شاہ کا ترہ پر قبضہ: خوارزم شاہ نے عربین حسین غوری سے بیخیمان کر تہ کا قہر کیا اس وقت تہذیب میں عربین حسین کا بیٹا سکر بل کر رہ تھا حسین بن حسین نے تہذیب کی کٹ کی سوا گئی اور خوارزم شاہ کے قبضہ کے راستہ سے اسے اپنی جگہ لایا کہیں کٹا حکم و قوت خوارزم شاہ کے ہمراہ اور کہیں حکمت کر رہے ہیں اور عربین حسین خوارزم شاہ کے پاس پہنچ دیا مگر تہذیب و حمت قبول کر لو گے اور متوجہ نہ کرو گے جسے تمہیں انعام دے دینے چاہیے گے۔ جاگیر میں دی جاوے گی۔ چونکہ والی تہذیب و حمت قبول کرے تو اسے سلوں سے کٹ آ گیا تھا اور غزنی پر دڑ کے قبضہ اور قہار نے اور اپنے ہمراہیوں کی قہار کی سے دل پر دیشہ بامیان میں وجہ اسے حمت قبول کر لی اور اس کا خوارزم شاہ خوارزم شاہ نے اسے امن دی اور تہذیب پر قبضہ کر لیا۔

تہذیب و حمت کا تہذیب: یہ فرات حاصل کر کے طاعان کی طرف بڑھا اس وقت طاعان میں سورج نامی ایک شخص غیث



حرفِ شکر میں جس تقسیم کیا جائے اور وہ حصہ ان دونوں کو۔ اس کی خبر کسی ذمہ دے نہ کو پہنچے۔ دے نے تو مجھے سب کر کے بے باور پرچہ ساقی کر دی اور اس پر قابو بھی نہ کیا۔ اس کے بعد بہت اور اس کے خطرات کا رعب کیا اور جھجھک کر لیا۔ غیابِ عالمِ جن کے نام کا خبر موقوف کر دیا، اپنی بھئی ان کو کھو بیٹھا کہ تم خود ذمہ دار کا بہت خطرہ۔ حالِ او۔

**ایہ گھبراہٹ کی سزا** : جین میں پہلے کو بھی اس پر ہمارا اور مخالفت کی صورت میں جگہ کی دھمکی دی۔ جلال الدین والی باغیان کو قید سے رہا کر کے اپنی بیٹی سے عقد کر دیا اور پانچ سو روپوں کو یہ کین کی قسمی میں اے شہاب الدین کا ترمیم جلال الدین نے اس کے برابر مان لیا کہ باغیان پر قبضہ کر کے جلال الدین کو تخت حکومت پر بٹھو یا جوئے اور اس کے چچا ۱۰ ہجری کی حکومت و سلطنت سے بہرہ رکھ کر دو۔ ابھی یہ کین باغیان نہیں پہنچے یا اتنا کہ یہ خبر سننے میں آئی کہ ترکوں میں ہند کے خلاف جس جوش و انداز سے غزنی کی طرف لوٹا جائے۔ جلال الدین نے اس کی مخالفت کی۔ تب ابھی کین اپنے عقیدہ خات کاظمی کی طرف لوٹ آیا۔

غیاث الدین اور خوارزم شاہی مصنف محنت، شکر اللہ علیہ ایک کوجب یہ معلوم ہوا کہ وہ نے غیاث الدین سے خود سے کئی جہات سے فائدہ ہوا۔ ہر ایک فائدہ کے پاس روانہ کیا۔ جب کہ وہ کئی ہی غرات اللہ ہیں۔ گے نام کا نظیر ہونے کی تاہم کی۔ اور غیاث الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر پہنچ کر یہ رائے دی کہ آپ اپنی طور سے خواہش فرمائیے نام بھلائیے کہ چاہے تاکہ کم غزنی سے فراغت حاصل ہو جائے۔ غیاث الدین نے اس رائے کے مطابق خوارزم شاہ سے صلحت کر لی، وراہیک کو لکھ بھجوا کر دے۔ جب کہ کے لئے غزنی پر حملہ کر دو۔

ایک کی کارگزاری۔ چنانچہ ایک نے غزنی پر چڑھائی کر دی اسے جس ایک کس بھی ماوراء النہر سے جو میں غزنی آتا۔  
شہر غزنی پر ایک کا قبضہ ہو گیا۔ جامع مسجد میں غیاث الدین کے بے شک کا قیام چاہا گیا۔ صرف قاضی راقی و دیگر اشرافوں نے شہر کو  
آگ لپائی۔ اس واقعہ کی اطلاع رزکو ہوئی ہوش پاتے رہے انھوں نے طے کر لیا۔ کیا یہاں میں غیاث الدین کا نام خیر  
میں داخل کیا گیا ہو، ورنہ کام ناکل و ناکار ہو گیا۔ غزنی کے بلوچوں کی طرف کو کیا اور ان واقعات کی  
اطلاع غرضی غیاث الدین کی خدمت میں روانہ کی اور بہت سا سامان و مال جنوں میں ملتا تھا تو ان کے لئے بڑھ چڑھ دیا۔ غیاث  
الدین کو اس سے بے حد مسرت ہوئی طلعت نیچے اور زوکر دہا اور ملک الامرا کا خطاب مل گیا۔ اس کے بعد غیاث الدین  
نے بہت اور اس کے بعد قاتل کا قصہ کیا پانچ تھیں و غزنی آئے پھر۔ پھر ان کے حکومت میں داخل کر کے وہاں کی راجا سے  
جیسے رہا کرے۔

حسن بن حریمل کی گرفتاری: حسن بن حریمل نے جیسا کہ اوپر لکھا ہے جس خود مزہ شاہ کی فوج کو ہرات میں پایا تھا۔ چنانچہ خود مزہ شاہ کی فوج آگئی اور ہرات میں ابن حریمل کے ساتھ قیام پذیر ہوئی۔ خود مزہ شاہ کی فوج نے رعایہ پر غلہ و ختم شروع کر دیا۔ طرح طرح کی پادشاہی کرنے لگے۔ ابن حریمل نے ان لوگوں کو قید کر دیا اور خود مزہ شاہ کو یہ واقعہ لکھ بھیجے۔ خود مزہ شاہ ان دنوں خلا کی لڑائی میں مصروف تھا۔ حسن ابن حریمل کو لکھ بھیجا کہ ان فوجوں کو جنہیں تم نے قید کیا ہے سب سے پاس بھیج دو اور غلام بن طلحہ کو مردہ تجھ پر بھیجی کہ تم سب طرح انہیں جو حسن بن حریمل کو گرفتار کر لے۔ غلام نے دو











اسے چھایا، یاد کہ پہلے اس میں ایک جماعت کے ماضی تھے، مگر کئی عرصہ پہلے ہی میں اس کے کواٹے کو دیکھ کر یہ بات یاد آئی تھی۔

**زیادہ کی گرفتاری و قتل** اس کے بعد قومی رہنما زیادہ نے اکیس کی دہائی میں محمد علی جناحؒ کی رہنمائی میں پاکستان کی جدوجہد کی۔ ان کے دور میں پاکستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کی گئی۔ ان کے دور میں پاکستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کی گئی۔ ان کے دور میں پاکستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کی گئی۔

[illegible][illegible]

**مسیح المشرقی** اس کے بعد ان اطروشیوں کی ایک فہرست تحریر فرمائے اور اپنے احوال پر بھی لکھیں۔ وہ مسیحیوں کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ:





نہتے ہوئے آجہا جہا پہا ہوا۔ سرخاب نے جوڑ کاہلی میں تعاقب کی جب سرخاب گینا کوست علی آباد کچھو کی فوج نے گینا کوست علی آباد لے لیا۔ سرخاب کو شکست ہوئی۔ اور گینا بھاگ کر استر آباد پہنچا۔ سرخاب ہائی۔ نہ فوج کے ساتھ لڑا رہا۔ بگاڑ کچھو نے ہر جان کو بے درغیل قتل کر لیا۔

**ماکان بن کالی** اس کے بعد رجب مرتبہ اور پھر نیشن اسطریٹس میں روپ چھو گیا اور وہیں قیام اختیار کیا اور سرخاب کی جدہ ماکان بن کالی کو سامور کیا یہ سرخاب کا بیٹا اور بھائی تھا۔ محمد بن عبد اللہ علی اس کی سرکوبی کے لئے چلا۔ کچھو نے ماکان پر کامیابہ زوال دی۔ ایک دست تک خاصہ لے لیا۔ جب خاصہ سے کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو محمود علی نے کچھو مانوسے کر ماکان سے مصالحت کر لی۔ ماکان نے ہار پر ہار تسلیم کیا۔ ہار پر سے شیعہ سے استر آباد چلا آیا۔ حامد علی نے ان لوگوں پر براقوں کو سامور کیا ماکان نے سوچی پا کر کچھو کی فوج کو دی اور دوبارہ ان شیعہوں پر قبضہ کر لیا۔ بقا اٹھائے اپنے ہم ازادوں کے ساتھ بیٹھا۔ چلا آیا۔

**اسفہار بن شہر دیہ** اسفہار بن دیہ کے سرداروں میں اور۔ کون بن کالی سے ہمراہ لیا گیا تھا۔ نہایت ہوشیاری کا حامل اور خود بن شہر تھا۔ ماکان نے اسے اپنی فوج سے کام دیا۔ اسفہار بھائی پریشان ہو کر بن شہر کو استر آباد کی فوج کے پاس چلا گیا۔ کچھو بن شہر بن شہر نے اسفہار کی عزت کی اور اپنے شخصی مصاحبوں میں اس کی کیا کیا اور کچھو کی فوج کی سرداری پر سامور کیا اور محمد بن شہر کے لئے اسے قتل کیا۔ ان دونوں ماکان بن کالی کی طرحستان میں قتل ہوئے اور گینا بن کالی کو کچھو جان کا حکومت پر سامور کر دیا تھا۔ اس نے اپنی بیٹی اسفہار کو کسی شہ کے باعث جرجان میں اپنے مکان میں قید کر رکھا تھا۔ ایک روز شیب کے وقت بھٹی۔ شیب کے قتل پر سامور ہوا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ وہیں میں قتل ہو جائے۔ اسے اتھائی نے ملوی (ابو علی بن المروئی) کو کامیاب کر دیا اس نے اپنے گینا بن کالی کو لہذا اور قریب سے قتل کر اگلے دن سپہ سالاروں کو بلا بھیجا۔ ان دونوں نے حاضر ہو کر موت کی اور مہمانت کی کہی پر بٹھا یا ان نے اپنی فوج پر علی بن خورشید کو سردار بنایا اور سامور شہر کو یہاں پہنچا لکھ بیٹھے اور بلا بھیجا۔ پھر سواروں نے کچھو سے اہواز سے حاصل کر کے اپنی طرف کو کچھو کی۔ علی بن خورشید نے جرجان اور اس کے گرد و اطراف پر قبضہ کر کے دعوت طلب کو پہنچا۔ شروع کیا۔ ماکان بن کالی کو اس کی خبر لگی تو عین راستہ کر کے بلخستان سے جرجان پر چڑھ آیا۔ علی بن خورشید نے جرجان سے قتل کر مقابلہ کیا اور مار بھاگایا۔ بلخستان تک قتل کر کے چلا گیا اور اسے لکھ کر کے اپنے سے نکال کر اس پر قابض ہو گیا۔

**اسفہار اور ماکان کی جنگ** اس مقام میں اب علی بن اسطریٹس اور سپہ سالاروں کی فوج علی بن خورشید ہو گیا۔ اسفہار جرجان میں بلخستان کا ایک بن گیا۔ کچھو بن شہر بن شہر۔ راجہ دونوں جرجان پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ حاصل کر کے اسے شہر سے سامان سے اور حکومت میں داخل کر لیا۔ اس کے بعد ماکان بلخستان کی جانب واپس آیا اسفہار نے مقابلہ کیا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسفہار کو شکست ہوئی ماکان نے بلخستان پر قبضہ کر لیا اور اسفہار نے جرجان میں کچھو بن شہر کی نصیحت کے پر سراج کو دم لیا اور وہیں ٹھہر رہا۔ یہاں تک کہ کچھو بن شہر بلخستان کے وفات پائی اور مصیبت میں نہر نے اسے قتل کر دیا جس جرجان کی حکومت پر سامور کیا۔ پھر مصیبت میں سامان نے زما نہ وقت مقدمہ میں اسے پر قبضہ حاصل کیا اور محمد بن علی صفور کو اس کی حکومت عطا کی۔

ماہ فروری ۱۹۶۷ء میں محمد بن علی بن مصطفیٰ ایک سختے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ جسے دوائی کی قریح سے استغفار والی جربان پینا مراد و شیخ زباد کو یوں کوک چیل سے تھا کہ لڑائی فوج کے سامنے رتھر کیا طبرستان پر چڑھ چکا تھا اس پر کہ نہیں ہو گیا۔

اسفار کا بروے پر قبضہ جس وقت سفار نے طبرستان پر قبضہ حاصل کیا تو سردار شیخ اس کے امر و قہار دے چاں دونوں زمین معصوم کے نمک و زہر ہاتھ۔ اسفار نے دے کو بھی اس کے قبضے سے نکال لیا اس کے بعد قزوین کے نوجوان ابیہرزم اور کرٹہ وغیرہ پہنچی تابانی اذکر۔ مسن بن قاسم راہی سفر اس کے ساتھ تھے۔ جب اسفار نے اس سے پیغمبر ہو کر طبرستان پر قبضہ کر لیا اور چڑھ چکی تو کھڑا اپنے دائرہ حکومت تک شامل کر لیا تو ماکان اور مسن راہی نے سفار پر چڑھ جانے کا حکم صادر کیا۔ مسن فریقین سے لے بھیل ہوئی۔ ماکان نکلے گا کہ کرا بھاگا مسن راہی لایا۔ اگر۔

حسن داعی کا خاتمہ۔ قسمت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حسن داعی دھوکہ کھگرتا اور منہ خاں شہر میرے چچے کی تالیف  
کی گیت اور تمام شہر کی ہندی شہریت کے کام لیا تھا۔ یہ امر، مگر کہ کوئی ضرور پتا تھا، پھر اس مشورہ کی کہ حسن داعی کو بلکہ  
ابو اس عین اطروش کو اور اس کا بیان کی چیز ضرور اس کے ماموں کا کو مشورہ کرنا چاہئے چنانچہ نہ تو کے حیل سے بڑبڑا یہ تھا کہ  
داعی نے بیانیہ امر میں ملے پاس اور اس کا اس میں تھا جب فرج عبدالرحمان میں بیچا تو حسن داعی نے ۱۰۰ روپے  
سالارین دیکھ کر کہنے لگا اور جب کوئی فائدہ کے ماروا، اور اپنے چاہوں کو کھریا کہ کہہ جاں باغ سازش کرنے والوں  
کے مال و اسباب کو لوٹ لو۔ دیکھ کہ یہ امر کا کوئی گزند وقت کے کھڑا ہے۔ جب اسٹار سے اس سالانہ کے اور اس وقت  
نہی ملا گیا۔ اس سالانہ اس شہر سے وہاں ہوا کہ میرے نام کا خطبہ چھپا کے اور اس کا قاعدہ دیکھ کر خطبہ ہے۔ اسٹار نے  
مجھے اس خط میں یہ قول کہ آیا اور باجمہر صحت ہو گئی۔ اسٹار نے اس سالانہ والوں کے بعد اس وقت یہ بھاری جہاد کی  
تقریر کے بعد اس وقت یہ قسم و حاکم کرنے کا اعلان دین کو اور اس کا خطبہ کو اور باجمہر سے اس کو گویا یہ سن تک ہو گئی اور طرح  
طرح کے معائنہ میں گرفتار ہو گئے۔

[illegible]

۱۔ فخر کا خاتمہ: چنانچہ مکان پر بھی آواز دینے کے بعد اس کی طرف بڑھا۔ مگر، اس وقت سے لڑائی کا نہایت پہلا چمکنا چمکنا  
 طرف سے قائم۔ دوت کی طرف روانہ ہوا۔ جب تک اس کے ساتھ وہی وہاں اور وہاں تھا اس وقت وہاں اس کے بعض اسی  
 نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ وہ ہوا تو کچھ اس کی خبر کرنے کے بعد وہ اس کی طرف بڑھا اور اپنے ایک دوسرے سے مل کر اس کو  
 چھوڑا۔ اس وقت کی اور ان میں ملازمت کا طائر ہو دیتا کہ جنہوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ ان لوگوں نے ظاہر





گیا مال واسبب موافقہ کی اور قید میں۔ مال مال ہو کر واپس آیا۔

یٹکری کی کاقت۔ یٹکری بھی دہلی اور اسلام کے مہاجرین سے تھا۔ اس کے قتل کے بعد ظفر مقتدر سے امن حاصل کرنے کے بارے میں فریب الخالی کی فوج میں داخل ہو گیا تھا۔ جب بارہن کو واسبب میں مردانہ کے مقابلے میں شکست ہوئی تو بارہن نے یٹکری کو گواہ مال اور ملک لینے کے لئے بھیجا۔ یٹکری نے نہاد نہ لگا کر قید کر لیا۔ ان اور مسلمان جنگ دوست کر کے فوجیں مرتب کر لیں اور مصنفان پر چڑھا کر ڈپا مصنفان میں احمد بن کھنڈر تھا۔ یہ بھی فوجیں آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا۔ یٹکری نے اسے شکست دے کر مصنفان پر قید کر لیا تو بھی شہر میں داخل ہو گئیں اور احمد بن کھنڈر کو نکل آیا اور ہرجانی شہر قیام کیا۔ یٹکری نے خیال کر کے میری بی فوج کا سردار ہے احمد کے پاس گیا۔ احمد بن کھنڈر نے اسے پیمانہ لیا جو بھی فریب آیا قیدہ دار سے ختم کر دیا۔ اس وقت سے اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور احمد بن کھنڈر پھر مصنفان آ گیا۔

اصفہان پر قبضہ۔ آخر واسبب میں مردانہ نے ایک فوج اصفہان سر کرنے سے لئے روانہ کی۔ چنانچہ اس فوج نے اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ احمد بن عبد العزیز بن ابی ذلف کی مجلس سرگوازم کو بخایا۔ اس میں احمد مردانہ نے کر قیام کیا۔ اس وقت اس کی فوج کی تعداد چالیس پچاس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ فتح اصفہان کے بعد ابو ازا اور خراسان پر قبضہ کرنے سے لئے فوجیں روانہ کیں۔ ابو ازا اور خراسان بھی مردانہ کے قبضہ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد مردانہ نے ظفر مقتدر کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی اور یہ درخواست کی کہ ان شہروں کے قبضہ کے عوض دواکھ دیا دیا سالانہ ضرکروں کا۔ ظفر نے اسے منظور کر لیا۔ ابو ازا کو دواکھ دیا گیا۔

دشمنگیر اور مردانہ۔ ۱۰۶۰ء میں مردانہ نے اپنی فوج سے ایک ایسی فوج بھیجی جو دشمنگیر کو اپنے قبضہ سے روکنے یا چٹانچہ اپنی نے دشمنگیر کے پاس پہنچ کر مردانہ کا قیام نہ کیا اور جاہ و جلال کے حالات بتائے۔ دشمنگیر کو اس سے حد حد قہر وادار اپنے ہوئی مردانہ کی حرکات کو اذیت کی تا کہ اس سے دیکھا گیا اور یہی کہ وہ دیکھ اور دیکھتا رہا۔ اس طرح اس میں سے احمد مردانہ نے خلافت ابد کی اعلاص قبول کر لی تھی۔ ایسی دشمنگیر کو یہ خبر سمجھا کہ یہاں تک کہ دشمنگیر اپنے بھائی سے اپنے کے لئے روانہ ہوا۔ خود بھی پہنچا اور مردانہ سے ملاقات ہوئی۔ مردانہ نے بار بار خیال کے بعد اسے سیاہ کپڑے پہنائے اور اپنے پاس خیمہ بنا کر دشمنگیر کو اس میں رکھا۔ یہاں تک کہ دشمنگیر کا اس وجہ سے شک کی خوشحالی نہ ہو گئی اور سرسبز ہو گئی۔

مطرف بن محمد کا قتل۔ احمد بن مظفر خراسان میں بھر بن مسلمان کی فوج کا سر ملاد تھا۔ اس نے فوج جان پر قبضہ کر لیا تھا مردانہ خراسان اور ابو ازا کی کم سے فارغ ہو کر اسے گرفتار لایا۔ اور یہ۔ اسے فوجیں آراستہ کر کے نہ جان پر جو حال کی۔ ابو ازا کو خضر جو جان سے اسے اس کی غرض سے قید کر رکھا۔ اس وقت میں شیخ ابو شہید بن نصر بن مسلمان بھی سرحد وقت ابو ازا کو مطرف بن ناصر کے حالات عرض کئے۔ مسعود بن نصر نے مردانہ کے مقابلہ پر ترمیا بھیجی۔ احمد بن شہید اللہ بھی سپہ سالار بن مسلمان نے مردانہ کے قتل مطرف بن محمد سے ملاقات شروع کی۔ دو ہجرت بعد اسے اپنے ساتھ لایا اور مردانہ کو اس کی خبر ہو گئی اس نے اپنے قتل وادار۔

مردانہ اور مسعود بن نصر۔ مسعود بن نصر بھی مصالحت۔ جب احمد بن عبد اللہ بھی نے مردانہ کے پاس ایک لکھی۔ دواکھ دیا اور یہاں بھیجا کہ فوج نہ جان پر فوجی لگے کر کے بھی مسلمان بھیجیں۔ مسعود بن مسلمان کے مقابلہ پر نہ لگا تھا اس کے حقوق اور احسان کم بہت زیادہ ہیں۔ اب بھی اگر تم جو ہر سے اتر آؤ گے بھیجیں۔ اسے جس بہت سا مسلمان اور دو پہا اور اول۔ مردانہ پر احمد بن شہید اللہ بھی لکھا کہ ابو ازا کی۔ جو جان سے دیکھا۔ اور فریقین میں صلح ہو گئی۔



شاہنشاہ نے ہر شہر سے دو غلاموں کو بھیج دیا اور ان کو کہا کہ تم میری جگہ پر جاؤ۔ ایک تعمیر کرنے والے نے یہ تعمیر کر کے دیو شہر کے تختوں پر رکھ دیے۔ ان کا ذکر تمام دنیا میں پھیل جائے گا جیسا کہ آگ بلبہ ہوئی تھی اور ان لوگوں کی نسل سے متعدد بادشاہ ہوں گے۔ دیو شہر کو یہ امر دہاؤ تیاں معلوم ہوا کہ یہ شہر کی حالت میں تھا تعمیر کرنے والے نے دریافت کیا تمہارے لڑکے کس وقت پیدا ہوئے تھے۔ دیو شہر نے ان کی پیدائش کے اوقات بتائے۔ تعمیر کرنے والا غمگین تھا۔ اس نے ان بچوں کو لے کر واپس چلے اور یہ غم لگایا کہ یہ بچوں کو لے کر حکومت و ریاست کی کوئی پریشانی نہیں ہے اور بادشاہت کریں گے۔

بنو یوہیہ اور ماکان: جب پیر سالار ابن وایلم شہنشاہ ماکان اسٹار اور مردان و غیر ہم نے ملک گیری کے ارادے سے خروج کیا اور تمام ممالک میں پھیل گئے پھر ایک پیر سالار کے ساتھ وایلم لور ان کے رؤساء اور زمینداروں کا ایک گروہ تھا بنو یوہیہ ان لوگوں کے ہمراہ نکلے ماکان کے اسٹاف میں داخل ہوئے پھر جب ماکان کی حکومت میں اضطراب پیدا ہوا اور مردان نے اس کو پکڑ لیا اور پیر سالار سے شکوک کر کے نال پر لیا تو قسمت کھڑی ہوئی اور پیر سالار نے اس سے علیحدگی کا فیصلہ کیا۔ اجازت طلب کی اور یہ عرض کی کہ ہر لوگ آپ سے تحفہ مصارف کے خیال سے بطور ہوتے ہیں جس وقت آپ کا ملک حکومت درست ہو جائے گا ہم لوگ پھر حاضر خدمت ہو جائیں گے۔ ماکان نے اجازت دلی۔

بنو یوہیہ اور مردان: چنانچہ بنو یوہیہ مردان کے پاس چلے آئے۔ ان کے ساتھ ماکان کے لشکر کے مرداروں کا ایک گروہ بھی چلا آیا۔ مردان نے ان سب کو اپنی خدمت میں رکھ لیا ہر ایک کو اپنے ممالک مقررہ میں سے ایک ایک طرف کا حاکم بنایا۔ عہدے لکھ دیے اور علی ابن یوہیہ کو کوشی کی تمام حکومت سپرد کی چنانچہ بنو یوہیہ رہے چلے آئے۔ اس وقت سے شہر و شہر مردان کے سوا ہر دھار کا وزیر حسین بن محمد بن یوہیہ کا پورا اختیار تھا بنو یوہیہ اپنے علاقہ بلاد میں نہ گئے تھے کہ مردان نے اپنے بھائی و شہر اور اس کے وزیر محمد کو لکھ بھیجا کہ ان چند گزین مردان کو کہہ دے کہ میں بھیج دو چنگل میں بنو یوہیہ اور وزیر محمد سے تمام اتحاد پیدا ہو گئے تھے اس وجہ سے محمد نے بنو یوہیہ کو مردان کے خلاف سے مٹانے کے ارادے دی کی تمام اس وقت اپنے قبضہ صوبہ کی طرف چلے جاؤ اور قبضہ کر لو چنانچہ بنو یوہیہ پورا اپنے علاقے کی جانب چلے گئے اس کے دوسرے دن و شہر نے بنو یوہیہ کو مردان کے پاس بھیج دیا اور مردان نے عہدہ سے واپس لے لئے بنو یوہیہ کی بابت اراکین دولت نے رائے دی کہ انہیں ہمال رہنے دیجئے ان لوگوں کو واپس بلانے یا ان سے پیچھے چھوڑ کر دینے میں ایک عہدہ فساد ہے مردان نے اس سے تعرض نہ کیا۔

حماد الدولہ ابو الحسن علی: جس وقت حماد الدولہ کو رخ پہنچا اور اس کی تمام حکومت اس کے ہاتھ میں لی۔ اس کے نظم و نسق کو جیسا کہ چاہئے درست کیا۔ سمجھا رہی ہے امور مملکت کو مضبوط۔ رعایا کے ساتھ صلہ و انصاف سے کام لیا حرمیہ کی ایک جماعت کو جو کہ وہاں موجود تھی موت کی سزا دی اور ان کے گھروں کو بزدور نکال کر لیا۔ بہت سالانہ و اسباب اور غزوئے ہاتھ آیا جسے لشکر چوں میں تقسیم کر دیا اس سے لوگوں کی زبانوں پر اس کا ذکر جاری ہو گیا۔ اس کے منہ انکشاف اور داد و بخش کا تمام آفاق میں شہرہ ہو گیا۔ گروہ نواح کے رہنے والوں نے مردان کو اس سے مطلع کیا مردان نے اس خبر سے خیر پیدا ہو گئی۔







نے چلا کر عکس دیا کہ ان ٹھوڑے جاکے چاہے اور نہ شیروں کو مل کر انھیں ترکوں نے کی مٹھوں پر بندھ دیے جائیں اور گھوڑوں کی طرح بائیں کر اٹھیں جس باعث اسے جائیں جو شخص اس سے انکار کرے وہ مارا والا جائے اس حکم کے مطابق ترکوں کو خلیفہ دولت سے لے جا کر اٹھیں پہنچا دیا۔ اس سے ترکوں کے دل کو بے حد صدمہ پہنچا سب نے اتفاق کر کیا جس وقت مردانہ حمام میں جاتے مارا والا جائے۔ لیکن باؤنی گاؤں کا مردانہ قصاب گلاب اور حمام کی حفاظت بھی کرتا تھا۔ اس واقعہ سے انجم لہنے کی وجہ سے اسے بھی ناراضی پہنچا اور کئی طرح پر آنے مردانہ نے اسے کٹل بھی دیا تھا۔ اس واقعہ کے دوسرے مردانہ حمام کرنے گیا۔ مردانہ کی حفاظت کے لئے دو کچن حمام میں نہ کیا ترکوں نے حمام کے خداؤں کو ٹاپا لیا۔ دوسری نے مردانہ کے ہتھیار چھو دیے بخیر کی دعا اور دودی حمام کے دروازے بند کر دیے پست پر چڑھ گئے اور چوتھے قوز کے چاروں طرف سے حجر برسانے لگے۔ مردانہ غضب تک کہ جو کہ ابھر اُسر دوڑنے لگا کہ کچھ نہ تین پڑا قصاب نے قتل سے چور بچو کہ کر پڑا ترکوں کو روک دیا وہ نہ تو ترکاں نہ گھنٹی آئے اور کچھ بولی کر اٹھا۔

**ترکِ امراء:** انہی ہمہ گاہی نے بیڑ اٹھایا تھا وہ کوئی بکاٹیک روڈ تھا جس میں تو زون بھی تھا یہ ادنیٰ فطرت تھا جس کے بعد دارالحکومت بغداد میں امیر الامراء کے قلعے سے پکارا گیا تھا یاقین بن جراحاں محمد بن یاقین ترحان اور خشم وغیرہم سازشیوں کے بیڑے سرور وئی میں داخل تھے یہی فتنہ ہے جسے تو زون نے پہلے امیر الامراء کا خطاب دیا مگر کچھ تھا۔

وٹھیکر تین زاریا کی اجازت۔ مردانہ کے بعد ترکوں نے اس کے عہدہ چھوڑ دیا اور ٹھیکر اکاٹھ کیا سارے سامان و اسباب کوٹ کر ہٹا گئے۔ وہاں اور ریل شہر میں تھے اسی خبر کو سن کر سوار ہوئے اور تو قبہ کیا۔ لیکن انھیں نہ پاسکے صرف وہاں اکاٹھ آئے جس کے کھوئے اڑے گئے تھے۔ انہوں نے اس کو کوار کے ٹھاکہ ۱۲ روپہ بھر کر ترک خزانہ دینے کی غرض سے واپس ہوئے لیکن چونکہ ازیر السلطنت عمید نے خزانے کے چاروں طرف آگ دوڑائی تھی اس وجہ سے ناکام واپس رہے اس کے بعد وہاں اور ریل نے جمع ہونے کے بعد مردانہ کے بھائی اور وٹھیکر تین زاریا کی بیعت کی اور مردانہ کا جہاز ڈالنا کر لے چلے۔ وٹھیکر اور اس کے سرداروں نے چار دیواری چار کوٹیں۔ اسے استعمال کیا لیکن ہواؤ نے بھی حاضر ہو کر احاطہ قبول کر لی اور ان میں طاقت اکٹھا رہ گیا۔ اس نے ہواؤ پر قبضہ کر لیا اور وٹھیکر نے اپنے بھائی مردانہ کو اس کے چار دیواری قبضہ ہو کر دے میں تمام اختیار کیا جہاں کوئی نہ لیا۔ تمام وہاں اور ریل کا بھی سنبھال دیا ہوا۔

وہ علی بن ابی طالبؑ، مسیح بن سمان نے ان وقت سے مطلع ہو کر محمد بن مظفر والی خراسان اور مالکان بن کاکی جہنم کرمان کو بڑ جان اور سے کی طرف بڑھنے کے لئے نکھانچا تھا محمد بن مظفر نے قومس کی طرف قدم بڑھائے پھر بسامہ کی طرف چلا گیا اور مالکان نے دامنخان اور سے بر حیدر کا دھمکے۔ سردادوں نے ایک بڑی فوج سے مقابلہ کیا۔ مالکان کو شکست ہوئی۔

نیشاپور جا کر رہ گیا۔ یہ واقعہ ۳۱۳ خری کا ہے۔ اسی کے بعد نیشاپور کی حکومت

..... اسی نے میٹھا پور محل میں قیام اختیار کیا اور علی بن الیاس نے اکان کی روانگی کے بعد کہ ان پر چڑھاائی کر دی۔ سید بن سمان کی فوج نے نہایت سخت و درخور بیڑا لڑائیاں ہوئیں۔ والا خرا یک طرفہ جنگ کے بعد بدو بڑی کین الیاسی کا مکان پہنچا حاصل ہو گئی اور کہ ان پر قابض ہو گیا۔

ایک رات کو ترک جن ترلوں نے سہرا اتر کر کھانا کھا دیا تھا وہ اسی شکلہ کی حالت میں وہ گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ جو قہل تھا وہ نماز اندر نہ آئے پانی چلا گیا۔ اور گروہ جو قہل میں زیادہ تھا انہی کی طرف ہٹا کر اور قہل میں جا دیا۔ ان لوگوں نے دھڑکے خرابی میں گھول کر لیا۔ گروہ ان کی ہر دہن ہوئے غائبہ راضی کی خدمت میں حاضر داشت چنگو۔ دارالخلافت بغداد میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی علیحدہ راضی نے اجازت دے دی لیکن خدا سمجھتا ہو عزت والوں کو گویا سے نظر پہلے آیا۔ وزیرالسلطات ابن مقلد نے ان لوگوں کو اور الگ وقت بغداد آنے سے روک دیا۔ ان کی طرف جانے کا حکم کیا اور سفر خرچہ کے لئے روپے عطا کیے۔ وہ لوگ اس پر رضی نہ ہوئے۔ ابن رافعی سے کہا کہ تیرا بہت شریعہ کی۔ ایسی رافعی ان دنوں واسطہ اور میر کا ماحول تھا چنانچہ یہ ٹوٹا ہوا۔ حق کے پاس چلے گئے۔ ابن رافعی نے ان لوگوں پر ظلم کو بردار کیا۔ پھر ان ترلوں سے غلام و کنویرت لے کر ہر ایک کے پاس دو لکھ تھے۔ ان میں سے ایک لکھ ان کی خدمت اس سے آئی۔ ان لوگوں نے بھی ظلم کی گنجی میں بھیج دیا اور رافعی کے لقب سے ان کو طلب کیا اور یہ ظلم کیا کہ یہی نام لکھو کتابت میں لکھ دیا۔









سے ”مضامین کو ردِ اہلِ کفر“ کے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے انہیں ہر جگہ کی ہر ایسی اور ہر جگہ سے اس سے اچھل پڑ گئی۔  
انہی سے ایک تہ عرصے نے حاضر ہو کر انہیں ہر جگہ کے لئے اسی حاصل کر لیا۔

**دکن الدوا اور دشمن کی جنگ۔** دکن الدوا کوئی سے ہوا تو اُن کی طرف واپس ہوا پھر صفیان کی جانب پہنچا وہاں سے کو قاصد ہوئی۔ دکن لدو نے وہاں دوا صفیان پہ قبضہ کر لیا۔ اسی زمانہ میں دکن الدوا اور اسی کا بھائی شادادہ دوا سے صفیان والی فرامان سے ماکان اور صفیں نے مقبوضات پر قبضہ کر چنے کی بہت سازش کر رہے تھے چنانچہ اسی میں ہی یہ دونوں کامیاب ہو گئے اور پھر دوا کا عہد دیا جان ہو گیا۔

امین، یہ یعنی اور امیر الاسلام، حکم: امین، یہ یعنی نے جب کہ وہ بصرہ اور واسط میں قاضی امیر الکرام، حکم سے اور خلافت بعد میں صلوات کر لی تھی اور اسے جبل پر فوج بھی کر کے کربلا کے قتل سے نکال لینے کی ترغیب دی اور خیر و امان کی جانب سے امداد کے لئے کوشش سے روک لی تاکہ نہ کیا۔ حکم نے پانچ سو فوج قیام کو طلب کی اور وہ طولوں کی طرف روانہ ہو گیا۔ امین، یہ یعنی اس خیال سے کہ حکم کسی طرح داخل خلافت سے دور نہ جاسکے تو میں بعد و کچھ کر لوں وہاں سے خبر لیا۔ حکم اسے جان گیا اور فوجوں کو آیا اور واسطہ کی جانب تیار ہوا اس نے امین پر یہی نے قتل سے اس طرح میں نکال لیا اور تخت خلافت پر فہم قتل و حکم کیا اس وقت خلافت پر اس کا قابض حکومت زوال پر پڑ گیا تھا۔ پانچ سو حکم امین راقتی امین پر یہی کے بعد جو کتبہ میں رگڑات تھے خلافت مآب پر غالب ہو گیا۔ امین پر یہی نے بعد دس واسط کی جانب فرسٹ روانہ کسی حکم نے ان کے تاج پر ایک لشکر اپنے نام توڑن کی سختی میں روانہ کیا جس نے نہیں ٹکرت دے دی۔ اس کے بعد ہی حکم بھی آ پھنچا اس کی کائنات کی خبر میں کہ یہ بد خوش ہوا۔ حکم رفتی درست کر کے غرباء اور محتاجوں کو مدد کرتے۔

[illegible]

عقبت پر پکڑی اور دھکم اس کے بعد ترہاں اور دھیس میں محو ایہ ان گینا۔ ترکوں نے پاسور کو دارالہب اہل نے اس کی جگہ کو نکھیں گوزر دیا اور اس پر پکڑی جا کر مل گئے۔ پناہ میں پر پکڑی اس لوگوں کو لے کر دارالحکومت بلخ اور چاہ آیا۔ پھر اس جہ سے دھم اس پر پکڑی سے نجات کرنے کے ترکوں سے من کر اس پر پکڑی کے ٹالنے پر کمر بستہ ہوئے۔ اپنا جہ پکڑی واسطہ چلا آیا۔ دھم کے قدم بقدم اس میں جھگڑ گئے۔ ترکوں کو رہا کر دیا۔ گورنمنٹ نے ..... مار ڈالا اور دارالحکومت بقدم اس کی اس امرائی کے جہ پر دھمکن ہو گیا اس کے بعد جو ترکوں اس پر پکڑی کے ساتھ شہر آیا۔ گورنمنٹ



عمر الدہ ولد دلاسا پھول کر دہلا چلا آیا۔

ابن شیر زادہ قزوین نے شروع ۳۳۰ھ میں ترکوں کی سربراہی پر ابن شیرزادہ کو مقرر کیا تھا۔ غلیف مستغنی نے امیر امراہ کا خطاب بہت فرمایا۔ وظائف اور جزاؤں تقسیم کرنے کی خدمت سپرد کی۔ محاکمہ قیوض اور صوبوں کی آمدنی تم بھی مصلحت پر دے نہ ہو سکے۔ گو نہ ذرا دہ اور ناچرخ سے ہوا کہ گہنے لگے۔ راجا کے مال پر ہاتھ بڑھایا، عظیم دھم کا، نہ ترکرم دہ عمر۔ عظیم بھلا کردیاں ہوئے لگیں۔ لیہ سے دن و بازے محاکمات لوتے لگے۔ کچھ دہی ترکوں نے دار الخلافت بغداد سے جلا وطنی شروع کر دی۔

نہال گوشہ اور فتح بیکری کی عہد شکنی۔ اس کے بعد ابن شیر زادہ نے نہال گوشہ کو حکومت موصل پر اور فتح بیکری کو عمرہ کی حکومت پر مامور کیا ان دونوں نے بد عہدی کی بھگوت پر کمر بستہ ہو گئے۔ فتح تو ابن جوہان سے مل گیا۔ احمد مرہان نے اسے اپنی طرف سے عہدیت پر جنمیں کیا۔ فتح انھوں نے کے ماتحت حکومت کر کے لگا باقی رہا نہال گوشہ نے معز الدہ ولد کے پاس بیٹھ کر کہیں آپ کا مطیع ہوں سورج مناسب ہے بغداد پر قبضہ کر لیجئے۔ چنانچہ معز الدہ ولد بغداد پر دستہ کر کے دار الخلافت بغداد پر حملہ آور ہوا۔ قزوین شیر زادہ اور آراء متقابلہ پر آئے لیکن حکومت دہی کو موصل چلے گئے اور غلیف مستغنی روپوش ہو گیا۔ معز الدہ ولد نے اپنے سیکرٹری حسن بن محمد بھی کو بغداد میں داخل ہونے کا حکم دیا۔

معز الدہ ولد کا بغداد پر قبضہ۔ جب بھی دار الخلافت بغداد میں داخل ہوا تو خلافت مآب پناہ گاہ سے نکل کر پہلی کے پاس خریف لائے۔ پہلی نے معز الدہ ولد احمد بن محمد پر دہ اس کے بھائی محمد الدہ ولد اور کنی الدہ ولد حسن کی طرف سے خلافت مآب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ غلیف مستغنی نے ان لوگوں کو ان کے صوبوں کی حکومت پر مامور فرمایا اور انہیں خطابات سے انہیں مخاطب کیا۔ سند پر بھی لیکن القاب مستحکم کرانے اس کے بعد معز الدہ ولد کامیابی کے ساتھ دار الخلافت بغداد میں داخل ہوا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ خلافت مآب احمد کے غلیف دہ گئے حکومت اس کی تھی، مگر اس کا تھا سلطان سے لب سے پکارا جائے لگا۔ انہی القام پر دی رہی، اہل بصرہ نے یہ رنگ دیکھ کر معز الدہ ولد کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا اور اطاعت کا اظہار کیا۔ معز الدہ ولد نے اسے واسطہ اور اس کے صوبے پر مقرر کر دیا۔

غلیف مستغنی کی ترقی و ترقی۔ قبضہ بغداد کے چند ہی عرصے بعد معز الدہ ولد ایک یہ خبر پہنچی کہ غلیف مستغنی تہادنی معزولی کی عمر کر رہا ہے۔ معز الدہ ولد کو کسی سے مارا مستغنی پیدا ہوئی۔ ایک روز فرماں اس کے والد سے ملے کی غرض سے غلیف مستغنی کو دربار میں بلایا۔ اپنی قوم اور اپنے مرادوں کو لئے ہئے حاضر ہوا۔ دہم کے گھیروں میں سے وہ شخصوں کو غلیف مستغنی کی ترقی و ترقی کا مشاہدہ کر دیا یا ناچہ یہ دونوں بغیر خلافت مآب کی طرف سے دہے دہی کے حکام سے دہے اور غلیف مستغنی کو تخت خلافت سے پھر کر کھیل لیا۔ پیادہ پانچتھے دہے خضرانے خلافت میں لے جا کر تہ کر دیا۔ یہ واقعہ ۳۴۰ھ کے نصف کا ہے۔ اس واقعہ کو ترکوں میں اضطراب پیدا ہو گیا، ثوث مار شروع ہو گئی۔ خضرانے خلافت لٹ گیا۔ کچھ ترکوں نے کی غرض سے معز الدہ ولد نے قنصل بن مقدوی بہت کی۔ علی اللہ کا لقب دیا اور غلیف مستغنی کو سرور ہار طرب کیا۔ اسی خریف نے اپنی معزولی کی شہادت اہل دار الخلافت کو مطلع کیے سپرد کر دیا۔



مردان، یہاں سے اس کی طرف سے۔  
 یہ بیانی نہیں تھی۔ سادہ فہم بھولیں مرنے لگی۔ فوق میں لوٹ مار شروع ہو گئی۔ معز الدولہ نے ملک کو ترکہ امیرانہ کی جامعہ  
 واپس جانے کا ہوا تو دنیا لیکن، دین السلطنت اور معز صبری نے اس سے سخت نفرت کی اور یہاں سے دور کر کے ان کے ہاتھ سے لشکر پر حملہ  
 کیا، انہوں نے وزیر اس وقت کو ان حملہ میں کامیابی ہوئی۔ دیکھی شکل نے انہیں ہدایت کی فوق کو پکڑ کر لے کر اسے اسباب کو لوٹ کر  
 تھامہ چنگ کے بعد معز الدولہ نے اس کی مدد کی کہ وہی طریقہ مطیع مختصر اس میں واپس آیا، ان کے حال کی نسبت کہ وہ غیر  
 لوٹ گیا۔ یہ واقعہ بھی ہے۔

ابن محمد ابن ابو معز الدولہ بھی مصاحف تھیں۔ اس کے بعد ابن محمد ابن نے عظیم طور سے معز الدولہ کے بیٹا یا صاحب  
 آؤ تو یہ دونوں کو اس کی خبر ہوئی اور چلے گئے۔ اس کے پر آباد ہوئے۔ ابن محمد ابن شہزادہ بنے اور اسے وکیل کی طرح بھاگ  
 آیا۔ معز الدولہ نے بیٹا کو ابن محمد ابن سے بیام بھجوا کر مصافحہ کرنے کی تلقین کی۔ اس نے تو وہی تو ان واپس مرنے کے  
 بھاگنے کی خبر لے کر وہی تو وہی زکون۔ فراموشی ہو گئی۔ بچے جو نے سر دیا اور کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا۔ یہ وہی وہی تھا۔  
 وہیں ابن محمد ابن کو پکڑ لیا۔ وہ اس کے باغ میں نے ابن شہزادہ کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔  
 مسلسل یہ قتل کرنا۔ ابن محمد ابن نے جب سختی سے بھی اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے قتل کے بعد  
 تھا۔ اس کے قتل کے بعد اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے قتل کے بعد اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔  
 آگیا۔ تو وہی تو ان سے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے قتل کے بعد اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔  
 وزیر السلطنت ابو معز کے برادر مسلسل کی جانب روئے۔ اس کے قتل کے بعد اسے قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔  
 معز نے اسے معز الدولہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ یہ واقعہ بھی ہے۔

معز ابو الدولہ کا بھروسہ ۳۵۰ھ میں ابو اللہ محمد ابن نے بصرہ میں طم جہاد بلدیہ۔ معز الدولہ نے ایک  
 فوق وادہ کی جانب روانہ کر دی۔ وہاں کے کتا۔ یہ ابن بیدی کی فوق سے مقابلہ کی قوت آئی۔ ابن بیدی کی فوق  
 میدان سے بھاگ کر فرار ہوئی اور بصرہ کا ڈر لیا۔ اس کے بعد وہاں فکر کی ایک جماعت گرفتار ہو گئی۔ ۳۵۱ھ میں  
 انہوں نے بصرہ کی فوق کی اگر پر تیار مطیع ابو القاسم ابن بیدی سے جنگ کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے معز ابو الدولہ کے  
 بصرہ اور شہر بصرہ کی جانب روانہ ہوئے۔ قرآن نے معز ابو الدولہ کو ابن بیدی کے جنگ کرنے سے پرہیز کیا۔ معز ابو الدولہ  
 نے انہوں کو نہ لکھا۔ ابھی بصرہ کے قریب پہنچا ابو القاسم ابن بیدی نے لشکر کے ہتھیار اٹھائے اور اس کا بھڑکاؤ  
 دیا۔ ابن بیدی بھاگ کر فرار ہوئے۔ اس کے پاس پہنچ کر فرار ہوئے۔ اس کے بعد وہاں معز ابو الدولہ نے  
 بصرہ پر قابض ہونے کے ساتھ بصرہ لیا اور بصرہ میں قیام کیا۔ اس کے بعد وہاں معز ابو الدولہ نے بصرہ کے  
 کئے۔ یہ واقعہ بھی ہے۔

فتح موصل۔ اس واقعہ میں سرداران، ایم میں سے تیار تھے ایک سردار باقی بنوینہ۔ وزیر ابو المعز صبری نے اس سے معرکہ  
 قادیانی اور اسے شکست دے کر گرفتار کر لیا اور معز ابو الدولہ نے حکم کے مطابق معز صبری میں قید کر دیا۔ مقام ارجان میں اس  
 کے ساتھ ہاں میں وڑوا بھائیوں کی طاقت ہوئی معز ابو الدولہ نے وہاں پر علی محمد ابو الدولہ کے سے زیادہ تقسیم کے علاوہ



الدولہ مصر الدولہ کو دربار میں جیسے کا حکم دیا تھا کہ مصر الدولہ باقی ادب سے نہیں بچتا تھا۔ القصر مصر الدولہ اپنے بھائی سے رخصت ہو کر خلیفہ مصر کے ساتھ دار الخلافہ بغداد میں آ گیا اور رسول پر فوج لگائی کرنے کی ممانعت فرمادی لیکن محمد ابن کوس کی خبر ملک کی صلح کا پیام بھیجا بہت سے مخالف دور سے شہر مال روانہ کیا لیکن مصر الدولہ نے ایک بھی نہ سنی۔ رمضان ۷۳۵ھ میں دھمکی پر چڑھا کر دی اور قلعہ کر لیا۔ قلعہ پر تھا کہ ابنِ محمد ان کے مقبوضہ بلاد کو دل بھول کر فتنے سے بال بال کرے کہ اتفاق اس کے بھائی رکن الدولہ کے پاس سے خبر آ گئی کہ لشکر خراسان نے جرجان کا قلعہ کیا ہے حالہ نازک ہو گیا ہے مجبورۃً ابنِ محمد ان سے مصالحت کر لی۔ اپنی لاکھ سامان دینا دیکھا اور آکر نے کی شرط پر سمس جزیرہ اور شام کی حکومت ابنِ محمد ان کو دے دی۔ اس کے ساتھ ہی چار ماہ کی قرار پائی تھی کہ خدا اور اور مصر الدولہ کے نام کا خطبہ اس کے حق میں مقبوضہ فہرہاں پر پڑھا جائے چنانچہ مصالحت کر کے مصر الدولہ بغداد بھیجا۔

رکن الدولہ کا رے پر قبضہ۔ ہم لوگ بیان کر رہے ہیں کہ رکن الدولہ نے استعفاء و شکم کے بعد سے اسی زمانے میں کائنات کیا تھا۔ جس زمانے میں اسکے نے اپنی فوجیں باکون بن کائی کی تک پہنچی تھیں۔ رکن الدولہ اور اس کا بھائی محمد الدولہ ابھی ابنِ محمد ابنِ ہر سالہ غولک بنی سامانی کا باکون اور دشمنی کی مخالفت پر ایک مدت سے ابھار رہے تھے اور اس کے مخالفہ پر درو پنے کا اندازہ کر رہا تھا۔ چنانچہ دلائی نے دشمنی پر جس بہت شدہ دور سے ابنِ محمد فوج لگائی کر دی۔ رکن الدولہ خود وہ علی کی مدد پر آیا اور دشمنی نے کان سے امداد چاہی۔ باکون اپنی فوجوں کے راجا دہلی کی طرف گیا اور اسے طاقت و ہرجا کی خبر دی کہ رکن الدولہ نے امداد اور بیڑہ کو مدد طلبان تک فتح کر لیا کہ اپنے گورنر مقرر کئے خراج وصول کیا۔ اس کے بعد دشمنی اور حسن بن قیرخان نے ہرجا زدہ ماکان سے ابنِ محمد کو ہٹائی۔ حسن نے ابھی سے امداد کی درخواست کی جو علی بن کی ملک پر کر رہا تھا۔ حمرانی کی فوت نہائی فریقین میں مصالحت ہو گئی اور ابھی اپنی فوج کے ساتھ خراسان کی جانب روانہ ہوئے حسن بن قیرخان بھی اس کے ساتھ تھا۔ اٹھارہ سو سواروں کا لشکر تھا۔ ابنِ محمد کو علی کے ساتھ حمران کا دینے اور اس کے ہاں مقبوضہ پر قبضہ کرنے کا کام دیا۔ چنانچہ حسن نے ابھی کی رفاقت چھوڑ کر جرجان کی جانب کوچ کیا اور اس پر قبضہ کر کے اصفہان اور سمنان بھی دہا گیا۔ دشمنی نے سمنان کی طرف چلا گیا اور پھر رے پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اس وقت اس کی رگاب میں نہایت کم فوج پائی رہ گئی تھی کہ نہ اس کی فوج کا ہوا حصہ ابھی ابنِ محمد اور حسن بن قیرخان کی فوجوں میں کام آتا تھا۔ رکن الدولہ نے سمنان سے امداد کی درخواست کی۔ رکن الدولہ نے رے پر قبضہ کر لیا لیکن حسن بن قیرخان سے تعلقات بد جانے لگی تھیں کامی سے عقد کر دیا اس فتنے و محبت کے ذریعہ بنی ہوئے کے قہر حکومت پر جم گئے تمام صوبجات رے دہلی خراسان ہوا اور ابنِ محمد نے گئے۔ سمنان اور یاربکر پہنچے قلعہ حاصل ہو گیا۔

رکن الدولہ کا طبرستان اور جرجان پر تصرف۔ اس کے بعد رکن الدولہ بنی ہوئے بلاد مقبوضہ و شکم کی طرف ۱۱۳۵ھ میں قدم بڑھا کر حسن بن قیرخان اس کی پشت پر ہی پر تھا۔ دشمنی اس خبر کو سن کر فوجیں لے کر مقابلہ پر آیا۔ الا لیکن شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ خراسان پہنچا ابنِ سامان سے امداد کی درخواست کی۔ رکن الدولہ طبرستان پر قبضہ کر کے جرجان کی طرف ایک حسن بن قیرخان نے بہادر مہاراجت کی لائی طاقت کا اظہار کیا۔ رکن الدولہ نے نہ اپنی طرف سے جرجان کی

سرن میں چاند دینا حضرت عمرؓ نے اس کی وجہ سے کہا کہ یہ لوگوں کو امن دیا اور امنیہ کی جانب واپس آیا۔

عمران بن شامی بن شامی اہل جاہ و تہذیب اور نبی پوینی طرف سے خرچ وصول کرنے پر باور تھا ایک مرتبہ بہت سا روپہ خرچ وصول کر کے بلوچ بھاگ گیا۔ بلوچ میں پانس اور چالی درہمن کا ایک بہت بڑا بھنگ تھا متعدد چٹھے اور تالاب تھے۔ اس مقام پر عمران نے قیام اختیار کیا اور بڑی کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ لوگوں کی ایک جماعت اس کے پاس آ کر جمع ہو گئی جس سے اس کی قوت بڑھ گئی۔ نبی پو سے باقی ہو کر ابو القاسم بریدی سے مل گیا۔ ابن بریدی نے اسے جاہ و بھنگ اور اس کے اطراف و محاصرہ کی حالت و عمران کی خدمت پر کی چٹا چٹا اس نے تمام مقدمات کی گھرائی کی بہت تھوڑے دنوں میں ایک مستقل فوج اکٹھا کر لی۔ سالانہ جنگ بھی کافی حصہ رہی سب کر لیا بلوچ کے ایک بلند و گھونٹہ مقام پر قیام اختیار کیا اور اس اطراف کے تمام قبیلوں پر قابض ہو گیا۔ حضرت عبداللہؓ کو یا عمرؓ کو مارا اور مارا چڑھ کر ابو جعفر حمیریؓ کو ۳۸۰ھ میں ایک فوج کا سربراہ کر کے ان کی قوت کو ٹٹائی پر مامور کیا۔ وزیر اسطفت نے قیدی بھی کر عمران پر مامور دانی دے کر اس کی جان و دولت کی کوئی کسر باقی نہ تھی۔ سالانہ قوت لیا ہو چکا تھا کہ قریب تھا کہ نصیر و زلمہ و تارہ کو کبھی انشاء اللہ نبی پو سے کسے مرنے کی خبر پہنچ گئی وزیر اسطفت مامور تھا کہ غیر زلمہ و زلمہ آیا اور عمران بدستور اپنی حالت پر آ گیا کھجائی ہوئی قوت بھر پور آئی جیسا کہ آئندہ ہمارے شاہین کی دولت و حکومت کے تذکرہ میں اعلیٰ ہے گا۔

عماد اللہ ولہ کی وفات عماد اللہ ولہ ابو الحسن علی بن پو نے دار الحکومت شیراز میں نصف ۳۳۳ھ میں وفات پائی۔ اپنی موت سے ایک سال پیشتر اپنے جیسے معتمد ولہ کو اپنے بھائی رکن اللہ ولہ کے پاس اپنا ولی مہم بنانے کے لئے بلا بھیجا اس وجہ سے کہ وہ اس کا کوئی لڑکا نہ تھا۔

معتمد اللہ ولہ کی حکومت چنانچہ رکن اللہ ولہ نے معتمد اللہ ولہ کو اپنے سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ عماد اللہ ولہ کے پاس روانہ کیا۔ عماد اللہ ولہ نے نہایت جوش سے استقبال کیا اور باہر عام کے دن وقت حکومت پر بٹھایا سرداران لشکر کو حکم دیا کہ شاہی دایہ سے دربار میں حاضر ہوں اور بادشاہوں کی طرح معتمد اللہ ولہ کو تہہ و تارہ سلام دیں۔ عماد اللہ ولہ کے انتقال کے بعد لشکر کے باہر سرداروں کا ایک گروہ جو عماد اللہ ولہ کے زمانے میں بھی قابو یافتہ تھا فارس پر معتمد اللہ ولہ کی حکومت کو ابھی آنکھوں سے نہ دیکھ سکا مخالفت کا اعلان کر دیا۔ رکن اللہ ولہ ابھی خبر کو کسی کرے میں اپنی جگہ علی بن احمد کو مقرر کر کے وہ فوجیں آراستہ کر کے شیراز آ پہنچا۔ معتمد اللہ ولہ نے اپنے وزیر ابو جعفر حمیریؓ کو لکھ بھیجا کہ تم ابن شامیؓ کی جنگ چھوڑ دو اور جس قدر چاہو تم معتمد اللہ ولہ کی مدد کو شیراز پہنچ جاؤ ان لوگوں کے آ جانے سے مخالفت سرداروں کا گروہ دب گیا خواہ تک و گن اللہ شہزادہ میں مجھم بہ۔ شیراز کا انتظام درست ہو نہ کے بعد اپنے بھائی معتمد اللہ ولہ کو بہت سا سامان جنگ اور بہت سا مال بطور تحفہ روانہ کیا۔

معتمد اللہ ولہ عماد اللہ ولہ دار الخلافہ بغداد کا امیر الاسرا متھ اور معتمد اللہ ولہ اس کا نائب تھا۔ خراج کی گھرائی ذمہ داری اور خزانے کے وصول کی گنجواری کی تقرری اسی کے قبضہ میں تھی۔ عماد اللہ ولہ کے مرنے کے بعد رکن اللہ ولہ کو امیر الاسرا کا معتمد







تو! اٹھا، جنگ جس روز بھان کر تار کر لیا گیا۔

روزِ بھان کا خاتمہ۔ اس کامیابی کے بعد معزز والدہ نے اجوا لہجہ کی سرکوبی کی قرض سے دارالافتاء خطہ اور کی جانب تیزی سے رخ کیا لیکن وہ تھنہ یا کیونکہ انکم اسے روزِ بھان کی گرفتاری کو حال کن الزم وصل کی طرف نہایت عجز و تنہا سے روک دیا تھا۔ اسی نادوس روزِ بھان سو فی اگر وہ بولے کہ وہ چھوٹا۔

ہلکا کی بجائے روز بھان کا بھائی کا مرنے سے شیراز میں خروج نہ تھا اس نے عز الدول کے شہزادہ حکومت کو دربار میں انعام کر دیا۔ اب الفتح بن حمید اس خبر کو سن کر عز الدول کی تکلیف پہنچیں لے کر آگیا۔ بنجانی سردار اگی سے جنگ چھیڑ دی اور کامیاب ہوا۔ نصر الدول پر ستر دھڑ اس نعمت نے لے لیا۔ روز بھان لڑا اس کے چوتھوں کی حکومت کا اثر نیست و نابود ہو گیا۔ معز الدول نے ان سب دشمنوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جنہوں نے حق پر بازی کی طرف سے روز بھان کے لئے کی کوشش کی تھی اور کوئی کہہ گا کہ یہ محض اپنے عزت و جلال کے لئے نہ تھے بلکہ یہ مامور کی جس نے ان کی قیادت میں شہزادہ کو بھیجا۔

معزز والدہ کی موصل پر فوج کشی ناصر الملک وہ بنصران نے معزز والدہ سے دو لاکھ روپے سلاخ پر مصالحت کر لی تھی یہیں حراج ادا کیا۔ معزز والدہ کو اس سے قصہ یہ ہوا۔ **عزیز** کے نصف میں فوج بھیج کر تہ کے حوصیں پر چڑھادی کر دی تھی ناصر الملک نے موصل چھوڑ کر نصیبین چلا آئے اور وہیں تمام اراکین دولت کو گاہ کا تہوں درہائی داروں کو اپنے ہمراہ لیا تاکہ ان سب کو اپنے قلعوں کو بھی لے کر عراق میں ٹھہرا لیا اور ناصر الملک کے لشکر سے مل کر سلاخ پر مصالحت کر دیا۔ اس سے معزز والدہ کی فوج بھڑک کر اٹھ گئی۔ معزز الملک نے نصیبین کے سرگرنے کی طرف توجہ کی۔ جتنے میں یہ فوج بھیج کر لایا اور چلا اور یہ لاکھ فوجیں لے کر آئے اور وہاں کے چہ معزز والدہ نے چڑ فوج کے ایک حصہ کو ان لوگوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جس کا اہل چادہ پیادہ لاکھ نے جوش و خروش سے ٹھہر مقدم کیا۔ جنگ کا آغاز گرم ہو گیا انہیں ناکامی کے ساتھ پسپا ہوئے۔ معزز والدہ کی فوج نے ان کے درجوں پر قبضہ کر لیا اور انہیں کے قیول میں لے چڑی۔ اس کے بعد معزز والدہ کے لوگوں نے معزز والدہ کی فوج پر بار بار حملہ کیا۔ وہ نہایت سختی سے اسے پسپا کیا اور چار ہر قبضہ کر کے وہیں قائم کر دیا۔

مصر الدول اور ناصر الدولہ میں مصر تخت، ناصر الدولہ نے قبر پر ترسواڑ دے نصیحتیں کی طرف آ رہا ہے۔ میا قلعین  
 کا نیا کامی کے ہوا اور اس نے مصر الدولہ سے امن حاصل کر لیا۔ جس سے ناصر الدولہ کی فوجیں تمام ہوئی اپنے بھائی سیف الدولہ  
 نے پاس طلب چلا کر اسید، الدولہ نے بے حد تعلیم و تکریم کی اجازت کی عزت سے صبر کیا اور اسے مہمان میں بڑا کرم الدولہ سے تحفہ  
 لکھ کر سامانہ پر بھجوا دیا۔ یہ تحفہ مصر الدولہ و غلام محمدؒ میں عراق و امان آباد رہا ناصر الدولہ کو عمل چلا رہا۔

[illegible]



موسل پر قبضہ کر کے بکڑوں اور بچھینیں مٹی کو ماسور کیا۔ پھر بادشاہین سندھ کوہ کے صلب کو ختم کر کے ناصر الدولہ کے خاقانہ میں روانہ ہوا۔ ناصر الدولہ نے نصیبی کو چھوڑ دیا۔ مسز الدولہ نے قبضہ کر لیا اس کے بعد ناصر الدولہ نے موسل پر حملہ کر دیا۔ مسز الدولہ کے لشکر سے مسر کا راہ ہوا۔ مسز الدولہ نے اس خبر کو سن کر موسل کی جانب کوچ کیا۔ بہت بڑی لڑائی کے بعد مسز الدولہ کے لشکر نے ناصر الدولہ کو شکست دی۔ ناصر الدولہ نے جڑیہ عربوں کو بلایا۔ مسز الدولہ اس کے خاقانہ میں روانہ ہوا۔ چھٹی رمضان کو جڑیہ عربین نے مسز الدولہ کو ہار دیا۔ ناصر الدولہ اپنے لشکریوں اور فوج کو جمع کر کے موسل پر آگرا اور مسز الدولہ کی فوج پر حملہ کر دیا اس حملہ میں ناصر الدولہ کو کامیابی ہوئی۔ ان دونوں سرداروں کو نصیبی مسز الدولہ نے موسل کا حاکم مقرر کیا تھا مگر لڑکر لیا۔ بہت سال واسباب ہاتھ لگا۔ ناصر الدولہ نے قہریوں کو مال واسباب کے ساتھ کھانہ پینے کا بھیجا۔ مسز الدولہ کو یہ خبر ملے تو وہ پھر موسل کی طرف دوڑا ناصر الدولہ نے موسل چھوڑ دیا۔ غرض ناصر الدولہ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھاگتا پھر جاقہ اور مسز الدولہ اس کے خاقانہ میں تھا۔ آخر کار مسز الدولہ نے راجہ کو مسلح کیا۔ ناصر الدولہ بھی روزوں تک دوچار شک سے پریشان رہتا تھا مصالحت پر آمادہ ہو گیا۔ موسل دیا۔ جہ اور جہبہ شرط نہ لے کر راجہ مقرر دے ناصر الدولہ کے حوالے کر دیا۔ باہم مصالحت ہوئی۔ ناصر الدولہ نے مسز الدولہ کے قہریوں کو رہا کر دیا اور مسز الدولہ دارالحکومت بغداد واپس آیا۔

مسز الدولہ اور قرامطیہ: ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ عثمان یوسف بن دجہ کے قبضہ میں تھا۔ اس نے اور بنی راجہ سے مقام ہمدان لڑائی ہوئی تھی۔ عثمان جنگ ہار گیا اور گیا تھا کہ ہمدان پر بنی راجہ کی قابضیت ہو جانے یوسف نے جنگی لشکروں پر آگ روشن کر دی اور آتش پاری کرنے لگا۔ اس دہر سے بریل کی بھاگ نکلا۔ یہ واقعہ ۳۲۷ھ کا ہے۔ پھر اسی سن میں اس کا نظام وٹھ کر ۱۱۰۰ء دست مظلوم کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ جب مسز الدولہ اور قرامطیہ میں ٹھکر اور اختلاف پیدا ہوا تو یوسف دہلی خان نے مسز الدولہ کو ہمدان پر قبضہ کر لینے پر ابھارا اور اس سے براہ جنگی لشکر کا خواست گار ہوا۔ چنانچہ مسز الدولہ نے اس کو بھی براہ روک دیا ہمدان پر قبضہ کرنے کی غرض سے کوئی کیا۔ مسز الدولہ کے بچنے سے پہلے وزیر السلطنت بھلی بھی فوجیں لے کر ہواز سے آئے تھے۔ مسز الدولہ نے مالی اور فوجی اور ادوی۔ برقی لڑائیاں ہوئی رہیں۔ آخر کار بھلی کو بکری لڑائی میں فتح نصیب ہوئی۔

قرامطیوں کے ہمدان پر حملے: اس زمانے سے قرامطی براہ ہمدان پر حملے کرتے رہے یہاں تک کہ ۳۳۵ھ میں اس پر قابض ہو گئے اور راجہ حاکم ہمدان بھاگ نکلا۔ علی بن احمد (قرامطی کا نیکر لڑی) شہر کی نگرانی کرتے لگا اور قرامطی پر مستوراہنے مرکز حکومت ہمدان میں ٹھہرے رہے۔ قاضی بھلو ایک ذی اثر شخص تھا۔ اس کے علاوہ قارب بھی کثرت سے تھے خانہ ابن بھی بہت ہوا تھا۔ اس نے قرامطی کو کیا سمجھا کہ کسی سردار لشکر کو شہر کی نگرانی کے لئے بھیج دیجئے۔ قرامطی نے ابن طغان کو ماسور کیا۔ ابن طغان ہمدان پر پہنچے ہی ابن قاسم سرداروں کے ساتھ برے برے ہوئے قاضی آجیا جو قاضی شہر کے ساتھ پہلے سے ہمدان میں موجود تھے۔ قاضی کے قراہت مندوں کو پکڑ کر گورامب نے قاضی کو روک دیا اور ابن طغان کو گرفتار کر کے بازو ڈالا۔ عبدالوہاب بن احمد بن مردان کو جو قاضی کے قراہت مندوں میں سے تھا۔ ابن طغان کی جگہ مقرر کیا۔ علی بن احمد (قرامطی کا نیکر لڑی) نے یہ واقعات قرامطی کو لکھ بھیجے۔ قرامطی نے بڑے نمودار کے ہمدان کو لوگوں کو اپنی رحمت کے لئے کھانچا چھان لوگوں نے یہیت











میں ماضی ہو گئے۔

عہدہ الدولہ کی کرمان پر فوج کشی اس کے بعد جاری ہوئی تھی۔ دوسرے گروہ کی سرکردگی میں اس سے لکڑا مارا گیا۔ کی جڑوہ اور چوسہ کے نام سے مشہور تھے۔ یہ جنگی اور دریا میں دریائی کرنے والے جہاز۔ مسافروں کے قافلے کوٹ لینے تھے۔ میان میں ایوانی۔ انیسویں کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ جب عاہد بنیال نے ان پر حملہ کیا اور بڑا بیچ پال کر لے لیا تو انہوں نے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی جس سے ایک نہ تھ ان ممالک میں امن و امان قائم رہا۔ کچھ عرصہ بعد بلوچی پنج ہوئے اور چرنی شروع کر دی۔ اسی وقت ۱۲۳۵ھ میں عہدہ الدولہ نے ان لوگوں کی کوشانی کی غرض سے کہ ان کی طرف کوئی کیا۔ کوئی دینا نہ دیا۔ اگر ممالک پہنچا جاوے تو ان پر حملہ کرنے کی غرض سے بڑے کھلم کھیا۔

بلوچیوں کی سرکردگی عاہد بنیال نے نہایت تیزی سے جلف کاؤ کاڑ کیا۔ بلوچی ایک ایک عہدہ دار کی درمیان اس میں سے کر یہ ایکس لٹا اور ان کے لئے سے چائے کا ادائیگی ہو گئے۔ تین عہدہ داروں کی فوج نے تینوں وہیں بھیج دیں۔ یہ دیکھتے دیا۔ ماورائے اول ۱۲۳۵ھ میں چرنی کی طاقت۔ یہ عہدہ دار ایک شب دروازہ کھلا کر اس سے مقابلہ کرتے رہے بلکہ آخر شام ہونے کوئے شکست کھیا کر بھاگ گئے۔ بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ بڑے بڑے عہدہ داروں کی اور غلام بنائے گئے۔ صرف چند افراد کی چارمیں بھیج دیں اس کے خواستگار ہونے اس کو دیا گیا اور ان پھاڑوں سے غلام بن کر گئے دوسرے مقام پر بھیج دیا گیا۔ عاہد بنیال ان دیکھتے ہوئے انہوں پر براہ منہ کرنا چاہتا تھا یہاں تک کہ ان کی جماعت ختم ہو گئی اور ان کا کام دشمنان صفی باقی سے صحت گیا۔

وزیر ابو الفضل عباس کا قلم و ستم: عہدہ الدولہ نے عہد حکومت اور اس کے بعد اس کے بیٹے الدولہ بختیار کے زمانہ میں حکمرانی میں بھی ابو الفضل عباس کی بیٹی بیگم عہدہ دار وزارت کا مالک تھا۔ اس کے برادر نہایت بڑے تھے۔ وہاں کے ساتھ بے حد ظلم کرتا تھا۔ ان لوگوں کے مال و اسباب زمین لینا تھا اور انہیں میں خیریت سے کام لیتا تھا اس نے اپنی وزارت سے کئے انہوں میں غلہ کرخ بلدا میں آگ لگا دی تھی جس میں تقریباً بیس ہزار آدمی جاں بحق ہوئے تین سو دو تین جل کر خاک و سیاہ ہو گئے۔ ۳۳ سپہ سالار قید ہوئے۔ جس وقت مال و اسباب جلاں کوئی شام تھیں۔ اس کے لئے بے دے سب شیعہ تھے۔

ابو الفضل عباس کی عہدہ دار: محمد بن بقرہ ایک کھانہ خوار تھیں اور وزارت بیٹہ میں تھا۔ کسی ایسے عہدہ دار تک رسائی ہوئی کہ وہ چاہتا تھا اس کی وزارت کر لی اپنے سر پر خزانہ اور عہدہ الدولہ کو کھانا کھاتا تھا جب وزیر اس وقت ابو الفضل کی حالت ابتر ہوئی اس کے حالات کی زیادتی ہوئی مصارف وہ ہند نہ چند ہو گئے اور آبی کافی نہ ہوئی تو عہدہ الدولہ نے اسے معزول کر دیا اور اس نے اس کے قریب صحابوں اور عاہدوں سے بہت مادی و پیدہ بطور حاکمہ وصول کیا۔

محمد بن بقرہ کی وزارت: محمد بن بقرہ نے اپنے وقت میں عہدہ دار وزارت اس کے حوالے کر دیا کام جیسا چاہے چلے گا۔ جرمائے کی وجہ سے انھیں سارا دور ہو گیا۔ تھوڑے دن بعد وہ پر فوج ہو گیا۔ انھیں راہی دھڑی پیدا ہو گئی۔ فوجی سپاہیوں نے دہشت مار شروع کر دی۔ لیونہ اور بازاروں کا تختہ پھل گیا۔ سارا خاندان کھنڈر و فساد میں مبتلا ہو گیا۔ غلامہ اور ترکوں میں مال کی کمی تھی وجہ سے فوج میں ہو گئی۔



راتھا۔ ٹرنی جھڑ میں امن و امان تھ۔

ابو تغلبہ اور عزت اللہ ولہ کی مصاصحت۔ ابو تغلبہ نے دار الخلافہ بغداد کے قریب پہنچ کر کچھ عرصہ قیام کیا اور حاجب بنکین کے قریب قدامت قرنی میں قیام کیا اور ان میں مصافحہ سے جھگڑا ہوا۔ پھر دونوں نے درپردہ سازش کر لی تو اردو یا کہ خلیفہ کو معزول کرنا چاہا۔ لیکن کے بجائے دوسرا شخص اپنے خلاف میں شکیں کیا پائے۔ وزیر بنی جہر اور عزت اللہ ولہ کو گرفتار کر لیا جائے اور سب سب باغی ہو جائیں تو زمام حکومت حاجب بنکین کو ہی جائے اور ابو تغلبہ حکومت حاصل یہ چلا جائے لیکن بنکین کے کہنے کے خیال سے دل رہا جسے شی بنی ہذیلہ نے گھیر لیا اور اس پر سلطنت انجام دینے کے ابو تغلبہ کو صلی کا بیٹا ماریا بنہ نے ابو تغلبہ کے قریب میں لے کر آئے۔ علاوہ ان بنی ہذیلہ نے ابو تغلبہ کو شہر اسلمہ میں بھی قتل کر دیا۔ یہی حال ان کو اس کے متعلقہ افراد کے علاوہ سب دے دیے۔ صلیح نامہ کی تھیل کے بعد بنکین نے عزت اللہ ولہ کو اس سے ملنے کی درخواست کی ہے؟ ان کے لئے لکھا: ابو تغلبہ بغداد سے موصل پہنچ گیا۔ عزت اللہ موصل کی دوسری حالت میں پناہ ڈالے تھے۔ ابلی موصل ابو تغلبہ کو کچھ ترانہ رحمت کرنے لگے کیونکہ انہیں اس کی خبر ہو چکی تھی کہ زمانہ میں عزت اللہ ولہ کی فتنہ کے قریب ہی پہنچے تھے۔ ابلی کو اس خبر سے بدینہ لاجلہ ہوا، مصرع لکھا گیا: ابلی موصلیہ بھی صلیح میں داخل کرنے لگے۔ اس مرتبہ ابو تغلبہ نے بھی شہر لکھا کی بھی کر میں آئے اور دے اپنے کو سلطان کے قتب سے ملنے کے بعد اس کا اور میری بی بی (خاتون عزت اللہ ولہ) مجھے دے دینی ہے۔ چنانچہ صلیح آج جانے کے بعد عزت اللہ ولہ زندہ ہو کر جانب داری سرا۔ ابلی موصل سے تھیں کے پورے چائے مارا فخر چاہا ان کی ساری۔

[illegible]

ترکوں کی اور دہلے چلی میں فساد: عزالدول اور اس کے باپ معزالدین کی فوج میں دو قوس تھیں ایک قوس درہلم تھی۔ دہلی کی قوس میں دوسرے ترک تھے جو اس کے پاس وہ کرپاؤ کریں ہوئے تھے فوج کی ہمت بہت زیادہ ہو گئی تھی مصارف کا کوئی اہتمام نہ تھا۔ آدنی کی آبی سے بھری ہوئی قوس میں نے شرمچا ہوا بلکا چاہتے ہوئے سوسل کی طرف گئے مگر موصل سے کچھ فاصلہ تھا۔ جب ایوان کی جانب حوجہ ہوئے کہ وہاں دھواڑے کچھ حاصل کر لی عزالدول ان کے ساتھ ساتھ تھا۔ بہشتی بھڑاؤ تھے وہ کہا تھا اور بڑے تھوکر مارا۔ ہوا نے بہت سلامی کی اور احمد اور بیہوش تھی حتیٰ تھا نصف دہلی پا چکی تھی جس سے عزالدول کی









کھڑکی ہوئی۔ محمد بن یحییٰ نے حضرت والدہ کے کونریب عز الدولہ کی کمرلادی نمودار کی کہ حالت نہایت اشد لہذا کو لکھے۔  
 مکن الدولہ نے اس سے فتوح دینی نہ ہو کر کہتے ہوئے ان لوگوں کو حضرت والدہ کی مخالفت پر مستعد اور ایستادہ صورتیں بنی  
 و ایستادہ بنی ہو چکیں لکھا کہ میں حضرت والدہ کو بھولی میں لائے اور خزانہ و سرکار حکومت دینے کی غرض سے مقرر بہ عراق  
 روانہ ہونا چاہتا ہوں مگر دینار جہتے امراء کو حسب اس حالات سے آگاہی ہوئی خود بھی مستعد لدولہ کے خلاف بن گئے۔  
 فوہ سے فانی ہو گئی وہ اکثر جوئی و دشمنوں نے چاروں طرف سے ہوا غلا یا اور درجائے اشد لہذا وہ خود کوئی شہر یا قلعہ  
 حضرت والدہ کے قلعہ میں باقی نہ رہا۔ بغداد کی جنگ۔ حاکم الدولہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہوئے۔

مکن الدولہ اور حضرت والدہ حضرت والدہ نے اپنے باپ مکن الدولہ کی خدمت میں ایک جریضہ ابو الفتح ابن محمد کی  
 معرفت روانہ کرنا چاہا جس میں امی بغداد کی شہر آشرف اور حاکم الدولہ کے امراء کی مخالفت اور حضرت والدہ کے حالات تفصیل  
 سے لکھے تھے اور یہ بھی لکھا تھا کہ انکی حالت میں اگر والدہ کو ملے تو بہتر یہ رہا کہ حکومت دینی جائے کہ نہ تو حکومت اور مخالفت  
 سے باخبر ہو کر نہ لے گا نہ تو آپ بھیجے اس کی تحریکات بھی کر دے مالا نہ فرماں پر مہر سے فرمایا میں اسے عز الدولہ کو آپ کی  
 خدمت میں رہے بیچ دوں گا کہ وہ نہ سے اور انکے مجاہدوں اس کے قریب نہ وہ دونوں کو بارہا لوں گا اور ملک کو فراب اور  
 دینار نہ کرے مجھ کو اس کا۔ اس عہدہ ان کے ہاتھوں سے جانے سے ڈر کر اپنے دی کر آپ اس خط کو کسی دوسرے شخص کی معرفت  
 روانہ کیجئے بھی بھی اس کے بعد ہی آپ کے والد مکن الدولہ کی خدمت میں پہنچے جہاں کا کہ وہ بطور مشیر کے اس درخواست کو  
 منظور کرنے کی رائے دیں کہ وہ منظور کر دے گا۔ حضرت والدہ اس پر راضی ہو گئے اور اپنے کو حدود خط و کتابت روانہ کر دیا۔  
 مکن الدولہ نے اوقات ضروری کی اجازت نہ دی بلکہ جوچہ خود ہی بادشاہ طیار کیا۔ حکام نے لکھا۔ حضرت سے کامپا تھا تھوڑا  
 کھینچ کر تھوڑا دوزخ قاصد ہو۔ پھر جب حضرت امیر تھوڑا قاصد طلب کر کے نہایت سے۔ اور سخت الفاظ میں چیدہ کہ اس کے  
 زہر، مہر، خزانہ سے بھی زیادہ ملامت و الفاظ سے جواب دے کہ تمہ کو بھول گیا۔

عز الدولہ کی رہائی: اس کے بعد وزیر ابو الفتح ابن محمد پہنچا۔ مکن الدولہ نے اس سے بات نہ کی۔ قید نہ رہا۔ اور  
 نہ کھانے کی اجازت دی۔ لوگوں نے غرض کی سمجھا کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس نے پانچ پچھپنے کے بجائے سہا پنے کو  
 حضرت والدہ کے درجہ غضب سے بھر لیا ہے اور تناس کی تلاش حال میں۔ مکن الدولہ کا قصہ یہ کہ تخت پر گیارہ ضروری کی اجازت  
 ہی بیکار تیار نہ لیا۔ وزیر ابن عیسیٰ نے اعتراض کیا کہ والدہ قید نہ رہا کر کے ہر طور اذیت و آزار کی حکومت دیا وہ اس کا اور  
 حضرت والدہ کو تھوڑا دینار دیا کہ اس کا غرض ابن محمد مکن الدولہ سے فرصت ہو کر حضرت والدہ کو پانچ پچھپنے اس کے وہب  
 مکن الدولہ کی رہائی اور تیری سے مطلع کیا۔ حضرت والدہ کے ہاتھوں کے طوطا نے اسی اذیت مزاحم دل کو قید کی مصیبت سے  
 آزار دہ۔ باہر بطور اپنے تہ تاب کے عراق کی حکومت پر نامور کیا خطبہ اور حکام نے نام کا رکھا۔ چونکہ والدہ میں ملک داری  
 کی قابلیت تھی اس وجہ سے اپنے برائی ابو اسحاق کو سرور و خلک بنا دیا اور جو کچھ اس کا مال و اسباب تمام بیعت و دینار اور  
 وزیر ابو الفتح اس کی ضرورت سے بقا چھوڑ گیا۔

... اس خط میں حضرت والدہ نے اپنی جانب دینی واقعات کی روایت کی ہے۔ حضرت والدہ نے یہاں تک لکھا ہے کہ مریضہ ابو الفتح کی  
 حالت کا وہ دیکھ کر بہت غم و اندوہ میں رہا۔



روانہ ہوا اور اپنے وزیر مظہر بن عبداللہ کو عمان کے سر کرنے کو بھیجا۔ کہ ان معادن و معدن سے خالی تھا۔ ظاہر کو قنبرہ کرمان کی خواہش ہوئی کہ سرحد کے سواروں اور چادوں کو جمع کیا۔ اتفاق یہ کہ اسی زمانے میں ملک بنی سمان کے ملائقوں میں ایک ترکی سردار سحر نامی ابن بھکر وادی خراسان سے ٹکڑ گیا تھا۔ ظاہر نے سحر سے قتل و کشت کی کرمان پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سحر اس پر رنجی ہو گیا چنانچہ دونوں متعلق ہو کر ان کی جانب روانہ ہوئے۔ اتحاد و صلہ ظاہر سے ہوا۔ انہوں نے سحر پر حملہ کر دیا۔ سحر اس سے بے پروا ہوا۔ اپنے ہمراہیوں کو کھرب کو کھار سے لڑا۔ ظاہر کو شکست ہوئی۔ مسکن ابن علی ابن الیاس کو خراسان میں اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ ظاہر اور سحر کی باہمی مخالفت کی وجہ سے کھیر کی ہوئی پیدا ہوئی۔ فوجوں کو کھرب کیا اور مازان جنگ مہیا کر کے روانہ ہو گیا۔

کرمان کے بغیر کی سرکوبی۔ اس اثنا میں مظہر بن عبداللہ کو عمان کی خبر سے فراغت حاصل ہو گئی تھی۔ عبداللہ ولہ نے اسے کرمان کی عداوت ختم کرنے پر مامور کیا۔ چنانچہ مظہر نے ۱۰۱۳ھ میں کرمان کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں بہمن قدر باقی اور سرکشی تھے۔ یہ زبردستی کرنا ہوا۔ شہر کے قریب بحال غلط موخر کے سر پہنچ گیا۔ سحر مقابلہ نہ کر سکا۔ بھاگ کر قم میں پناہ لی۔ مظہر نے چادوں طرف سے محاصرہ کر یا اور سحر نے اس کی درخواست کی اور ظاہر کو اپنے ساتھ لے گئے۔ مظہر نے نہ مت میں حاضر ہوا۔ مظہر نے ظاہر کو قتل کی سزا دی اور سحر کے کسی ناکہ میں قید کر دیا۔ یہ اس کا آخری دور تھا۔ اس کے بعد مظہر نے حسین بن علی پر حملہ کیا جو جنت کے دروازہ پر لڑائی ہوئی۔ سخت اور خراب جنگ کے بعد حسین کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بہت سے ہمراہی قید کر لئے گئے۔ اس کے بعد حسین کی کوئی خبر نہیں ملی۔ مظہر مظہر منصور واپس ہوا۔ کرمان کی عداوت فرو ہو گئی۔

عبداللہ ولہ کی دلی عہد دہی۔ آپ ادھر پہنچے آئے ہیں کہ رکن اللہ ولہ کو اپنے بیٹے عبداللہ ولہ پر اثر اللہ ولہ کو گرفتار کرنے کی وجہ سے بہت حد تک بے اختیار ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۰۱۵ھ میں اسی امر سے بے نیاز ہو گیا۔ اسے سے اسفہان کی جانب روانہ ہوا۔ وزیر السلطنت ابوالفتح ابن عید نے عرض کی کہ حضور بناد کی روز بروز کئی جاوہی بنے مناسب رائے غالب ہو تو عبداللہ ولہ کی خطا صاف فرما کر طلب فرما لیجئے اور اپنا دلی عہد مقرر فرمائیے۔ رکن اللہ ولہ نے اپنی درخواست سے عبداللہ ولہ کو فارغ سے طلب کیا اور اپنے تمام لوگوں کو حاضری کا حکم دیا اسے میں رکن اللہ ولہ کے عرض میں چٹھ کی عیسیٰ ہونے لگی۔ وزیر ابن عید نے اس فوجی میں بہت بڑا جلسہ کیا کہ رکن اللہ ولہ وراثت کے لوگوں اور تمام سرداران لشکر اور امر و مہر و کین سلطنت کی وصیت کی رکن اللہ ولہ نے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے بیٹے عبداللہ ولہ کو اپنا دلی عہد مقرر کیا۔ دوسرے بیٹے سید عبداللہ ولہ کو اسفہان اور اس کے تمام صوبوں پر مامور کیا۔ ان دونوں کو وصیت کی کہ اپنے بھائی عبداللہ ولہ کی رائے سے انتظام مسدست کر دے اور سرحدوں کے حکم سے تجاوز نہ کرے۔

رکن اللہ ولہ کی وفات۔ عبداللہ ولہ نے تمام ممالا دیوں سرداروں اور فوجیوں کو صلے اور انعامات دیئے اس کے بھائیوں اور سرداروں لشکر نے شاہی آداب سے مبارک دلی۔ رکن اللہ ولہ نے بھی ان لوگوں کو خلعت مرحمت کئے اسفہان پہنچنے اور باہم اتفاق کی وصیت کی اور اسفہان سے اس کی جانب واپس ہوا۔ یہ محبت و رجب ۱۰۱۶ھ کا تھا۔



















[illegible]

۱- آیت الله العظمیٰ امام خمینی (مد ظله العالی) در تفسیر خود در بیان معنی این آیه میفرماید: «وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلَیَّیْنَ» یعنی: «مردمان را از پیروی و تقلید از اولاد و اولادها منع فرموده است».

۱۔ کلامِ مذہب، حضرت حاجی محمد علی صاحب دہلویؒ کی تصنیف ہے۔



میں سے ہوا اور یہی ہے۔  
 قبل حاصل کر کے۔ چھوٹی اور اچھی کو مہار کیا۔ مصمام الدولہ شرف الدولہ خاں زبانی اور پیش قدمی میں کریمہ فطرت ہو گیا  
 بہت بڑی فوج انہیں ملی تھی جس (معدو الدولہ کا حاحب تھا) روانہ کی۔ شرف الدولہ نے بھی اپنا لشکر اپنا اور دشمن میں  
 عینہ آہنی کی مانتی میں مقابلہ پر کھینچا۔ قزوین سے باہر دونوں فریقوں کا قیام ہوا اتفاق سے کہ مصمام الدولہ کی فوج  
 سے اس جنگ سے بڑھ کر کسی ہوئی۔ انہیں حاحب گرفتار کیا۔ شرف الدولہ نے ہوا زار اور مہر پر چند کر پادوں کو  
 کیری کی ہوا مار میں مہر۔

معدو الدولہ کی وفات ۳۰۳ھ میں معدو الدولہ پر صف میں دکن احمد بن جوید دہلی اصفہان سے اور جہان نے  
 دولت پائی اور انہیں دولت اور سپہ سالار بنالکھنچ ہو کر مشورہ کرنے کے لئے دکن کو تھے حکومت پر متعلق ہوا چہ جائے۔ حاحب  
 اس میں جہان نے مانے کی کہ قزوین کے ان شہروں کی حکومت کا حق دار ہے جس سے کہ دوزخ کا ناعان ہے اور اس  
 وجہ سے بھی کہ اس سے پہلے جہان اور جہان پر حکومت کو چکا ہے۔ حاضرین نے اس رائے سے اتفاق کیا۔

نخر الدولہ کی حکمت چنانچہ لڑا وہ کوئی چہرہ سے بلا بیچا۔ اس میں جہان نے کہہ دیا کہ اگر کسی جہر سے داخل آپ  
 نہ آتے ہیں تو اپنی شرف کے گئی اور بطور نائب قمر زور دیتے۔ قمر خاندان میں اسلحہ کو کہہ کر چھوٹے نہ سالی۔ نیتا چور سے  
 کوئی وقت مگر جہر چاہا۔ جہر اپنی لشکر کے ساتھ نہ استقبال کیا فوج نے سلامی دی۔ نخر الدولہ کو کسی حکمت پر چھوٹا فروز  
 ہوا۔ اس میں جہان نے کوئی کہہ دیا اور اسے ہانک دیا چام ان میں ہلا۔ نے حجاب دیا جسے صاف فرمایا۔ میں اپنے زندہ کی باقی  
 میں قزاقوں کا لکھن نخر الدولہ نے اسے چھوڑ کر کے عہدہ دوزخ پر مہار دیا اور کوئی کا پھر چاہا ۱۱۱۱ میں نے مشورہ کے  
 اعلیٰ نہیں کر دیا مصمام الدولہ نے یہ رکھ دھمک دیکھ کر باہمی اتحاد اور باہم اتحاد کا سراپہ سمجھا۔ باہم جہر اور جہر گیا۔

ابوالعباس تاشی کی بغاوت اسی زمانہ میں اسیر نوح سامانی نے جو اس میں اثر ہو حکومت خراسان سے معزول کر کے  
 ان کے کہہ کر قزاقی اور عباس تاشی نے بغاوت کا جھنڈا اٹھ کر دیا۔ اس میں کوئی نہ دیکھ کر کہنے پر تار مار ڈالی ہوئی۔  
 اور وہ باس کا شکست کھانہ جہان چلا گیا۔ نخر الدولہ نے اسے قتل دی جہان وہ تان اور اسے آباد کی حکومت میں کے لئے  
 جہر تیار کرنے سے چلا آیا مال و اسباب اور آلات حرب تے۔ اس کی ہلاکی۔ ابوالعباس تاشی کی پشت پناہی سے خراسان  
 پر قبضہ کرنے کے لئے تھے۔ تین کا سیب جہر کا کام ہو کر جہان و انہیں آیا اور تین برس تک جہان میں شہرہ آباد ہو کر وہیں  
 جہان میں قیام کی حالت میں رہا یہاں ہم نوح سامانی کے حالات میں لکھے گئے ہیں۔

محمد بن قاسم کی بغاوت آپ ابو بکر دکانی (معدو کے کاموں کے حالات چاہے آپ کے کہہ کر دہلی کا سردار تھا اور  
 قزوین میں اس نے وفات پائی اور اس کی جگہ پر چلا گیا۔ حاکم برتان اور قائم اور اس کے قتل پر قابض ہوا اور وزیر شہادت  
 اور تاج ابن عبد نے اس قتل کو جو باسلامت لڑ کر کھینچ لیا۔ اس جب ۳۰۳ھ کا دوسرا یہ تو محمد بن قاسم نے کروں کو جمع کر کے  
 اطراف قس میں قزاقوں کے خلاف بغاوت کا جھنڈا اٹھ کر کیا۔ طعانی نکالتے جاتے کی، لگوار دی رسول کرلی نور علی بنت نوان میں  
 قائم نہیں ہو گیا۔ ہر کاموں کا ایک بڑا گروہ اس کے پاس تہہ ہو گیا۔ وہ تین ۳۰۳ھ میں شہرہ فوجیں اس کی روک تھام  
 لئے روانہ ہوئیں۔ محمد بن قاسم کی حالت پر شکست کا چلا گیا۔ نخر الدولہ نے جو محمد بن معدو کے کوئی نوح سامانی کی بغاوت کا حاکم















**شرق الدہلی کی وفات**۔ نجم بھائی کا فرزند ۱۶۳۹ء میں شرق الدہلی اور اہل اہل شریک بنی سہیلہ اور اہل شہر حرق نے دور میں آٹھ مہینے حکومت کر کے وفات پائی۔ بعد ازاں میں مرنے والا جس وقت اس کی نیابت دہلی میں آئے اپنے بیٹے ابوبکر اس کی جگہ پر بیٹھا۔ اس کا مال اسباب اور خزانوں کو جس اس کے ساتھ بغداد سے چلے کر آیا۔ حاکمیت کی طرف سے ترکوں کا ایک پڑاؤ رہا ہو گیا۔ اراکین دولت نے غرض کی کسی کو اپنا دہلی میں مقرب فرمائے۔ جواب دیا: "مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔" پھر اڑی کی گئی "بھلا اپنے بھائی کا مالک کو بنائیں عہد مقرر فرمائیے تاکہ کسی قسم کی شورش نہ ہو۔" فرمائے اور آپ اس مرض سے اتفاق ہو جائے۔ چنانچہ شرق الدہلی نے بہاؤ الدہلی کو اپنے نائب بنایا۔

بہاؤ الدہلی بنی **عبداللہ ولد**۔ شرق الدہلی کے انتقال کے بعد بہاؤ الدہلی نے اڑی کے لئے بیٹھا۔ غلیظہ طبع قریبیت کے لئے جو بہاؤ الدہلی نے اس کی غلیظہ طبع نے شامی غلیظہ سے سرفراز کیا اور حکمرانے خلافت میں اس کا آیا۔ بہاؤ الدہلی نے ابو منصور بن علی بن ابی اسد کے عہد وچ بہت سارا مال رکھا۔

**مصمصام الدہلی** اور **ابوبکر بن شرق الدہلی**۔ ہم دو پر قریب کر کے ہیں کہ جس وقت شرق الدہلی نے ۱۶۳۹ء میں وفات پائی، بہت عرصہ حاصل کر گیا تھا۔ اسی زمانہ میں اپنے بھائی مصمصام الدہلی کو قندہار و قریب شیراز سے سب قادیان میں قید کر دیا تھا۔ سب شرق الدہلی مر گیا اور اس کی موت کی خبر اس کے بیٹے ابوبکر کو بصرہ میں پہنچی۔ ابوبکر نے مال اسباب اور خزانہ اور ہوا اور چلنے والے کیا اور خود جنگی کے دست سے مصافحہ کر کے اڑی کو اپنے بیٹے محمد ترکوں کی فوج نے مدد دی اور اس کے پاس بیٹھ کر۔ علاوہ بن حسن نے شیراز سے مصمصام الدہلی کو یہ حالات لکھ بھیجے۔ مصمصام الدہلی قید سے نکل کر ملک گیران کے لئے چلا۔ ابوبکر نے شیراز کی جانب روانہ ہوئی تاکہ وہ نہ لکھنویوں نے انہیں بلانے لیں۔ دہلی بھی ساتھ ہوئے۔ مصمصام الدہلی اور ترکوں کے دل بدلی کر دیا۔ وہ مطالبہ پر آیا۔ خود ترکوں اور دہلی سے بھر کر آرائی ہوئی۔ نتیجہ نکلا ہوا۔ چنانچہ مصمصام الدہلی نے اس طرف چلا گیا اور ترک جن کی دنگ میں تھے۔ خداوندی کرانہ کو کون سے نوبت آیا۔ چارویں اور دیکھ لیا۔ سب لیا۔ سے ہر پر پکار آئے۔ کل کیا ان کے مال اسباب اور سامان جنگ پر عمارتوں کے ساتھ جو جائے۔ ابوبکر بھی ہوا اور خزانہ کی طرف روانہ ہوا۔ ترکوں کو شیراز کی جانب بھیج دیا۔ مصمصام الدہلی اور دہلی سے ملے۔ بھلا ہوئی ترکوں نے شہر کو اخت بنام کیا اور مال قیمت نے کر دیا۔ ان کے آئے۔ اس کے بعد بہاؤ الدہلی (محمد ابوبکر) کا اپنی دار الخلافہ بغداد سے آیا۔ انعام سے ملے۔ کوہندہ کیا تھا۔ خلافت میں تھا۔ اپنی نے ترکوں کو بلانے پر چار ترکوں نے ابوبکر کو دار الخلافہ بغداد سے بھیجا۔ بہاؤ الدہلی کے پاس چلے کر آیا۔ دہلی کی طرف سے فوجوں کے ساتھ دار الخلافہ بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ واسطہ میں جب کہ ۱۶۳۹ء کا نصف اول گزرا تھا۔ طاعت ہوئی۔ بہاؤ الدہلی نے بھلاہو خاطر دہلی اور ترائی کی سر بانی دے چھوڑی۔ نہایت عزت و احترام سے شہر میں بھر مہینے پڑ کر آیا اور قتل کر دیا۔ ابوبکر کے قتل کرنے کے بعد نہاؤ الدہلی کی طرف دہلی کی پٹاری کی۔

**فخر الدہلی کا**۔ دواؤں پر قبضہ۔ چونکہ دار الخلافہ بغداد میں قیام کرنا شرق و غرب کا باعث تھا اس وجہ سے فخر الدہلی بنی **دکن الدہلی** اور یہ اس وقت ابوالحسن بن بہاؤ الدہلی کے حرق کو زیادہ پسند کرتا تھا اور بغداد میں اکثر قیام کا خواہش رکھتا تھا۔

















کی روایت کے وقت ۱۸۶۶ء میں دار الخلافت بغداد کا نائب مقرر کیا تھا واسطہ تمکینا مقلد بن مسیب یہ خبر پا کر موصل سے بغداد کے علاقہ کو، دکن کی غرض سے نکل کھڑے ہوئے۔ ابوعلی بن اسماعیل، طالب کی غرض سے غم خوہک کر نکلا۔ یہاں والدہ کو دکن سے مخاطب پیرا بھجوا دیا۔ یہاں سے تاج محل کو راجہ راجہ کو تو کوئی کوئی بن اسماعیل کی گرفتاری کے لئے بھجھا۔ ابوعلی بن اسماعیل یہ خبر پا کر علیحدہ ہو گئے۔

بیاد اللہ ولہ اور ابوعلی بن اسحاق برحر کی جنگ: وزیر السلطنت نے رائے دی کہ سلطنت وقت ہے کہ آپ اللہ محمد بن کریم ابوعلی بن اسحاق برحر کے مقابلہ پر آمادہ کر کے لئے تیار ہو جائے اور فخر و عزت شان اختیار کیجئے ورنہ معاملہ نازک ہو جائے گا۔ چنانچہ بیاد اللہ و ولہ سامان جنگ و مہر و دست کر کے فخر و عزت شان کی طرف چلا۔ قلعہ و بیاضا پہنچ کر آپ اکابر ابوعلی بن اسحاق برحر سے چند کلامیاں سنیں ابوعلی نے دوسروں کے کہنے پر آمادہ نہ ہو کر دی۔ بیاد اللہ و ولہ کا لشکر چلایا تو جو کچھ بیاد اللہ و ولہ نے ہمدان حصہ سے ادا کی اور خوشی کی۔ خود و خوشی کی چیزیں طلب کیں۔ ہمدان حصہ نے کچھ سامان خود روئی روانہ نہیں کیا۔ انہوں نے ابوعلی بن اسحاق کی طرف سے بیاد اللہ و ولہ کے کان بھر کے شروع کر دیے۔ قریب تھا کہ ادبار کی گھٹائی اس کے سر پر چھا جاتی۔ اس نے محاصرہ اللہ و ولہ کے ہونے کی خبر آگئی جنگ اور مخالفت کا قصہ تمام ہو گیا: اہم مصالحت ہو گئی اور زمام حکومت بیاد اللہ و ولہ کے ہتھ اندر آ گیا۔

**قتل مصمصام:** الدولہ جیسا کہ آپ یاد رکھ چکے ہیں، اس کا مقام اور اس کا مندر پر اس کا اختیار محدود تھے، ان دونوں نے مخالفین کو کھانا دیا اور جھوٹے سے کھلے آئے، کروڑوں کا ایک کردار ان کے پاس آ کر جمع ہو گیا۔ اتفاق یہ کہ انہی دنوں میں مصمصام الدولہ نے اپنی بیوی کا جائزہ لیا تھا اور تقریباً ایک ہزار آدمیوں کو شہر کا نسب دیکھی تھیں، جن میں وہاں تھا توجہ سے نکال دیا تھا، یہ جم غفیر بھی اختیار کے لڑکوں سے چلا۔ بہت بڑی جمعیت ہو گئی۔ ارجمند کی طرف رخ سے، جو جعفر ارجمند، ہر حال ان دونوں وہیں مقیم تھے، دونوں سمجھ بھول ہوئے۔ جو خطر گھٹا اٹھا کر بھاگا اور بڑھتی ہوئی حالتوں کا کون نہ اس کا توجہ الگ حکومت اور مکان کو لوٹ گیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے مصمصام الدولہ کے خلاف علم بغاوت چلا کیا۔ مصمصام الدولہ کو شکست کھا کر روہان (شیراز سے دو منزل کے فاصلہ پر) بھاگ آیا۔ والی روہان نے مصمصام الدولہ کو گرفتار کیا۔ ابن نصر بن مختیار نے بھٹی سردار والی روہان سے مصمصام الدولہ کو لے لیا اور اس کی حکومت بھٹس کے نوٹیس میں برسی ماہولی دلوں میں جس میں قید حیات سے سبکو دیا گیا اور اس کی ماں کو ایک ایسی سزا دے کے حوالے کر دیا۔ دیکھی، روانہ نہ اسے بھی مار ڈالا اور اس کے مکان میں دفن کر دیا۔ حسب ہوا والدہ دولہ خادس پر قابض ہوا تو اس نے اس کی پیش کو قابض ہو کر یہ سب لے جا کر دفن کیا۔

بہاء الدولہ کا قاتل اور خورستان پر قبضہ: مصفا مالدولہ کے قتل سے بعد ابو القاسم اور ابو بکر پسرانِ اختیار و قنبر نے بعض ایسے لوگوں نے ابو جعفر بن اسدہ زحر کے پاس پیام بھیجا جانے کی کوشش کی اور یہ امر پیش کیا کہ انہوں نے قنبر و دوم حمزہ ہمارے ساتھ ہیں باجمہر مدینہ کی طرف گئے اور یہاں عدول سے لڑیں انکی اپنی کوئی حاجت اب انکار و اقرار کا نہ رہے چاہا کہ بہاء الدولہ نے بھی اس سے خط و کتابت کی۔ اسے اور ان ویم کو جو ان کے ہمراہ تھے اسے بھی کافر قرار کیا اور ہر طرح کا سونک کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ ابو جعفر کو سخت فکر پیدا ہوئی کہ چونکہ ابھی نے اس سے پہلے پسرانِ اختیار کو کھانسنے کی کوشش کر

ڈالاکھا اور ان دونوں کو قہر کیا تھا اس وجہ سے اس نے بہا والدہ کے مکمل چرل کو تڑپ دیا۔ باقی رہے وہم جو اس کے سر پر تھے انہوں نے ان ترکوں کے خوف سے جو کہ بہا والدہ کے ملے سے نکال دیا، ہم اہلی و عجمی دھرمیوں کے ساتھ رہا اور اسی شش و پنج میں چار رہا۔ چنانچہ کہ مراد اور کی ایک جماعت کہ بہا والدہ کے پاس رہا نہ کیا ان لوگوں نے اسی سے جدو جہان لیا اور اسی پر اعتماد کر کے سب کے سب امر، کے پاس چلے آئے اور ان کی طرف بڑھے۔ پھر ہر مزار اور جہان کی جانب گئے غرض کہ بہا والدہ نے آہستہ آہستہ تمام بلاد و خوزستان پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد اپنے وزیر السلطنت ابوبلی بن اسماعیل کو خدائے کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ شہزاد کے باہر ایک کٹے میدان میں بڑا ڈھلا۔ پھر ان بختیار دین دونوں شیرازی میں تھے دونوں فریقوں میں تمنا کی لڑائی ہوتی رہی، جنگ میں پھر ان بختیار کے بعض امرای ابوبلی وزیر سے مل گئے اور ان دونوں سے صلح ہو کر ابوبلی کی فوج میں آ گئے جس سے پھر ان بختیار کو شکست ہوئی ابوبلی نے شہزاد پر قبضہ کر لیا ابوبصر بن بختیار بلاد و عجم بھاگ گیا اور اس کا وزیر السلطنت ابو القاسم بدر بن قسب یہ گئے پاس چلا گیا پھر بھٹہ چلا گیا اور قیام پذیر ہوا۔ خاتمہ جنگ کے بعد وزیر السلطنت ابوبلی نے حج کا ارادہ بشارت بہا والدہ کی خدمت میں دروازہ کیا چنانچہ بہا والدہ اس خوشخبری کو سن کر شہزاد آ یا اور قریب دروازہ کو جا اور پامال کرنے پر آمادہ ہوئے اس کے بعد شہزاد نے شہر کو تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گیا۔ ابوبلی بن بختیار صرف ہمسایہ ہر کو مستعین کیا اور علی الحرف کا لقب مرحوم فرمایا۔ ان واقعات کے بعد سے ملوک و عجم نے مستقل طور سے ابوبلی (بلاد فارس) میں سکونت اختیار کی اور دولت و دارائیک عراق کے حکمران رہے۔

ابوبصر بن بختیار کا قتل۔ جس وقت ابوبصر بن بختیار کا قدم بلاد و عجم میں مستقل طور سے جم گیا اس وقت اس نے ان دہلی فوجوں کو گھاتے کی کوشش کی جو فارس اور کرمان میں تھی اور ان سے خط و کتابت شروع کر دی۔ چنانچہ دہلی فوجیں اور بہت سے آکر ابوبصر کی تحریک کے مطابق فارس آ کر جمع ہو گئے ابوبصر نے ان لوگوں کو سبک کر کے کرمان پر دھاوا کر دیا۔ اس وقت کرمان میں ابوبصر بن میر جان حکومت کر رہا تھا سو قریب مائے پانچ ہفت کی طرف بڑھا اور اس پر قابض ہو گیا قبضہ چرقت کے بعد آہستہ آہستہ انکر بلاد کرمان کو ہالیا۔ بہا والدہ کو اس کی خبر ملی فوراً اپنے وزیر السلطنت ابوبلی بن اسماعیل کو ایک فوج کے ساتھ ابوبصر کی سرکوبی اور جنگ کے لئے روانہ کیا۔ جون ہی ابوبلی چرقت کے قریب پہنچا اہل چرقت نے اس کی درخواست کی اور رعایت قبول کی۔ ابوبصر بن بختیار پر حملہ دیکھ کر بھاگ نکلا۔ ابوبلی نے اپنی فوج سے تین سو جنگ آوروں کو منتخب کیا اور انہیں اپنے ہمراہ لے کر ابوبصر کے مقابل میں نکلا اس کا بیٹہ بختیار چرقت ہی میں چڑا دیا۔ ابوبلی کے بعد ابوبلی نے ابوبصر کو کچھ کر گھیر لیا ابوبصر کے ہمراہیوں میں سے کسی نے کمر و لڑنے سے اسے قتل کر ڈالا اور سر کاٹ کر ابوبلی کے پاس لے آیا۔ ابوبصر کے باقی حامی ہمراہیوں میں سے ہو کر بھاگے ابوبلی نے سب کو پامال کیا۔ یہ واقعہ ۷۵۰ھ کا ہے۔

وزیر ابوبلی بن اسماعیل کا قتل۔ ابوبصر کے مارے جانے کے بعد ابوبلی نے کرمان پر قبضہ کر کے ابوبصریہ، جہم کو مارا اور کھار و منظر و منصور بہا والدہ کی خدمت میں آ یا بہا والدہ نے فوراً اسے گرفتار کر کے اس کے مال و سائبان کو بھی ضبط کر لیا۔ اس گرفتاری اور حبس کا حکامی سبب کچھ نہ تھا اور اپنے دوسرے وزیر شاپور کو کچھ بچھا کر ابوبلی کے تمام مہجران خاندان اور احوال و اقارب اور دوستوں کو گرفتار کر لیا۔ وزیر شاپور کو بلاد کرمان کی سے ہٹا دیا گیا اور اس وجہ سے ان لوگوں کو بھاگ بھگنے کا موقع





کئی نہایت برہم ہوا، اطراف کوڈ کو اس کی کوشش سے بچا یا اس کے بعد ابو علی خودستان کی طرف چلا گیا اور فرخسویس تک پہنچا اس وقت میں یہ خبر سننے سے آئی کہ ابو محضر خود بھی فرام کہ کے مگر کوڈ کی طرف آگئے یہ ہے جسے شیخ فرالوت نے اور بنوں فریقوں میں لڑائی کا نیزہ مگر کیا بھی لڑائی کا سلسلہ قطع نہیں ہوا تھا کہ ۳۵۰ عیسوی میں بہاء اللہ نے ابو علی کو حکم بھیج دیا کہ تم ابو محضر کی جنگ بندی کر کے اسی واسطے سے جنگ کی غرض سے بھرہ چلے جاؤ۔ چنانچہ ابو علی ابو محضر کی جنگ سے ہاتھ کھینچ کر بھرہ چلا گیا ابن واسطے سے اور ابو علی سے متحد ہو کر آگیاں ہوئیں جیسا کہ ہم یہ حالات طرک سلیم میں بیان کریں گے کہ بعد انظر ابو علی اور خلافت بغداد کی جانب واپس ہوا ابو محضر کی حامی (برادر اسان) اسی زمانہ اور قیام کر دیا جس حامی حمید الجیش ابو علی کی جاگیر تھی اس کا حاکم آخری عروج میں مر گیا تھا ابو علی نے اس کی جگہ ابو الفضل بن علی کو نامزد کیا تھا اس وقت بہاء اللہ بھرہ میں ابن واسطے سے مصروف جنگ تھا ابو محضر وغیرہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو گئے بڑی دلی تین گھر کر گیا جماعت میں فرقہ یہ ابو گیا ابن حمید اسدی اپنے حقہ نہ لگا۔ چنانچہ ابو محضر اور ابن حمید نے ملوثان کا ہر کام لیا۔

بہاء اللہ اور ابو محضر: محمد مرید ابو محضر نے بہاء اللہ کی خدمت میں سفارت کا خط بھیجا صفائی کی درخواست کی بہاء اللہ نے درخواست کو قبول کیا اور نہایت کچھ چنانچہ ابو محضر تمام شہر میں حاضر خدمت ہو گئے بہاء اللہ نے اس خیال سے کہ بہاء ابو علی کو اس سے نفرت ہے ابو جانے کہ کو زیادہ وجہ نہ دلی مگر بہاء اللہ کو بددین صوبہ کی بدعتی ہوئی قوت سے غور ہوا اس کی آگ بھڑک اٹھی تو محض تیار کر کے جد کی طرف یہ عاجز رہنے مصالحت کا یہ مری بہاء اللہ نے اس کو قبول کیا اور وہ اس آگ بھڑک سے ابو محضر تیار ہوئے جو نے تمام آسوار میں سزا فرات اختیار کیا اور دینے کے تمام بنگراں سے بھرت کیا۔

محمد اللہ کی گرفتاری: آپ اپنے چچے کے ہیں کہ بعد اللہ ابو طالب رحمہ اللہ ابو طالب جو ان کے ابو تھے یہ حد درجہ تک حاکم بنایا گیا تھا اور وہ لوگوں کو جس کی زمانہ حکومت اس کی ماں کے قبضہ اقتدار میں رہی وہی ان بلاد پر حکمرانی کرتی تھی جب بعد اللہ نے بغداد اور اہل عرب علی بن علی بن قاسم کو سپرد کیا تو انہوں نے اس سے انکار کیا۔ بعد اللہ کو بھی اپنی ماں سے خوف پیدا ہوا اور وہ بھی اپنے چچے سے عقیدہ ہو کر دے سے نکل کر تاحہ میں جا پھری تھو کی حفاظت پر لوگوں کو سامور کیا پھر وہاں سے تھو کے نکل کر بدرین صوبہ کے پاس جا پہنچی۔ اعدا کی درخواست کی آستہ میں اس کا چڑا محض ابو علی نے ان سے فوجیں لے کر آگیا۔ بدرین صوبہ ان دونوں کے ساتھ ۳۵۰ عیسوی میں بعد اللہ نے لڑنے کے لئے جانا۔ چنانچہ اسٹھان پہنچ کر بھرہ ڈال دیا اور بڑو تیج جس پر قبضہ کر لیا اور اسٹھان کی تمام حکومت پھر بعد اللہ نے لڑا۔ ماں کے قبضہ اقتدار میں آئی۔ بعد اللہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور حکومت کی کرسی پر محض اللہ کو کھنایا۔ بدرین صوبہ پہنچے اور حکومت وہیں آج۔

ماوراء النہر اور بدرین: تا جاتی: پھر ایک برس کے بعد بعد اللہ کی ماں کو محض اللہ نے ہنگامی بیٹے ابو علی بعد اللہ کو قید سے نکل کر تختہ حکومت پر بٹھایا۔ محض اللہ ان کی طرف بھاگ گیا۔ بدرین صوبہ یہ کہ اس سے بے بہرہ

میں نے وہاں پر جاکر اپنے جیے والوں کی خوشی اور فسادِ قلم کرنے میں مصروفِ خیال ہی اس میں بیچ و دوڑ نہ کیا۔ یہ وہ جیسا مگر میں نے خود  
میں شمس اور وہ کھڑا بیچا پرس میں تھا۔ نہ اس کا مطلب کیا تھا۔ چہرے مصروفیت کے باوجود کچھ شمس اند و لہر نہ دے پونہ بیس  
راٹ نکلیں۔ شمس اند لہو نے قلم کا مسرہ کر لیا۔ مجید اللہ دل کی باتیں سمجھتا تھا جس نے فرادہ ہو گئی۔

خلاۃ الدین ابو حفص: خلاۃ الدین بنی امیہ جو خلیفہ تھے ان کا کوئی اسی جو مدت (مادہ مجیدہ دفعہ دوم) کا ناموں نہ ہو۔ حال تھا کہ ہم فارسی زبان تک کو یہ مسموں کو پہنچے ہیں اسی جیسے خلاۃ الدین بنی امیہ کا کوئی نہ بکلا نہ کیا اسے مجیدہ دفعہ دوم کی ماں نے اصفہان کی حکومت پر سرور کیا تھا جب اس کی جگہ حکومت کے اختصار پیدا ہو تو خلیفہ کا کوئی بھاء الدردلہ کے پاس مداخلت چلا گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا رہا۔ جب مجیدہ دفعہ دوم کی کن کے قہرہ قہرہ میں نہ رہے حکومت آگئی تو ان کا کوئی عراق سے اس کے پاس چلا آیا اس نے اسے مجیدہ اصفہان کی حکومت پر امور کیا اس سے اس کی قدم حکومت و مصلحت پر ہم ٹھنے اس کے بعد اس نے ۱۱۰ اصفہان پر غور وانی کرنے لگی جیسا کہ آئندہ ہم ان کے حالات کے ضمن میں بتا رہے ہیں۔

بہاء الدولہ کی حرا جعت بغداد اور امام جعفر استوار ہر جر مضبوطی کے ساتھ لگا دیا جب کہ اس کے خاں خاں اس میں سے تھا اور جعفر نے اپنے بیٹے علی علی محمد و علی بن علی علیہ السلام کے لئے کی کہ وہ میں سے بھیج دیا کہ وہ جب محمد باقر علیہ السلام کو لایا تو اب انکی پروردگار کے پاس چلا آیا۔ بہاء الدولہ کو عراق میں جب پہنچی کہ دار الخلافت بغداد میں اس کی غیر حاضری کے زمانے میں سخت شورش پیدا ہوئی اور ابوشامہ اور ابوشامہ اور ابوشامہ نے لوٹ مار شروع کر دی ہے کہ بہاء الدولہ نے اپنی جگہ عراق کی حکومت پر فخر الملک ابو طالب کو مامور کیا کہ خود دار الخلافت کی طرف چلی کفر ہوا۔ امراء و دولت دارا کین سلطنت اور جے جے کے عہدہ دار کی منہ کے ذی الخیر محمد بہاء الدولہ سے ملنے کے لئے آئے۔ بہاء الدولہ نے ایک فوج دار الخلافت بغداد سے روانہ کر کے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی جہاں تک کہ ابوالمکارم کی شورش ختم ہو گئی۔

بزرگنِ حسودہ کی ادراختی کی زمانہ میں بدربخِ صلیب اور اس کے بیٹے میں نظر ہو گیا۔ چار نے بہاء الدولہ سے ادراختی کی۔ چنانچہ بہاء الدولہ نے بزرگنِ بہاء پر کمر بستہ کر دیا۔ ..... سوچنا تو اس نے قبضہ سے نکال لیا اور چار کچھ دن واسبابہ والی تہ سب پر قابض ہو گیا اس عرصہ میں سلطانِ طوائف اور بہب پھر اب نئی تختی اپنے سرور ان قوم کے ساتھ رکھنے اور بھینسلے سے فراغت کی حیثیت کی ذمہ داری کی وہ اس کے ساتھ ساتھ خود ادراختی بظہ اور دولت ہوئے۔ بہاء الدولہ نے ان نوگوں کو ذی السعادتین حسن بن مسعود کے ہمراہ اپنی طرف روانہ کیا۔ ان لوگوں نے اس کے وطریقہ کو بظہ وصال کر کے شہر آگیا۔

نوجوان حسن بن مزید اور سلطان ذوالسلاطین نے ان میں سے چند لوگوں کو گرفتار کر لیا لیکن کچھ دن بعد وہ کر دیان لوگوں نے ذوالسلاطین کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ ذوالسلاطین پر بات تازہ کیا اور ان لوگوں کو صراحتاً سلطان کے چکر گرفتار کر دیا اور پاب زنجیر دار الحکومت بغداد بھیج دیا کچھ عرصہ بعد وہ حسن بن مزید کی طاقت سے چھڑا کر دیئے گئے ان لوگوں نے مسیحی عبادت پر تعلق و مارت کر لی، یہ کہیں باوجود مسیحیوں کے خلاف سے بڑے اور اسے نبوت لیا۔ قرآن الکریم نے

ابو الحسن بن علی بن ہود کو جس سے انتقام لینے کے لئے کھینچا تھا ابو الحسن بن علی نے مصر پہنچ کر اس لوگوں کو گھیر لیا اور کہا یہ سب تنہی سے انہیں قتل اور گرفتار کر لیا۔ انہیں کافرانہ واسباب جس قدر کثرت ملیا تھا وہیں لے لیا اور قیدیوں کو کھنکھانے کے پاس بھیج دیا اس واقعہ کے بعد بصرہ کے باقی ماکہ و مہاجرین نے نہ بیرون کے قافلے سے نہ پہنچ چکا شورشِ راع کی اور اطراف کو فز کو کثرت لیا۔ ابو الحسن بن علی نے جو بصرہ پر ان کے سر پر نہ پہنچا اور جیسا کہ اس سے پہلے اس نے انہیں زیر و زبر کیا تھا بصرہ قید اور قتل کیا اور قیدیوں کو دار الخلافہ بغداد بھیج دیا۔

یہاں والد الدولہ کی وفات ان واقعات کے بعد سن ۵۵۷ میں نصف اول گزر چکا تھا کہ یہاں والد ابو نصر بن محمد الدولہ نے معاصر جان (عراق) میں حکومت پائی۔ مشہور ہیں کہ اپنے باپ کے پاس مدفون ہوا جس میں حکومت کی۔

سلطان والد الدولہ ابو شجاع اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان الدولہ ابو شجاع تختِ حکومت پر متمکن ہوا۔ اور جان سے غیر آزاد یا اپنے ایک بیٹے جناب الدولہ ابو طاهر کو بصرہ کی حکومت پر مامور کیا اور دوسرے بیٹے ابو القوازیس کو کرمان کی گورنری مرحمت کی۔

شمس الدولہ اور محمد الدولہ آپ آپ پر پڑے پڑے جیسا کہ شمس الدولہ بن محمد الدولہ تختِ حکومت پر متمکن ہوا تھا اور اس کا بھائی محمد الدولہ تختِ رائے حکومت رہے ہوا تھا اور اس کی ماں دونوں حکومتوں کی مگر ان اور سیاہو ملیہ کرنے کی مالک تھی بدو بن صہبہ کہ اول کا سردار تھا اس سے اور اس کے بیٹے بلالی سے بھٹنچا ہوا تھا ایک دوسرے سے کہ کئے تھے دونوں میں متعدد کرائیاں جو انہیں جنہیں ہم ان کے حالات کے ضمن میں تحریر کر رہے۔ شمس الدولہ کے اکثر شہر اس پر قابض ہو گئے تھے اور وہاں کے مال و اسباب کو ربا لیا تھا جیسا کہ ان کے حالات کے سلسلہ میں ہم آئندہ چرچہ کے ہیں کے بعد شمس الدولہ نے رے کی طرف تہم پر ہمایا بعد والد الدولہ نے رے کو ویرا بنیاد و تہم چلا آ پائیں کے ہمراہ اس کی ماں بھی تھی۔ شمس الدولہ نے رے پر قبضہ کر لیا اپنے بھائی اور ان کے خاقان میں رادانہ ہوا فوج کو بہت سے فوجی سے مشابہت رکھتا تھا۔ آئے دن کرائیوں کی وجہ سے خواجہ بدو جسے خود و شریا ایک بگاڑ رہا ہو گیا لوگ دھاک دھک اور گھنچا جسے طلب کرنے کے لئے شمس الدولہ مجبور ہو کر دھان دھانی آیا اور اس کا بھائی محمد الدولہ اس کی ماں بھر رہے آگئے اور قابض ہو گئے۔

فخر الملک ابو طالب کا قتل ابو محمد حسن بن سہلان ایک دست سے فرائش کے پاس چلا گیا تھا۔ فرائش نے اسے نہنے پاس کہاں کثرت سے ظہر دیا۔ سلطان الدولہ نے اس کی جگہ محمد و زار سے ابو القاسم جعفر بن فرائش کو مقرر کیا۔ پہلے اولیٰ ۵۵۷ میں سلطان الدولہ نے اپنے گورنر عراق اور اس کے وزیر و مملکت فخر الملک ابو طالب کو گرفتار کر کے قید حیات سے سبک دہی کر دیا۔ سارے پانچ سال محمد و زار سے پر ہار اس کا مال و اسباب سلطان الدولہ نے ضبط کر لیا جس کی مالیت ایک کروڑ تھی۔

ابن سہلان کی وزارت جب فخر الملک کے قتل سے بعد ابن سہلان واپس آیا تو سلطان الدولہ نے فخر الملک کی جگہ اسے حکومت عرواق پر مامور کیا محمد بنکوش کا خطاب دیا۔ اور اس کی جگہ وزارت کا عہدہ دینی کو مرحمت کیا۔ چنانچہ گرم ۵۵۹ میں ابن سہلان عراق کی طرف روانہ ہوا اپنے اسد کی طرف ہا کر گزرا۔

چند روز بعد حکومت خیر الئکب میں اس کے اعشارہ وعظم سے بخوارہ نے ہاتھ کر کے سرداروں کو گرفتار کر لیا تھا اس وقت سے ان میں سے نین وئش خیر الئکب کے قتل کے بعد جو اس وقت انتقام لینے کے لئے داخلہن سہلانے یہ رنگ دیکھ کر بخوارہ اور اس کے بھائی مہاشوہ اور طرہ پر شب فہول۔ وہ خود وئش تعاقب کرتا چلا گیا ان کے بھائی نامی سرداروں کو قتل کیا ایک جزعت دہم اور ترکوں کی بھی کام آئی۔ جلا خراں لوگوں کو شکست ہوئی۔ انہیں سہلانے نے ان کے ہال واسہاب کو لوٹ لیا اور ترکوں اور لاکوں کو قتل کیا تاہم جنگ کے بعد بخوارہ و مہاشوہ کو اس دیوان روٹوں اور طرہ اور جزیرہ کی حکومت میں شریک کر دیا۔ پیاسر سلطان اللہ کو بلا گیا اور جزیرہ اور اسٹی جانب کوچ کر دیا اس وقت واسا جانے کی تھی مگر رعی تھی۔

[illegible]

سلطان احمد اولہ اور رنجی میں خصمہ محبت: ان واقعات کے بعد رنجی دوسلطان احمد میں صفائی ہو گئی تھی۔ یہی سبب تھا کہ رنجی کی کمزوری محسوس ہوئی اور اختلافات بند ہو اور دوسلطان احمد میں جو اسالیاں پر پھوٹ پڑے، ایک طعت جنگام برپا ہوئی تو دوسلطان احمد فوجت نہ کر سکتے اسی اثناء میں سلطان احمد نے اپنے وزیر فسادتس احمد اس کے بھائی کو گرفتار کر لیا۔ حکم دیا کہ وزارت امور طالب: والہا عینا حسن بن منصور کو: بت دیا اور کمال الدولہ دلی لکھا:۔ یہ بھی اپنے وزیر ابو سعید عبدالواحد علی بن: کو لکھا کہ گرفتار کر لیا۔

ابو القواوس۔ سلطان الدولہ نے اپنے بھائی ابو القواوس کو کرمان کی گورنری پر مامور کیا تھا۔ یکدم دہلی سے باہر آ گئے تھے اور ان لوگوں نے ابو القواوس کو سلطان الدولہ کی مخالفت پر ابھارا چنانچہ ابو القواوس نے نظم بقاوت بلند کردہ دستور کو سب سے پہلے شہر ریخت کر بنگہ کر لیا۔ سلطان الدولہ کو اس کی خبر ہوئی تو فوجی آرامت کر کے ابو القواوس کی سرکوبی کرنے لگے پھر ابو القواوس کو پہلے قتل کر دیا۔ سلطان الدولہ نے تعاقب کیا۔ ابو القواوس کرمان کو خیر باد کہہ کر سلطان محمود بن سنکیان کی خدمت میں بمقام دست جاسنجا۔ محمود نے آؤ بھگت سے ٹھہرا ابو القواوس کو دیکھ کر دہلی سے دہلی کے سلطان کو ایک فوج کے ساتھ ابو القواوس کی مدد کے لئے روانہ کیا یہ وہ زمانہ تھا کہ سلطان الدولہ کرمان سے دار الخلافہ بغداد



تکبیل میں ہوئی۔

ابن کا کوہ کا تہران پر قبضہ: جس الدولہ بن یوسف والی ہندالان نے وفات پائی اس کی جگہ اس کا بیٹا سادہ ولد تختہ حکومت پر چسکن ہوا۔ فریاد میں سردار شیخ کو پڑھو کی حکومت بنا والدہ کی آنکھوں میں گناہی ٹپک گئی فوجیں آراستہ کر کے فریاد کو چار گھرا۔ فریاد نے علاء الدولہ بن کا کوہ سے اسے طلب کی علاء الدولہ نے فریاد کی درخواست کو قبولیت کا دہچہ عطا کیا اور اس کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔ چنانچہ سادہ ولد کو فرماؤ کے کا صرہ اور جنگ سے ہاتھ کھینچ چکا۔ اس کے بعد علاء الدولہ اور فریاد نے ہندالان کی طرف قدم چڑھایا اور پہنچ ہی کا صرہ ڈال دیا۔ ہندالان کی فوجیں تاجک لشکر کی کی باقی میں (سپہ سرلار) والدہ اور اسے تخت کے لئے نکلے اور بلا درج علاء الدولہ کا صرہ انعام علاء الدولہ شکست کھا کر فریاد خان پہنچا انکار واد میں اس کی فوج کا اکثر حصہ برباد اور سرداروں سے ہلاک ہو گیا۔

تاج الملک قزاقی کی تاجکی: تاج الملک قزاقی نے علاء الدولہ کا خاقان کہا اور جہاں تاج الملک نے علاء الدولہ پر کا صرہ ڈالا علاء الدولہ نے ان ترکوں کو ملایا جو تاج الملک قزاقی کے مراد تھے اس سے تاج الملک کر دہ ہو گیا جس کا سارا لشکر منتشر ہو گیا۔ تاج الملک بحال پریشان ہوا ان کی جانب ڈٹا۔ علاء الدولہ نے سادہ ولد پر طلب کر لیا نام کی باج و شہت دہ گئی خراج دینے لگا۔ اس کے بعد علاء الدولہ نے تاج الملک کا اس کٹر میں کا صرہ کر لیا یہاں تک کہ تاج الملک نے شک آ کر اس کی درخواست کی علاء الدولہ نے اس دینے سے سادہ ولد کے ساتھ اپنے مراد بنے ہوئے ہندالان کیا اس پر اور اس کے کل صوبہ پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ دیلمی سرداروں کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا اور پچھتر واروں کو قتل کر ڈالا۔

ہندالان پر قبضہ کرنے کے بعد اجماع الشوک کر دی کے ملک کا قصد کیا مشرف الدولہ نے ابو الشوک سے درخواست کرنے کی سفارش کی چنانچہ علاء الدولہ نے اس سفارش کو منظور کر لیا اور اپنے وار و حکومت واپس ہوا یہ واقعہ ۷۳۵ھ کا ہے۔

وزیر ابو القاسم: چونکہ وزیر خادم مشرف الدولہ کے باپ اور واد کی خدمت میں رہا تھا اس وجہ سے وزیر خادم مشرف الدولہ پر غلبہ حاصل کئے ہوئے تھے اور اس قدر کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ خود یہ کی دولت و حکومت میں جو چاہتا تھا کر کر رہا تھا۔ اس کے دولت اور فوج پر اس کی جاہل حکومت تھی۔ وزیر السلطنت صوبہ الملک دہلی نے وزیر خادم کے کسی حاشیہ نشین بہاری۔ سے ایک لاکھ راجا کسی ذریعہ سے وصول کر لئے تھے۔ وزیر خادم نے مشرف الدولہ کے کانوں تک یہ خبر پہنچائی کہ مشرف الدولہ نے باہر معین ۱۳۵۵ھ میں صوبہ الملک کو صغرول کر کے ناصر الدولہ بن ہندالان کو عہدہ وزارت عطا کیا۔ یہ خبر عرصہ بعد مشرف الدولہ نے اس غلطہ عہدہ بن کے پاس بھیجی دیا۔ خلیفہ حاکم نے اسے عمر کی حکومت پر اس کو یہ مصر میں اس کا بیٹا ابو القاسم عینی پادہ ہوا۔ حاکم نے اس کے باپ ناصر الدولہ کو کسی ویرام میں قتل کر ڈالا۔ ابو القاسم صفر بن جراح امیر طے کے پاس شام ہجرا گیا اور عہدہ یوں کے خلاف ابو القاسم امیر کو کہہ بھارنے لگا۔ ابو القاسم نے اسے بلا بھیجا۔ یہاں ہی ابو القاسم کی از دست کی ذمت لی گئی فوجیں آراستہ کر کے مصر کی جانب بڑھا اور بہت سامان و مال ہجانہ جنگ لے کر ابو القاسم کو واپس آیا اور ابو القاسم عراق کی طرف چلا گیا۔ عہدہ اہل عراقی خیر الملک اب طالب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

وزیر اہل القاسم کی معزولی: ظیفہ قادر باللہ وہ اس کی خبر سے کسی تکبر بھیج۔ یا کیا ہوا تھا اس کو اپنی خدمت سے بچل دو۔ نریب  
 اہل القاسم نے محفل کارامہ تراقیہ دیا اور اہل سو محل نے اہل القاسم کو قتلہ الہی اقامت پہرہ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد مذات کے اخذ و  
 کی وجہ سے شاہی خطاب میں گرفتار ہو گیا اور معزول کر دیا گیا۔ پھر عراق کی جانب روانہ ہوا خود ہی جس سے سے کچھ ایسے  
 اتحادت پیش توئے کہ مشرف اللہ نے اسے وزارت کا عہدہ عطا کر دیا کہ تختی جوئی تو فوراً کے ساتھ زیادتی اور ان پر  
 حکومت کرنے لگا تو کون نے شروع و شروع پایا عطا کر دی۔ اس کے محل جوں کی وجہ سے حیرت انگیز تھا اس میں معصیت میں گرفتار ہو  
 گیا۔ وہ جوں بحال پریشان سفر کی طرف نکل بھاگے مشرف اللہ در بھی اس کے ساتھ ہی قراش نے ان لوگوں کو عزت و  
 احترام سے ہمراہ کیا اور بڑی آؤ بخت سے تختی پایا۔ چند روز بعد یہ لوگ اہل القاسم کی طرف چلے گئے۔ ترحال کو اپنے کے ہر خدمت  
 ہوئی۔ مرتضیٰ اور اہل کسین و عین کو مشرف اللہ وہاں کا خدمت میں بھیجا۔ طالبی کی اور دایکس نے کی اور دوست کی۔ ابھی کوئی  
 جو اسے نہیں مانتا تھا کہ چند روزہ ان ترک مشرف اللہ وہاں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پندرہ روزت و تازت غیر عادی کے ساتھ  
 بدرجہ عافت بلکہ اور اچھی لگے۔



## باب: اول

ابو کا لیجار بن سلطان الدولہ

و

جلال الدولہ بہاء الدولہ

و

علاء الدولہ ابو جعفر بن کا کوہ

سلطان الدولہ ابو جعفر بن بہاء الدولہ دہلی کا جس نے سترہ شہزادوں میں واقعی حملہ لیلیٰ کیا اور طرزاً غربت اختیار کیا۔ محمد بن کریم نے اس کے طراز میں بہت بڑا اور خوب تر اور اس کی حکومت کا نظم اور دیوتا تھا۔ اس کا میرا بیٹا سلطان الدولہ کے بیٹے کا لیجار کی طرف تھا اور اس وقت اس کا گورنر تھا۔

ابو کا لیجار اور ابو القوارس کی جنگ سلطان الدولہ کے مرنے کے بعد ابو کا لیجار کو تخت حکومت پر تھکن کرنے کی قرین سے محمد بن کریم نے بائیں۔ ترولی کی خواہش پر محمد کو کہا کہ لیجار کے بچاؤ القوارس دلی کرمان کو اپنے حکومت پر نہ کی جائے۔ چنانچہ ترکی فوجوں نے ابو القوارس کو نہ مانا سے بلایا۔ محمد بن کریم کو اس سے خبر دیوہ بڑا ابو کا کوہ اس کا ہم نواز تھا۔ لیجار نے بہرہ کی طرف ایک گزرا اور وہاں ابو القوارس کے لائے کے لئے کرمان وہاں وہاں یہ محمد بن کریم نے اس وقت سے قزاقوں سے اس کی حالت کو دلی کی۔ دلی کی فتح کے پس اپنی حکومت کا عیام چھوڑا۔ احمین نے اس وقت کو محمد بن کریم کی روانے پر متوقف کیا۔ ابو القوارس کو اس سے غصہ پیدا ہو کر محمد بن کریم کو قتل کرنے کا ارادہ اس کا بیٹا ابو القوارس کی خدمت میں ابو القوارس کی کیا۔ دلی کا لیجار کو اس سے بے حد بددلی پیدا کی۔ لیجار نے اس کی طرف چلا اور اس کی طرف چلا اور اس کا مقابلہ پر آیا۔ قہرمان کی بڑی دلی میدان جنگ ابو کا لیجار کے ہاتھ ہار گیا۔ ابو القوارس کا قتل کر دیا۔ حضرت امیر خلیفہ پریشان کرمان کی طرف چلا گیا اور ابو کا لیجار نے شہر پر قبضہ کر لیا تاہم یہ حکم میں ملے ہوئے تھا۔













فہرماہیہ وادنی کی ترغیب و تدارک اور تھیں اس وقت طبرستان سے قیسا پور چلا آیا۔ ظاہر ہے کہ وہ بڑے بڑے قاضی ہوں گے۔

ایکویک لیتھو اور تاتاریوں میں مصافحت : اس کے بعد اتر آئے دیکن کے ایسا دور یوں کی مصافحت پر کمریں باندھیں۔ دونوں اطراف میں لوٹ کر اور نوادہ کرتی کر رہے تھے چنانچہ چوتھے طرے سے تاتاریوں کی توپوں کی مارا گراہ منتظر رہا ایک جماعت ان کی رہے کی طرف چلی گئی اس جماعت کو سردار ایک شخص پر قاضی تھا دوسرا دروہہ ان کی چاہب چلا کر اس کا دروہہ منسہ اور کو تلاش تھے اس دروہہ نے محلان میں فتح کر کے ایک کھار بن علاوہ دروہہ پر حاکم صوبہ والا ان کو چھوڑ دیا۔ جب ان کے امراء دوسرا زمین نے ایکویک کھار کی ملک پر فوج بھیجیں لیکن کامیابی نہ ہوئی ایک مدت تک جرنل حاکم صوبہ میں، باغیہ کو ایکویک ہارنے کے بعد سے صافست کر کے اور کوئی شہر کوئی دیہاتی میں سلا گیا۔

تاتاریوں کا رہنے کا قیصر ۱۲۳۰ء میں کاچنگرہور سے نکلا تھا اس نے علامہ اسد اللہ بن کا کوچ پر رہنے میں کامیاب ہوا۔  
 قاضی ابن ہرود، دلاور کا۔ اسی کا وہ بھی ان چندوں میں سے ہے۔ علامہ نے بیگ سے طلب کی تھی چار سالہ ائمہ دین مجبور ہو کر کاچنگرہور چلے  
 آئے گا کہ وہیں رات کے وقت رہے تھے استہزاء چلا گیا۔ اسی خشم نے چھوڑا اہل دیئے کا ترقی ہوا ہے وہ ان کی طرح  
 رات بے رات کی بخت شہر میں تھیں پڑے اور بے جا تہذیب کی ترقی کر دی۔ شہر کو دیکھ کر ان میں سے ایک گروہ ۱۰۰۰ نے علامہ اسد اللہ کا قہقہہ کیا  
 لیکن وہ بے جا تھا۔ آج۔ تب یہ گروہ ہے۔ اسے نہ کس کی طرف لوٹ پڑے اور اسے اسے یا اس کی گروہ میں ہے اس خطی نے گروہ  
 کی طرف قدم چاہا اہل قریب تھے بلکہ پڑے۔ اسے اس کی طرف تھپ کا سامنا نہیں صورت نظر نہ تھی وہ اہل قریب میں سے سات ہزار  
 چار سو تھے گروہ کی حالت اور طاقت تو یہ تھی۔

[illegible]

تاج راور اور اجوا کا کھجار اس کے بعد ۳۰ یوں نے ایوان کا کھجار بنانا والدہ سے خط لکھ کر شروع کیا اور اسے انتہائی محک  
کہہ رہا تھے یہ بعد ان فرمایا۔ جب ایوان کا کھجار بنانا میں گیا تھا ۳۰ یوں نے اس پر خط لکھ دیا اس کے مائل واسطے کو لوٹ لیا  
کھجار اور اجوا کا کھجار کھلتا تھا کہ بھگت کھا۔ اسی اثر سے وہ خود نے اسے چھینا۔ کھن ۳۰ یوں کے ایک گرو پروردہ سربان  
راہ میں شب خون مارا اور کھسایا ہو۔ مظفر منصور اسٹیشن اہلی کا جب بطور ۳۰ یوں کا دوسرا گروہ جو حضرت سید بہادر  
مظفر کی رخصت اور ان کے بھائی ابراہیم خاں نے ہر ایوان میں سے تھانچا فوجی کے گروہ اور اہل ایمہ سے تھانچا ۳۰ یوں کے  
مقابل میں نظر جمے اس وقت سے اور بعد ان کو اپنے غلہ و قسم کا کھانا دیا جسے تھانچا ۳۰ یوں نے آذربائیجان اور بارکھ اور  
موسوں کی طرف سے کیا کیا اور مستحق اور مستحق ہو کر ان سب کو جس طرح طرح کے مظالم پر لکے جیسے کہ تروشی والی کھوسوں اور





[illegible][illegible][illegible][illegible]



(یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ کا ہے) بعض سردارانِ دہلیم کو ابوالقاسم نے گرفتار کرنے کا قصد کیا۔ سردارانِ دہلیم ملک مصر کے پاس بھاگ گئے اور اس کی حمایت کی۔ ملک مصر نے ان کی تائید ملک کے خیال سے ابوالقاسم کو بھروسے نکالی دیا جو ایلہ بھاگ گیا جب اس کے پاس ایک نہایت فوج ہو گئی تو اس نے ملک کے لئے بھروسہ کا قصد کیا ورنہ اس میں لڑائی ہوئی اور اس نے ملک مصر کو بھروسے نکال دیا اور دستور سابق ایچا بھارکا طریقہ ہو گیا اور اس کے کام خفیہ پڑے گئے۔

جلال الدین کا اخراج اور واپسی: رمضان ۱۲۳۳ھ میں جلال الدین نے اپنے وزیرِ اسلحت ابوالقاسم کو بلا بھیجا لشکر میں کوہستان سے غارت پیدا ہو گئی۔ دل واسباب کے ممکن لینے کا اقرار کیا کہ ہنگام پر یا کر دیا اور ان حکومت پر چڑھ آئے۔ جلال الدین کو ایک بیوی روگوشیوان حکومت سے نکال کر ایک مسجد میں جو ایمان حکومت میں تھی بٹھا دیا جلال الدین اپنے وزیرِ اسلحت ابوالقاسم اور امیرال دہلیم کے ساتھ کرتے آیا اس کے بعد لشکریوں میں چھوٹ پڑ گئی نظام با جاہ آ کر اور جلال الدین کے پاس پیغام بھیجا کہ "آپ خود اس شریف لے جائیے اور اپنے چھوٹے فرزندوں میں سے کسی کو دارالحکومت میں رہنے کے لئے چھوڑ جائیے" جلال الدین نے اس کو منظور نہ کیا اور چھوٹے لڑکوں کو بھگڑنے کے لئے کسی غرض سے روانہ کیا بھوت تو پہلے ہی پڑ گئی تمام لشکر کی راضی ہو گئی اور حقیق ہو کر جلال الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے کی درخواست کی اور حاضر خدمت ہو کر بہت وصایا دلائل لائے: طاقت و فراہم دہلی کی قسم کھائی۔

وزارت علی اردو بدلیں: ۱۲۳۳ھ میں جلال الدین نے محمد اور ابو سعید عبدالرحیم کو امین مان کر ان کی جگہ عہدہ وزارت پر مقرر کیا امین کو لاہور سے بے حد مصروف کر رکھا اور راضی ہو کر حکمران جلال الدین نے امین کو لاہور ترک کر کے بھر پور کیا وزارت سپرد کیا اور محمد والد کو کمزور کر دیا محمد والد چند دن عہدہ وزارت کی فہم میں محمد والد جب کام ہو گا نظر نہ آئے تو جلال الدین کا ساتھ چھوڑ کر اناکارہ افسر اختیار کیا جلال الدین نے اسے فہم میں باخیا اور محمد والد وزارت کا کھرا ایک بڑا چند دن وزارت کرتے بھاگ نکلا۔ بدلیں لشکر کے پاس چلا گیا۔ تب غلچہ وزارت ابوالقاسم کو دیا گیا ابوالقاسم کے زمانہ وزارت میں لشکریوں کے مطالبات بڑھ گئے ابوالقاسم اراکانہ کر سکا دو ہفتہ وزارت کرتے بھاگ گیا لشکریوں نے گرفتار کر لیا اور دارالحکومت میں رہنے پر مجبور کیا۔ جلال الدین نے ابوالقاسم کو بھر پور وزارت کا عہدہ عطا کیا۔ اس کے زمانہ میں فتح و فتاد کا دور دورہ چل گیا تھا۔ دن و رات دارالحکومت بغداد میں لوٹ مار ہوئے گئے۔ حکام و قضاہ باندھے۔

جلال الدین برتر کون کی پورشی: جلال الدین نے سپہ سالارانِ دہلیم میں بھیری کی قربانی بغداد میں، امن و امان قائم کرنے کی غرض سے مقرر کیا۔ بھیری نے نہایت غریبی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ خبر و خدا کی جتنی گستاخی خلقت و سلطنت کے آفتی پر چھائی ہوئی تھی سب تکمیل میں آئی کہ کر دوں اور لشکریوں نے خافت مابہ پر عارست مری کا ہاتھ بڑھایا اور اسے لوٹ لیا جلال الدین اس ہتھیار کو گزند نہ سکا۔ خلافت مابہ نے قاضی بن علی اور فہماہ کو دربار میں طلب فرما کر ان لوگوں کے طریقوں کی موتی کی قربان کھو دیا۔ کر دوں اور عام لشکریوں نے وہ اور خلافت پر حملہ کر دیا۔ شہر خلیجین ہار گیا خلافت پر حملہ کرنے لگے۔ حکام وقت اس ہنگام کو فرار کر گئے اور ذرا اس کا قہر کر کے بغداد کے اطراف و دیوار میں عرب بھلی گئے۔ عارست مری اور لوٹ۔ مری کوئی مدد نہ دی۔ جامع منصور کے قریب عورتوں کے کپڑے تک جھین لے گئے۔



[illegible]

جانبی اور ولہ و ملک اٹھوگ کا خطاب اس کامیابی سے جلال الدولہ کے جو سے بہتہ ہوئے۔ خلافت مابہ حکم و امر سے درخاست کی کہ انھیں ملک اٹھوگ کا خطاب عطا کیا جائے۔ خلافت مابہ نے اس کی مخالفت کی۔ فقہاء کو فتنی لینے کی ممانعت سے زیادہ میں طلبہ کی اس اطیب طبع کی یہ مہمات غیر بی واد و ملت نام کرتی تھے۔ نہ کہ ان کا فتنہ دینا جو ان میں مادی و دینی نے انکسار کیا۔ اس لئے انھیں جو کچھ غیر مشرک و معصوم پرہیزگار تھے ان میں اور غیر میں اور عروہ و اہل اہل انھیں نہ دیکھ سکتے تھے۔ ان کی فتنہ دینے کا جو قصد تھا وہ قضا و تکلیف کے لئے چنانچہ انھیں اطیب کی حیثیت ہوئی اور ان سے اتنی ہی توجہ دی گئی جتنی ان کو کونہ ایک ایک کامیابی کا خطاب دینا یا انہیں ہر دوئی جو اس لئے ان کے قسوس اور اس سے متعلق کیا تھے۔ وہ چنانچہ ان کے چھوٹے تھے۔ انھیں جلال الدولہ کے وزیر میں نے کیا جب جلال الدولہ نے اسے یہ اطلاع دی کہ ان کی کامیابی نصیب ہو رہی ہے۔ ان کے لئے یہ خبر دے دی۔

[illegible][illegible]









قید کر لیا اس کی خزانہ کو لوٹ لیا کتب خانہ قرنی الممالک [۱] یہ واقعہ ۳۴۵ھ کا ہے جسے حسن بن حسین غوری نے جاکر خاک سیاہ کر دیا تھا۔

علاء الدولہ کا محاصرہ اصفہان ۳۴۵ھ میں علاء الدولہ نے پھر پر ہانڈے ڈالے 'نہ جس فراہم کر کے ابو صفیان کا اصفہان جا کر حاصرہ کر لیا۔ ترکوں نے علاء الدولہ کے ساتھ بے وفائی کی باقی ہو گئے علاء الدولہ کا مسرہ اٹھا کر جو دربار پر ورجہ سے طرم چلا گیا۔ ابن مالارادلی طرم نے ابن بکتگین والی خراسان کے خوف سے علاء الدولہ کو اپنے یہاں ٹھہرنے دیا تاہم علاء الدولہ طرم سے بھی ٹکل کھڑا ہوا اس کے بعد علاء الدولہ میں طمرل کہہ تے خراسان پر قبضہ کر لیا جسے ۳۴۷ھ میں سلطان کوٹنے لڑ کر بھر دیا جس نے اپنی جیسا کہ ہم تحریر کر چکے ہیں اور آئندہ حسبِ وقت تحریر کریں گے۔

علاء الدولہ ابو جعفر ابن کا کو بیہ کی وفات علاء الدولہ ابو جعفر بن دینور بن یار بن کو بیہ نے ابو لشکر کے ملک سے واپس آ کر اصفہان میں ۳۴۸ھ میں سفر آخرت و خلیفہ ہوئے جس کے بعد تھوہر بن ابی منصور فرار ہوئے اور حکومت اصفہان کے تخت پر رونق افروز ہوئے اور اس کا دور الزکا کا دور تھا کہ شافعیان کی طرف چلا گیا اور قبضہ کر لیا تھا وہ کے شاہ و قرب و دربار کے قریب اور امثال جبل پہ بھی قابض ہو گیا۔

ابو منصور اور ابو حرب کی جھڑپیں اس کے بعد ابو منصور فرار ہونے سے تھک کر کے تھک دہ کے پاس اپنی اطاعت کا پیام بھیجا وہ اپنے باپ کے بیٹے کے ہونے و فیروں اور مال میں سے کچھ مال طلب کیا تھک دہ نے اطاعت قبول نہ کی مخالفت کا اعلان کر دیا ابو منصور فرار ہو کر اس کی سرکوبی کے لئے چلا ابو حرب (ابو منصور کا چچا بھائی) بھی اس کی رکاب میں تھا ابو حرب تھک دہ سے مل گیا اور ابو منصور اصفہان واپس آیا ابو حرب نے تھک دہ سے جو کہہ دے جس سے تھک دہ کی درخواست کی چنانچہ ان ۳۵۰ھ میں کا ایک گروہ جہان کی طرف بڑھا اور اسے طغٹ و تارین کر کے ابو حرب کے حوالے کر دیا۔ ابو منصور نے ابو حرب کے مقابلہ پر فوجیں روانہ کیں، وفوں میں لڑائی ہوئی باقی خرمشور کی فوجوں نے ابو حرب سے تہ چان واپس لے لیا ابو حرب شکست کھا کر ایک تھک دہ میں پناہ گزین ہوا ابو منصور کے لشکر نے اس کا محاصرہ کر لیا ابو حرب رات کے وقت نہاس تبدیلی کر کے اور چھپ کر نکل بھاگا ابو کا بھانجہ بادشاہ فارس کے پاس جا کر پناہ لی اور اس سے اپنے بھائی ابو منصور کے مقابلے میں لہو کا ڈواختار ہمارا ابو کا بھانجہ نے ایک بڑی فوج سے اس کو مدد دی اور خود بھی اس جگہ میں ابو حرب کے مقابلے میں لہو کا خود ساختہ ہوا۔ ابو کا بھانجہ نے ایک بڑی فوج سے اس کو مدد دی اور خود بھی اس جگہ میں ابو حرب کے ساتھ آیا اصفہان کا محاصرہ کیا۔ اس وقت ابو منصور اصفہان ہی میں تھا وہ دوسری فوجوں میں متھ دہ لڑائیں ہوئی آخر کار منصور نے ابو کا بھانجہ کو سالانہ خراج دینا قبول کر لیا مصالحت ہوئی۔

ابو منصور اور ابو حرب کی مصالحت ابو کا بھانجہ اپنے دار الحکومت شیراز کی جانب واپس آئے اور ابو حرب نے تھک دہ سے کچھ لہو کا خود ساختہ کر لیا اور سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ ابو منصور نے اس سے تھک دہ کے فیروں اور مال میں سے کچھ لے کر مصالحت کر لی تھک دہ خرمشور ہی کے قبضہ میں آیا ابو منصور کو ان کے بھڑوں سے چور سے طور سے فراغت حاصل نہ ہوئی تھی کہ ابو جہیم خیال نے خراسان سے، بے کا قصد کیا اور ابو منصور سے اطاعت کا طالب ہوا ابو منصور نے قبول نہ کیا تاہم ابو منصور نے بھانجہ اور











کر لیا اور ملک الرجم کی خدمت میں اطلاع دے کر باختر وادی کا عرب اور سالی کیا اور باختر وادی پر قبضہ کر لیتے پر باختر وادی پر قبضہ کر لیا اور ملک الرجم اس سے بھرے میں لے گیا اور ابو سعید اپنے بھائی کو باختر وادی کی طرف روانہ کیا اور ابو سعید نے اس طرح قبضہ کر لیا۔ اور باختر وادی کی طرف روانہ ہوا۔ اس کی خدمت میں حاضر ہو گیا فاران و ملک ترک عرب اور کرہوں کی افواج نے طاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد ابو سعید قلعہ ینہ رختم کرنے کے لئے بڑھا۔

**ملک الرجم اور ابو منصور کی جنگ** ابو منصور قلاہون بزاز سب بن حسین اسدی اس خبر سے مطلع ہو کر ملک الرجم سے لانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ دونوں فریقوں میں غم بھرت ہوئی۔ اتفاق یہ کہ ان لوگوں نے ملک الرجم کو شکست دے دی ملک الرجم بھاڑ چھوڑ کر واسطہ چلا آیا سب ابو منصور بزاز سب نے ابو سعید کو طاریس سے نکلنے کے خیال سے شیرازی کی طرف کوچ کیا۔ دونوں فریقوں میں تھکسان کی لڑائی ہوئی قزاق اور عرب نے ان لوگوں کو شکست دی چلوٹ پھر اپنی فوج کو شیراز کے واسطے اور اپنی شراعت کی بدوسیروں نے پھر نہیں شکست دی اور تہذیب حق سے قس و قید کیا ان میں سے وکٹر اس میں حاصل کر کے پہنچ گئے ابو منصور قلاہون قلعہ ینہ رختم میں تھکسین ہو گیا ابو بزاز وغیرہ اس ملک الرجم کے کام کا خفیہ کار ہونے کا پتہ پانچ برس کا بعد ہو گیا

**ملک الرجم کی شکست** اس واقعہ کے بعد ابو منصور قلاہون بزاز سب کے ساتھ چلے چلا گیا سلطان مغول جب کی خدمت میں حاضر ہوا دہشت سنا سنا دہشت کی پناہ چاہا سلطان مغول جب نے ایک ہزار فوجوں کی کمک پر دہشت کی ملک الرجم اس وقت حاکم کریم میں تھا ساری عراقی کی طرف روانہ آیا تھا۔ دہشت میں مزید عربوں کی فوج اور کرہوں کا لشکر بھی ملے وہ یہ کیا۔ غرض کہ بزاز سب ابو بزاز و اس کے ہمراہ وہ سب سے بھاڑ پائی سب کے سب قتل ہو گئے تھے اس وجہ سے ملک الرجم ان لوگوں کے خوف سے حاکم کریم سے امرا کی طرف واپس ہوا اور امرا خیال سے ابو منصور قلاہون اور بزاز سب کی توجہ باختر وادی کی طرف مبذول ہو جائے اپنے بھائی ابو سعید کو لشکر و بے کر فاران کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ لیکن ابو منصور قلاہون و بزاز سب نے اس طرف روانہ بھی توجہ نہ کی اس لیے ابو بزاز پر اثر آئے اور اپنی کاہنہ ہلا کر دیا۔ ملک الرجم شکست کھا کر چند کرہوں کے ساتھ واسطہ جا کر چناہ لڑ چکا ہوا۔ ابو بزاز قتل و تاراج کیا گیا۔ اسی واقعہ میں کمال مطلق ابو اسحاق بن عبد الرجم کا وزیر السلطنت غائب ہو گیا تھا کچھ یہ نہ تھا۔

**ابو سعید کا نسب اور شیراز پر قبضہ** اس زمانے میں خوجہ قزاقوں کی طرف سے ہو گئی۔ لہذا سلطان مغول جب کے پیچھے نے شیراز پر قبضہ کر لیا تھا اور اپنی کھلی کر اسے تاراج کر دیا۔ یہ واقعہ ۳۰۳ھ کا ہے اس کے بعد ۳۰۴ھ میں انہیں ملو قزاقوں نے شیراز کی طرف قدم بڑھایا اس میں ہم میں ان کے ہمراہ فاران میں ملک (بزاز ابو منصور قلاہون) بھی تھا۔ ملو قزاقوں نے اسے قتل کر لیا اور اس سے تین قلعہ چھین لئے۔ امرا ان کو نے موقع پا کر ابو سعید ملک الرجم کے بھائی کو قلعہ کی کھلیاں ہلا کر دیں۔ ابو سعید نے ایک ہزار فوج جمع کر کے شیراز پر چڑھائی کی اور ان تاراج میں موجود ہوں موجود تھے کمال باہر کیا اور قلعہ سرواں میں ملو قزاقوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ پھر محمد آوہ ہوا۔ پھر ابو بزاز کے بھائی نے قلعہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ابو سعید نے انہیں سناہ سے نکال دیے اور قلعہ ینہ رختم میں لے گیا۔



**بیسامیری اور جوہنل کی جنگ** جس وقت ۱۹۰۶ء میں ملک اہم شہر اڑکھا گیا جو اتحادی زمانہ میں جوہنل میں سے آیا۔  
مگر وہ پادشاہ کا پرچارہ اور دہرا سے تاحات کا مان کیا۔ پادشاہ کا بیامیری کی طرف سے دیکھ کر خود دار حکومت بغداد سے ان  
پر فوج بھیجی کی زمین وادوں کو ایک علیحدہ علاقہ پر آ یا فریقین میں مہمان کی لڑائی ہوئی۔ سخت اور خون پر جنگ کے بعد ایک  
دوسرے سے شکست ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد بیامیری کو یہ خبر ملی کہ قرداش اہل انبار کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم و ستم سے پیش آ  
ہے۔ اسی اثناء میں اہل انبار کا وفد بھی آیا جو اس نے بھی قرداش کے ظلم و ستم کی شکایت کی بیامیری نے ایک فوج وفد کے  
ساتھ روانہ کی قرداش کو اس فوج کے مقابلہ میں شکست ہوئی بیامیری کی فوج اہل انبار پر قابض ہو گئی بیامیری کی فوجی کی خبریں تر  
انبار و انبار آ اور اس کا قہم ہو گیا۔

**بیسامیری کا انبار پر قبضہ** اس کے بعد ۱۹۰۶ء میں قریب علی بدوان، دلیا، موسل نے انبار پر سار کیا اور یہ ذورقی اس پر  
تاکتیں ہو گئیں۔ سلطان سلطنت پر یکے کے ساتھ ایک خطبہ پر حاضر رہا بیامیری کا جس قدر مال و زر و پار سوار تھا سب لوٹ کر اس کے  
صاحبوں اور سرداروں کا دل بھی اس قوت دار سے محفوظ نہ رہا بیامیری کو اس کی اطلاع ہوئی جس سے اس کا دل اٹھ اٹھا  
خبر ہم کر کے انبار پر چڑھائی کر دی فریقین میں لڑائیاں ہوئیں پھر خود انبار کو قریب کے قہم سے لے لیا مگر بغداد و دلیا پر

**عثمان پر خوارج کا قبضہ** عثمان راہ المظفر بن ابوالکبار کی حکومت کا سکے چلے رہا تھا اس کا ایک خادم تھا اسے وہ زمانہ  
قوت حاصل ہوئی تھی اس وجہ سے بدسلوکی اور ظلم سے پیش آنے لگا۔ رعایا کے مال و زر پر ہاتھ پڑھا جس سے وہ صدمہ و  
ربا کی گرفت میں آگئی۔ خارجیوں کو جو فیصل عثمان میں سے تھے اس کی خبر ہو گئی پتا چلا کہ اسے بدسلوکی سے فوجیں فراہم کیں اور عثمان پر  
قبضہ کرنے کے لئے چلا۔ ابوالمظفر نے دلیا فوج سے پیشہ ہو کر متاثر کیا چونکہ اہل شہر اس کے ظلم و تشدد سے بڑا ہی بے  
ہوش تھے اس وجہ سے حملہ آور فوج کا اہل شہر نے ساتھ دیا اور انکی دہلی اور المظفر کو اس واقعہ سے شکست ہوئی اہل شہر نے  
شہر ان پر قبضہ کر لیا اور خادم کو قتل کر لیا اس کے خداداد بیٹے، دلیا، اقرہ کو بھی قہم کیا دارالامانت صدارت کو دیا گیا اور  
مسئول متوفی ہو گیا حاکم نے اپنے آئے والے اجروہ سے صرف چڑھائی مقرر لینے پر اکتفا کیا اہل دلیا انصاف کا وہ ردورہ  
ہوا۔ ظلم و ستم کا نام نہاد یا جو مسجد بنائی اپنے نام کا خطبہ چھا کر "امراشدہ اللہ" کے لقب سے اپنے کو مطلب کیا۔ جو نظام  
بن کر مرنے اس سے پہلے اس پر فوج بھیجی گئی اور کوہان میں اس کا مامور کیا تھا جس سے اس کے دانت کٹے ہو گئے تھے۔

**بغداد میں بلوہ باد مفرح** ۱۹۰۶ء میں اہل سنت اور شیعہ کے درمیان اور اختلاف بغداد میں بحر قنوق و نسو کی بنا پر کام بلوہ  
ہو گیا۔ بلوہ کا سبب یہ رہا کہ کیا جاتا ہے کہ اہل شیعہ نے اپنے عقائد و مذہب کے مطابق روز و راتوں پر کچھ کھو بویا جہاں سنت کو  
مگر اگر دیکھو تو یہ بلوہ کی فوجی اور جنگ کا روز و رات کا کل گیا۔ تحفہ کا کچھ مرابطہ نے عباسیہ اور طوہ کے ٹھیکوں (پونہ)  
نقیب عباسیہ اور محمدان بن دمی نقیب طوہ (کوہ) یافتہ حال پر مامور کیا۔ انہوں نے دلیا و دیکھ کر کچھوں کی شہادت دی۔  
خلافت مآب نے قنوق و نسو بند کرنے کا حکم دیا کسی کے کان پر ہوں تک نہ دیکھی لڑائی پر اہل باوی دلیا کو ہٹا کر میں اٹھا  
اہل سنت کی طرف سے ایک ہائی مار کیا پھر کیا سخت اشتعال پیدا ہوا دینوں نے مشہد باب انصر پر حملہ کر دیا اور دلیا لٹ  
لیا۔ مرنے کا حکم اور دیکھی (ان کے مرنے کا مستحکم جہاد یا بدیوہ پاور بعض عطا دینی عباسیہ کے حق پر ہو گئی بلوہ۔ مرنے کا حکم کی

حق و قیور سے نکال کر مغیرہ، اسم احمد بن حنبل میں دفن کرنے کا ارادہ کیا لیکن ابن کی لاطینی نے انہیں اس فعل سے روک دیا اور غیب مانوس نے انہیں بھی سے منع کیا۔

خليفة قائم بامر الله اور نور محمد بن حسين: اہل گرج شیعوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے حقیر کفر کیا اور  
سنت کے غلوں کو گلا کر خاک سیا کر دیا ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ یہ تھا: چلے جاتے ہوئے مشرقی بغداد تک پہنچ کر اور  
جب یہ غیر نور محمد بن حسین تک پہنچی تو اسے بے حد شاق گزرا وہ اپنے ملک مقبوضہ میں تعلقہ بامر اللہ کا خطبہ موقوف کر دیا کیونکہ  
اہل گرج کے وجہ دالے اور خود میں شیعوں کے مذہب کو رکھنا تھا۔ خلافت مآب نے اس معاملہ میں وہیں پہنچی اور اہل گرج کی دیکھی  
نے معذرت کی کہ میرے ممالک مقبوضہ کے اکثر باشندے شیعوں کے مذہب سے کہتے ہیں خود اہل واقعات سے حاضر ہونے اور  
میرے علم و اطلاع کے بغیر انہوں نے غلطی موقوف کر دی۔ میں نے ان پر باؤ والا لیکن وہ اپنے خیال و ارادے سے پاؤں  
تہ جبر کہ اہل سنت نے متعلق ہو کر خلافت مآب کے حکم کو نہ مانا اور مشرک توجہ دیا۔ خلافت مآب میری شیعہ طرف  
فراموشی میں نے حضور کے نام کا اہلبیڑا جتنے کا کلمہ دے رہا ہے اگر چہ بار بار غلطی پر غصے سے چلا رہا ہے نہ کہ کیا مگر اللہ وہی  
خداوند ہر صاحب اختیار تک کہ فتنہ سے کسی پاک یک پھر ان کی غرضیں تھڑک اٹھا۔ شخصیت کا رعب و ادب انہو کا ایک دوسرے  
سے کہتے تھڑکوں کی معاشرت نے بھی اس نفاذ میں حصہ لیا علویہ کا ایک شخص واقعات میں مارا گیا اہل گرج کی غور کی ضرورت  
پاکانی ہوئی انتقام لینے کی غرض سے لٹل پڑ گیا ایک ملازم کا کیا سردار ان لشکر مقتدر کو دہر کرنے کی غرض سے سب سے پہلے اہل گرج  
مقابلہ پر آئے سخت خونریز معرکہ ہوا گرج کے بازو جڑا دیئے گئے قتل و غارت کی غرض سے ترکوں نے گرج میں گھسنے کا قصد  
کر لیکن سردار اہل لشکر نے انہیں روک دیا اور ان کو واپس مقرر ہو گئے۔

**ملک الرحیم کا بصرہ پر قبضہ**۔ ہم اب دیکھتے ہیں کہ ملک الرحیم نے اپنے باپ کے محلے کے حوالہ نام تکبیرت سے بصرہ اپنے ماحول میں لے لی تھی اور اپنے بھائی ابوہلی کو دارالتجمرہ پر بھائی دیکھا تھا اس کے بعد ابوہلی نے ملک الرحیم سے جفاوت کی، ملک الرحیم نے ہمایونی کی ماحول میں (جو اس کی حکومت و دولت کا ماتم تھا) ایک فوج بصرہ روانہ کی ابوہلی بھکر بصرہ کو مرتبہ کر کے مقابلہ پر آیا، بحری لڑائی شروع ہوئی چند دن تک جنگ کا سلسلہ جاری رہا، آخر ابوہلی کو شکست ہوئی۔ ہمایونی نے جلد اور تمام شہروں پر قبضہ کر لیا اور اپنے فوج کو ننگی پر تار مار ڈیا۔ راجہ اور مضر کے قبائل نے اس کی درخواست کی کہ چہ بچہ انہیں اور تمام اہل بصرہ کو کمان دیں گی۔ بصرہ پر ملک الرحیم کا قبضہ ہو گیا۔ ابوہلی بھاگ کر حبشہ میں (عراق میں ہے) پہنچا اور سندھ میں بھی ہو گیا۔ چاروں طرف شیعہ کی گودیں۔

ملک الرحیم کا قیام و تشریف قبضہ: اس انجیل کے بعد ملک الرحیم کی خدمت میں خود ستان۔ سے وہم کا وفد پانچ اور امانت و رمانہ راری کا اہتمام کیا ملک الرحیم نے انہیں انعامات و صلے دے کر خدمت کی اور وہیں آراستہ کر کے حرم امان کی طرف اپنے بھائی داؤد کی کے خقب پر روانہ ہوا۔ انہیں ملتا جلتا پر آئین کا کامیاب نہ ہو لہذا ہر ایک کا ملک ملک الرحیم نے اس مقام پر بھی قبضہ کر لیا لوت نہ بصرہ یا بھراش جس قدر داؤد کی بیٹی کی تو جیسی وجہ تھیں انہیں بصرہ دے نکال کر ان کی بہائے اچی ہو جوں و غمیدار اور ہمسایہ کی کو حاجی کا منب سے وہاں کا حکم بنا کر اور ان کی طرف روانہ ہو گیا۔ مشہور بن حسین اور ہزار سب





تہ اس وقت وہاں کا نام دکن ہائی تھا۔ ہمارے مایا کی پریشانی کی کوئی حد نہ رہی عوام اور خواص ایک مالک میں جڑ ہو گئے۔ بکے اور مکر اور اسباب ہیں جن سے سخت و کمزور کی مضبوط قیادیں بھی مل جاتی ہیں اور انکو مرہ بعد سترہ دینا سے ان کا ذمہ و نکلانٹ ہوتا ہے۔

ہمسکھرہ اور قلعہ ودان کا تاراج: اور ملک جو یہاں پر پٹانڈوں میں پٹانڈے اور سلاطین ملو تہ کوکسری کا مصلحت رہا تھا نظام و ملک (مفسر) ایک کاؤ پر ان واقعات کو سن کر خوشی سے اٹھ کھڑا جہاں جہاں فوج کو ڈھرنہ اتار دیا اور انہیں ہر اس حق نامی ایک سرور اس فوج کا انفرادی تھا ہر ایک نے دسکھ کو تیار کر کے دستہ دار (بدلتی قہر) کو کھامصر دیا اور اسے بھی بڑا دستہ لے کر کھلے ہر وہاں کی طرف بڑھا اس قلعہ کا دلاں خدی نامی ایک شخص تھا جس نے سلطان مغربی کی اطاعت سے انکار کیا اور ان کے پیچھے سے پہلے عد نے قلعہ بندی کر دیا اور انہیں نے قلعہ پر دوران سے قرب و جوار کو لوٹا تو وہیں کیا زیادہ دیر نہ نہ رہنے پایا تھا کہ کل قلعہ ان کے پاس سے نکل گیا اور اطراف و اطراف کی دیرانی سے متاثر ہو کر قلعہ چھوڑ دیا۔ جلاوطن ہو کر گھس گئے۔

انہی اجواڑ کی وجہ سے: یہ ۱۰۸۰ء میں ہوا کہ ایک گروہ اور ان کی طرف گیا ہوا تھا اس نے بھی انہوں کے قرب و جوار میں غارتگری اور ان کی ازار کر دی۔ دہلی اور تک جہاں کے ہم خیال تھے اور ساتھ تھے بے حد مخالف ہوئے مخالف کاؤ کر لیا ہے پانچ پانچ نے فخر پانچ کی تاراج جس کے حوصلہ بڑھ گئے سلطان مغربی کی بے اولیٰ بن گیا ہوا دلی ہوا، ہمارا کچھو کچھو کا انفرادی کو خور و شر میں ہر ملک کرنے کے لئے بھیجا انکو کوئی و قیام اور لوٹ کر نہ ہوا تھا پھر درخت پہنچا وہیں اس نے وہ وہی کا پیار دیا پھر انکو دلی پہنچا وہیں اس نے اور دلی کی ازار پر کاٹنے کی تاراجی لگنے لگے اسے بھی کھول کر لیا دلی ہوا اس سے تاوان وصول کیا اکثر اہل اراکین عزت و آبرو کے خیال سے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

خلیفہ قاظم اور بسا میری شہر کشیدی: ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں کہ ۱۰۸۰ء میں قرمان بن بدوہان نے بسا میری سے مراہیوں کا اسباب لوٹ لیا تھا اس کے بعد ابوالفتح قرمان اور اس کے دوست اور اراکین: بخت بعد از خلیفہ خود سے آئے بسا میری نے ان دونوں کو گرفتار کرنے کا قصد کیا۔ لیکن ان کے سوز و گشادہ نے ابوالفتح کو اور ان کے دوست کو اپنے اس کے ملے لیا بسا میری کو اس سے ہر امنگی پہنچائی جہاں کی طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر کے بغداد بھیج دیا لیکن دستور کے مطابق وہ بار خلافت میں حاضر نہ ہوا اس پر طرہ یہ ہوا کہ خلافت ماب و زبر و اسلاف اور وہاں سے بدوہان خلیفہ کی تخت نشین ہو گئے اور بدوہان کو یہ اور یہ مشہور کر دیا کہ وہ زبر و اسلاف نے مغربی کی کو خطرہ لگے کہ وہ اس کے لئے جلا بی ہے۔

انہی تاراج کی وجہ سے: ابوالفتح جو میں آ رہا تھا اس کے جہاد پر چلے گیا اور یہ ہوا اتفاقاً کہ بعض خاص شخصیات نصب کرنا تھی مکر کر لیا اور بدوہان: بسا میری کے پاس گیا ابوالفتح اس کے پانچ سو سہ ہاں خاندان کے ساتھ گرفتار کر لیا اور شہر کو بھی کھول کر لیا اور اور خلافت بدوہان: ابوالفتح کو شہر گرفتار کر لیا دینے کا قصد کیا۔ لیکن بدوہان نے سفارش کی چونکہ وہیں نے بسا میری کا حصہ انہوں میں بانٹ دیا تھا اس وجہ سے اس کی سفارش سے ابوالفتح تم و صلیب نہ دئی مگر اور قیدوں کو سولی پر بڑھا دیا۔





اور ان کے ساتھ ساتھ حضرت محمدؐ کی طرف سے بھی ایک خط لکھا گیا اور اس خط میں کہا گیا کہ اگر تم لوگ اپنے سربراہوں سے  
 کہہ دو کہ میں نے حضورؐ کو ملے گا تو میں اس کی طرف سے ایک خط لکھ دوں گا جس میں تم کو جو چاہو دے دوں گا۔  
 حضرت محمدؐ نے ایک خط لکھا جس میں فرمایا کہ میں نے تم کو جو چاہو دے دوں گا۔  
 اور اس خط میں فرمایا کہ میں نے تم کو جو چاہو دے دوں گا۔  
 اور اس خط میں فرمایا کہ میں نے تم کو جو چاہو دے دوں گا۔  
 اور اس خط میں فرمایا کہ میں نے تم کو جو چاہو دے دوں گا۔

۱۰۔ حضرت ابو بکرؓ کا خلیفہ ہونا۔ حضرت محمدؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے خلیفہ بننے پر آپؐ کے صحابہ کرام میں  
 اختلاف ہوا۔ بعض نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا اور بعض نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا۔  
 حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا۔  
 اور اس طرح حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا اور حضرت عمرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا۔

ظفر علی بیگ کا بعد از برقیہ۔ حضرت ظفر علی بیگ نے اپنے والدین کی خدمت میں رہ کر تعلیم حاصل کی اور وہ ایک  
 بہادر اور شجاع شخص تھے۔ ان کے والدین نے ان کو ایک بہادر اور شجاع شخص بنانے کے لیے ان کو بہت سی تربیت دی۔  
 اور ان کے والدین نے ان کو ایک بہادر اور شجاع شخص بنانے کے لیے ان کو بہت سی تربیت دی۔  
 اور ان کے والدین نے ان کو ایک بہادر اور شجاع شخص بنانے کے لیے ان کو بہت سی تربیت دی۔

ترک ان بعد از فتح۔ حضرت ترک ان نے اپنے والدین کی خدمت میں رہ کر تعلیم حاصل کی اور وہ ایک  
 بہادر اور شجاع شخص تھے۔ ان کے والدین نے ان کو ایک بہادر اور شجاع شخص بنانے کے لیے ان کو بہت سی تربیت دی۔  
 اور ان کے والدین نے ان کو ایک بہادر اور شجاع شخص بنانے کے لیے ان کو بہت سی تربیت دی۔  
 اور ان کے والدین نے ان کو ایک بہادر اور شجاع شخص بنانے کے لیے ان کو بہت سی تربیت دی۔

۱۱۔ حضرت ابو بکرؓ کا خلیفہ ہونا۔ حضرت محمدؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے خلیفہ بننے پر آپؐ کے صحابہ کرام میں  
 اختلاف ہوا۔ بعض نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا اور بعض نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا۔  
 حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا۔  
 اور اس طرح حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا اور حضرت عمرؓ کو خلیفہ بننے پر رضامند کیا۔

والملک نذیر بن بشار





سے کر گیا۔ ماکان و سقہ کی کمی تیر جان پر قبضہ کر لیا۔ ابن حجاج نے اس سے مل کر اس پر حملہ کر دیا اور چند دن کے بعد صرمت کے بعد اسے قتل کر دیا۔ ماکان بحالی پر پٹان طبرستان چلا گیا اور وہیں حکومت اختیار کر لی اور دشمنی کے ایک قوت ماکان کی مدد پر اسے صرمت سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ماکان و سقہ نے قوت قبضہ کر لیا اور وہاں کر دیا اور پڑا ہوا قوت قابض ہو گیا۔ اس کا ساتھی سے دکن لہو اور والی خزانہ ان کے مقبوضات کی سرحد میں تھی اور دشمنی تھا مگر رہا پر حکمرانی کرے گا۔

دشمنگیر کا طبرستان پر قبضہ : جس وقت رکن الدولہ نے اسفہان پر قبضہ حاصل کیا اور ابولہی بن حجاج والی خراسان سے اس کے اور اس کے ساتھی کو روانہ کر دیا۔ اس کے واسطے تمام پڑا ہوا ملے۔ اس وقت ابن دہقان نے ابولہی بن حجاج کو دشمنگیر سے نصیحت لینے کی ترغیب دی۔ غرض یہ تھی کہ اگر ابن حجاج اس میں جبر میں کا سبب بن گیا تو اس کی وجہ سے اس کی خدمت کو استحکام حاصل ہو جائے گا۔ ابولہی ابن حجاج نے نہیں مروت کر کے کہ اس کی طرف نہ رہا۔ دشمنگیر نے اس کی مدافعت پر کہ نہ خود ماکان سے مدد و طلب کی چنانچہ ماکان خود اس کی کمک پر آیا۔ مگر اسے وہ کہ اس کی خاطر ملک کسی اس نے بھی ابن حجاج کی مدد پر نہیں بھیجے دیں۔ تمام استقامت کا یہاں صرمت کر دلی ہوئی یہ دہرے سے بڑھے گئے۔ ماکان کی مدد دینی ہوئی۔ دشمنگیر کی خدمت کا طبرستان چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ ماکان میدان کوڑا کر دیا اور اس کا بھی ابولہی ابن حجاج نے اسے پرانی کا ساتھی کا جھنڈا نصب کر دیا۔ اس کے بعد ابولہی قوتوں کو سبیل کے شیروں کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ دشمنیان اپنے قوتوں کو صرمت لہو اور دینور کو طواغیت کا قتل کر دیا۔

حسن بن قیصر زان کا جرجان پر قبضہ : حسن بن قیصر زان ماکان کا بھائی اور ابولہی کا بھائی تھا۔ بہت جلد اور دیر ہی میں اس وقت ماکان میدان جنگ اساقی اور اس کے دامیہ اور دشمنیر نے طبرستان پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اس وقت دشمنیر نے حسن بن قیصر زان کے پاس اپنی اطاعت کا پیغام بھیجا۔ حسن بن قیصر زان نے غلطی میں جواب دیا اور ماکان کے قتل کو دشمنیر کی طرف منسوب کیا۔ دشمنیر نے یہ سن کر جرجان کر دی۔

حسن بن قیصر زان سدا بہ مجبور کر ابولہی بن حجاج والی خراسان کے پاس چلا گیا اور دشمنیر کے مقابلہ پر اس سے امداد کا طلب کیا۔ ابولہی بن حجاج حسن کی امداد پر کہ تیار ہو گیا۔ دشمنیر مروت کر کے کہ دشمنیر پر اس سے صرمت ڈال دیا۔ ایک سال کا محاصرہ کے رہا۔ جب دشمنیر نے طواغیت سامانیہ کی اطاعت قبول کر لی اور طبرستان کے لئے اپنے لڑکے سالار کو بھروسہ نہ دے دیا۔ جب اسے صرمت کا حکم ملا تو وہ حسن بن قیصر زان اور ابولہی بن حجاج خراسان و ابولہی آئے۔ دشمنیر نے وہاں ہمد سعید بن سامان کی موت کی خبر مشہور ہوئی۔ حسن نے ابولہی بن حجاج پر حملہ کر دیا اور اس کے مقبوضات کو واپس لے لیا اور اسے واپس کر دیا۔ اس کے پاس عاکر لڑکر کے جرجان کی طرف لہو اور اسے ابراہیم بن سنجو والی کے قبضہ سے نکال دیا اور ابراہیم بن سنجو کے لئے خیر خواہ ہو کر دہلی ابولہی بن حجاج نے بھی طواغیت کو تیار کر دیا جیسا کہ اس کے حالات سے حسن میں لکھا گیا ہے۔

رکن الدولہ بن یوسف کی دے پر قوت کشی : جس وقت ابولہی نے خراسان کی جانب کوچ کیا اور حسن بن قیصر زان نے اس کے ساتھ جو کچھ تھا لیا جو آپ اوپر پڑا تھا۔ یہ تھے جو دشمنیر نے اس کی طرف قدم بڑھا دیا اور با مقابلہ قبضہ کر لیا۔



**دشمن کی وفات:** جس وقت بڑھوپ نے کرمان کو ابھرنے لیا اس کے قبضہ سے نکال لے اور خود تاہن ہونے لگے اس وقت دشمن سے کچھ یکن نہ آئی بھاگ کر ایہ حضور بن نوح کی خدمت میں بھاڑا پہنچا۔ جو یہ کہ زیادتیوں اور ظلم کی شکایت کی ممالک علیحدہ ہو چوہ کی بہ بڑی شادابی اور قبضہ کالای دیا اور اس کے سرداران خروسان و بھٹی پنی پر سا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ ابھر منصور نے انھیں محمد بن ابراہیم بن سچورہ کی فرامان کا دشمن کی جتنی میں سے پر نوح فتح کرنے کا حکم دیا۔ مگر اس خبر سے علی ہر کر ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہو لیا۔ اپنے بیٹے عبداللہ کو بھی اپنی مدد پر لایا بھیا۔ جس کی ایہ اس نے غیر ہم نے فرامان سے وہے کی طرف کوچ کیا۔ کن اندوہ نے میدان خالی پر کر فرامان کی طرف قدم پر جایا۔ جب ان لوگوں کو اس کی خبر ملی تو وہے کی جگہ سے وک کے واسطی میں ٹھہر کر کہن اللہ کے حالات اور اسرار معلوم کرنے کی فرغ۔ سے جاسن پہنچے۔ وہے کی اچھا بھی ایک روز دشمن کے لئے کیا اور ایک جنگی دوسا بنے آتیا۔ تیس چھ پانچ نہ خلا گیا۔ سارے مل کر دبا گھبراہٹ کی ہو کر کوجا۔ دشمن بھی زمین پر آ رہا سر پر تخت چڑھ آئی اور وہی صدر سے مدعوم علی اس میں سر کیا۔

**بھسوان بن دشمن:** ہم سے مرمتی سارا بھسوان کا بیٹا بھسوان اس کی جید دشمنی ہو اس نے دکن والدولہ سے علاو کتابت کر کے سہلت کر لی۔ دکن والدولہ نے والی اور فوجی مددنی بھسوان کے دستان حکومت میں کوئی نمایاں کام ایسا نہیں ہوا جس کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا جاسکے۔ جس نے مات برسی حکومت کر کے مقام جرجان اور جرج میں انتقال کیا۔

**قابوس بن دشمن کی حکومت:** اس کا بھائی قابوس اپنے بھائی رحیم کے پاس کو دشمن رہی تھا بھسوان ایک چھوڑا لڑکا چھوڑ کر مر گیا جو جرجان میں اپنے مام کی ذمہ داری میں پرورش پا رہا تھا۔ نانا صاحب کو بلکہ میر کی اور دست کا لایا جیہا اپنے لڑکے کو لے کر جرجان پہنچا اور ان سرداروں کو گرفتار کرنے لگا جن کا سیات قابوس کی طرف تھا۔ وہیں شام میں قابوس پہنچا۔ فوجیوں نے اس کی آہ کی نہر پا کر نہایت جوش میں اس کا استقبال کیا اور اسے اپنا سردار تسلیم کر کے شہر پر قبضہ دلایا۔ نانا صاحب کے آدمی فراہم ہو گئے۔ قابوس نے اپنے پیچھے وہابی پرورش میں لے لیا۔ جرجان اور جرجان کی تمام حکومت اپنے قبضہ اختیار جس نے حکومت کرنے لگا۔

**قابوس اور عبداللہ:** دکن والدولہ نے اس سبب سے وفات پائی۔ وفات کے وقت اپنے بیٹے عبداللہ کو اپنا ولی مقرر کیا اور تمام ممالک متوجہ کی تمام حکومت اسے سپرد کی وہ سر سے اپنے فخر والدہ کو بھائی اور بھیل کے سر بریں کا حکمران بنایا۔ تیسرے بیٹے مرہہ الملک کو بھسوان کی حکومت عہدت کی منتہی دین مقرر والدہ نے اپنے بھائی فخر والدہ کے فوج بھیجی۔ فخر والدہ نے بھائی قابوس کے پاس جرجان بھاگ گیا اور عبداللہ نے دے جا کر چڑا کر دینا۔ قابوس نے پاس اپنے بھائی فخر والدہ کی مٹی کا پورے بھیا قابوس نے انکار کر دیا جب عبداللہ نے اپنے بھائی کے والد کو فرامان میں یہ حکم بھیجا کہ تم فوجیں تیار کر کے قابوس پر چڑھائی کرو اس کے ساتھ ہی بہت مال اور شاہی لشکر اس کی مدد پر روانہ کیا۔ چنانچہ اس سبب سے سزا والدہ نے جرجان پر فوج بھیجی۔ اس کے ساتھ قابوس کے قبضہ سے نکال لیا۔

**فخر والدہ اور مرہہ الملک کی جنگ:** فخر والدہ اور مرہہ الملک سے فرامان میں اس وقت نہ بھیل ہوئی جب کہ







رستم کی شکست: اہل اردھل نے رستم کو شکری سے جنگ کرنے کے لئے بلا بھیجا، رستم ایسے ہی وقت کا انتظار تھا تو اتر اور





نے اپنے باپ محمد بن مریم کو گرفتار کر کے اس کا مال و اسباب اور خزانہ جیت لیا۔ وزیر ابو القاسم نے وزیر ابو القاسم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاج محل کے کمرے بہت جلد مکمل ہو چکے تھے۔ وزیر ابو القاسم نے وزیر ابو القاسم کے مخالفین کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی ذمہ داری کی طرح دلائی مرزبان نے حکم کیا اور وزارت ابو القاسم کے مخالفین کو جو اس کی خدمت میں تھا وہاں سے ہٹا دیا۔ وزیر ابو القاسم نے ان دہلی فوجیوں کو جو رستم کی رکاب میں تھے اور ان کو وہاں کی قوم سے تھے غلط دیکھے مال و زر دینے کا وعدہ کیا۔ جب انہوں نے سازش کرنی تو مرزبان آؤر باغیان کی طرف اپنی فوجیں لے کر بڑھا۔ رستم مقابلہ پر آیا۔ دلائی مرزبان نے اس سے وقت دیکھی اور رستم کی فوجیں پناہ حاصل کر کے مرزبان سے باغیان رستم میں ان جنگ سے ہلاک کر آ رہے تھے۔ باغیان میں دلائی مرزبان کے پاس جا کر رستم ہوا اور مرزبان نے آؤر باغیان پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۱۰۰۰ء کا ہے۔

وزیر ابو القاسم اور مرزبان میں کشیدگی: اس کے بعد وزیر ابو القاسم نے مرزبان کے ہمراہیوں اور مصاحبین کے ساتھ کچھ آدمی اور بدعقلی شروع کر دی جس سے ان لوگوں کو ابو القاسم سے نفرت پیدا ہوئی۔ اتفاقاً مرزبان سے اس کی برائیوں اور بدعقلی کرنے کے بعد ابو القاسم اس کی ٹیٹنگ مٹی مرزبان کو بھیج کر نے کا لٹاؤ دیا اور اس کے مال و زر پر قبضہ کر دینے کا ناسک ہوا چنانچہ مرزبان نے دہلی فوج کے ساتھ وزیر ابو القاسم کو تھوڑا سا روٹ لیا۔ شرح کے قریب پہنچ کر اعلیٰ تہذیب کو قید ہوا۔ بیچا کر تم لوگ کسی خوب تر گوش میں ہو دہلی فوج کو لوگوں کے دل و سہاگ پر قبضہ کرنے کے لئے آیا ہے یہ سنتے ہی اعلیٰ تہذیب براہ راست ہو گئے تھے۔ دہلی فوج پر نوبت اور سب کو مارا والا۔ رستم میں ابو القاسم کو قتل کیا گیا۔ رستم میں لے کر تھوڑا آ گیا اور قبضہ کر لیا۔ ان کو اس کی خدمت میں اس کے مرزبان سے مل گئے تھے وہ لوگ مرزبان کا ساتھ چھوڑ کر رستم کے ہی چلے آئے۔ مرزبان کو اس واقعہ سے سخت براغواہی اور غصہ ہوا۔ ابو القاسم سے رستم کے تھوڑے چلے آئے اور رستم کا تھوڑے ہی عرصہ کر لیا۔

وزیر ابو القاسم اور مرزبان میں مصالحت: وزیر ابو القاسم سے خط و کتابت شروع کی اور ان دینے کی قسم کھالی اور یہ وعدہ کیا کہ جو تھوڑا قصہ ہو گا اسے چھوڑ کر دیں گے۔ وزیر ابو القاسم نے جواب لکھا کہ مجھے اپنی ذات کی سلامتی اور خدمت سے معافی عطا نہ کیجئے۔ اس کے سوا میری اور کوئی ترغیب نہیں ہے مرزبان نے اس کی درخواست کو قبول نہ کیا۔ یہ حالت کیا دونوں میں بھڑام پیدا ہو گئے۔ رستم اور دہلی کے قصہ مصاحبت میں ختم شروع ہوئی رستم گھبرا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں دہلی طرف بھاگ گیا۔ وزیر ابو القاسم تھوڑے ہی عرصہ میں مرزبان کی خدمت میں نیاز مند حاضر ہوا اور اب شاہی بجایا اور مرزبان نے اسے چلے دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں دہلی پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد مرزبان نے رستم کو کہا کہ "تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا قتل ہو گا کہ تم دہلی میں چھوڑ کر طرم کے کسی مکان میں جا کر قتل ہو کر دلائی مرزبان کے مقابلہ کو اپنے سر پر پہنچا ہو گیا"۔ رستم نے اس حکم کی تعمیل کی اور مرزبان نے وہیں قتل کر دیا۔

روسیوں کا مداخلت پر قبضہ: روسیوں کے کمرے کے ہیں وطن کے خلاف سے وہاں کے چڑھائیوں کی صحبت کی جب سے ان لوگوں نے یہاں مذہب اختیار کر لیا ان کے عقیدہ خاص بلکہ ذہن باغیان سے حاصل ہیں۔ ان کا ایک گروہ براہ وریا





(مرزبان خلعت و گرفتاری کے بعد قلعہ سرم میں قید کیا گیا تھا) کچھ عرصے کے بعد مرزبان نے والی قلعہ سرم کو چلائی سے قلعہ الز اور ۳۳۰۰۰ میں اپنے بھائی دہخوون کے پاس چلا آیا۔

رستم گردی اور علی بن نبخشلی کی جنگ۔ علی بن نبخشلی جو کہ کن الدال کے سپہ سالاروں میں سے تھ کسی وجہ سے ناراض ہو کر دہخوون کے پاس چلا آیا تھا علی نے دہخوون کو رستم گردی کے خلاف ابھارا اور اس سے ملک پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ دہخوون نے ایک فوج مرتب کی اور علی بن نبخشلی کو اس کا امیر مقرر کر کے رستم گردی پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ دہخوون کو بھی قلعہ اکزیت کے قلعہ دار کے قلعہ دار سے مطلع ہو کر مقابلہ کی غرض سے روانہ ہوا اور اپنے وزیر امیر الدہخوون کو امیر کل بھیج دیا۔ بعد ازاں قلعہ دار کو قلعہ دار علی بن نبخشلی نے رستم گردی کے امیر امیر الدہخوون سے لڑا اور دہخوون و حصول کیا تھا اسے ابو محمد اللہ نے فتح کیا اور تمام ماں و امساب نے رستم گردی کی نبخشلی کے پاس بھاگ گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع رستم گردی کو آذر بائیجان پہنچی۔ مجبوراً رستم گردی کی طرف ٹوٹ پڑا۔ دہخوون نے خود و ترچا کا تخت پر کرسی بیٹھ کر رستم نے جو کہ جس کے پاس زہر نقد تھا اسے دے کر دہخوون کو ہراسی کیا اور علی بن نبخشلی سے جنگ کرنے کے لئے چلا۔ چنانچہ دونوں کی کڑ بھڑ بھڑ ہوئی اور ان جنگ و دہخوون فوج نورستم کے اب میں علی بن نبخشلی سے لڑی۔ رستم اللہ سے ٹھاکر دہخوون پہنچا۔

رستم گردی اور معز الدولہ۔ جنوں ہی رستم آرمینہ میں داخل ہوا پھر سینے میں آئی کہ مرزبان جو قلعہ سرم میں قید تھا قلعہ سے نکلتا ہوا گیا ہے اور دہخوون اور رستم گردی پر قابض ہو گیا ہے اور رستم گردی کو قلعہ دار پر ایک دستہ فوج روانہ کیا ہے۔ یہ سننے ہی رستم گردی کے پاؤں سے زلزلہ لگ گئی۔ پریٹن حال تھا اور دارالخلافت بغداد پہنچ کر دم لیا۔ معز الدولہ نے دہخوون کو کی عزت و احترام سے پیش آیا۔ چنانچہ رستم نے بعد ازاں معز الدولہ کے پاس قیام اختیار کیا۔ ۳۳۰۰۰ میں چنانچہ حاکم دہخوون کو آذر بائیجان سے دارالخلافت بغداد بھیجا۔ جب اس کے حدود آذر بائیجان سے بعد آئے تو رستم نے معز الدولہ سے اسے اس کی درخواست کی لیکن چونکہ کن الدولہ زہر اور معز الدولہ نے مرزبان سے مصالحت کر لی تھی اس وجہ سے رستم گردی کا صرالدولہ بن دھان کے پاس داخل کیا اور اس سے اداۃ طالب ہوا۔ صرالدولہ نے ادا کرنے سے انکار کیا۔ اسی وقت رستم گردی سیف الدولہ کے پاس چلا آیا اور تمام شہری کے پاس قیام اختیار کیا۔

رستم گردی کی گرفتاری۔ جب ۳۳۰۰۰ کا دور آیا تو ایک جماعت نے جو کہ باب الاذربائیجان میں تھی مرزبان کے خلاف قیام کیا۔ مرزبان ان کے مقابلہ کو نکلا اور گردی سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو رستم گردی کو جانے کے لئے بھیجا۔ رستم نے آذر بائیجان پہنچ کر سلاسی پر قبضہ کر لیا۔ مرزبان کو آذر بائیجان پر ایک سپہ سالار کو ایک فوج دے کر روانہ کیا۔ رستم نے اس سپہ سالار کو شکست دے دی۔ جب مرزبان کو اپنے لشکر میں سپہ سالاروں کے طرقت حاصل ہو گئی تو آذر بائیجان کی طرف واپس ہوا۔ رستم میں مقابلہ کی طاقت کہاں تھی۔ آرمینہ کی طرف بھاگ گیا اور دہخوون الدہخوونی سے عداوت کا خواست گار ہوا۔ مرزبان کو اس کی خبر مل گئی تھی، ابن الدہخوون کو لکھ بھیجا کہ رستم کو جو کہ میر مخالف ہے میر سے پاس بھیج دو۔ ابن الدہخوونی نے رستم کو چار زخم مرزبان کے پاس بھیج دیے۔ مرزبان نے تیس میں ڈال دیے۔ یہاں تک کہ مرزبان نے دقت پائی۔ خداوند کے خوف سے مرزبان کے صرالدولہ نے مرزبان کو قتل کر ڈالا۔

**مرزبان کی وفات:** ۵۳ھ میں مرزبان سحران آذربائیجان نے وفات پائی اور وقت دولت و حیثیت کی کہ میر عبد  
تحت حکومت کا مالک ہے ایمانی بہبود بن ہوا اس کے بعد میر ابن عثمان اس وصیت سے پہلے ایک وصیت اپنے قلمداروں کو  
کی تھی کہ میر عبد تحت کا مالک میر ابن عثمان ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کو آقا اور سردار نہ ہاں، عثمان کے بعد اس  
کے دونوں بیٹے ابراہیم اور ناصر کے بعد میر عبد تحت کا مالک ہوں گے اور ان دونوں میں سے کوئی نہ وہ نہ رہے تو میر کے بیٹے  
اور ان کو بیٹے سحران کے بیٹے ہوں گے۔

**عثمان بن مرزبان:** مرزبان کے مرنے کے بعد وہ سحران کے بیٹے وصیت کے مطابق قلمدار بن گئے اور اپنی حکومت سحران  
کے لئے سحران کے داروں نے دوسری وصیت چاہی کہ میر عبد تحت کے بیٹے کا اختیار کیا۔ وہ سحران کے داروں کو کہہ کر کہہ کر ان سے حکم چلا  
کہ وہ عثمان تحت حکومت پر متفق ہو گیا۔ لیکن عثمان وقت عبداللہ بن عباس کے سپرد کیا۔ مرزبان کے قلمداروں سے اس نے  
خاصتہ یہ کہہ کر کہ صرف میر ابن عثمان نے وفات کی وہ میر عبد تحت کے بیٹے کا وارث نہ رہا جہاں کہ وہ مرزبان کی  
طرف سے اس کا وارث تھا۔

**عثمان اور ابو عبد اللہ:** عثمان بن مرزبان تحت حکومت پر متفق ہونے کے بعد عثمان و شریعت میں جڑ ہو گیا۔ جو  
لب لبک کے ساتھ میر کے لئے کچھ عرصہ بعد چلے اور ابو عبد اللہ بن عباس کو فرقہ نہ رہا۔ چونکہ ابو عبد اللہ بن عباس کو عثمان عبد اللہ بن  
عثمان بن عباس نے شریعت پر جو کچھ سیر پر گاہیں قاسم بن ابراہیم دارق قحی اس وجہ سے ابراہیم کو ابو عبد اللہ  
کی گرفتاری سے عذر دیا اور اس کے دل میں عثمان کی طرف سے کہنے پر ابھرا چلا عثمان بن شریعت اور عثمان بن مرزبان  
میں پہلے سے مخالفت چلی آ رہی تھی۔ ابراہیم کو سحران میں لایا گیا۔ وہ کو سمجھ گیا کہ آپ ابراہیم بن مرزبان سے عذر دیا ہے۔ لیکن  
اور اسے شکست دلائی۔ جس سے اس سے دونوں بھائیوں میں مخالفت پیدا ہو جانے لگا اور آپ عثمان بن مرزبان سے عذر دیا۔  
پس قاسم قحی نے عثمان بن شریعت سے یہی کیا اور ابراہیم اس کے چالیس آٹھ اور عثمان سے تیرہ سو تیرہ  
پاؤں چھوٹی بن شریعت کے ساتھ ابراہیم کی طرف بڑھا اور اس پر بعد کہ یہاں عثمان بن مرزبان کو اس کی خبر تھی تو اس نے  
بھیس کھائی میں عثمان بن شریعت اور اس کے وزیر ابو الحسن سے خط و کتابت کی تھی کہ ہمارے کا وعدہ کیا۔ ابراہیم معزمت  
علی عثمان بن شریعت نے ابراہیم کی مراد سے اچھے چھٹی لپٹا اس سے دونوں بھائیوں میں عثمان بن شریعت کے خلاف کی قیاسی کل  
نکلی اور وہاں سے عثمان کی مخالفت پر قسمیں کھ کھیں اور اس کا وعدہ میں ابو عبد اللہ بن عباس کی عثمان بن مرزبان کی قید سے نکل جانا کہ  
مصدقہ جا کر قیام اختیار کیا۔

**مستحیر باللہ کا قتل:** آذربائیجان میں ایک شخص (اولاد حسن بن ملک بن) سے کہتا تھا اس نے اپنے کو مستحیر باللہ سے  
مقب کیا رہا اس آل محمد کی رحمت و نجات دہانے کا یوں کی عزت کرتا تھا کہ اس نے اوصاف سے ہم لیتا تھا اور وہ اس کے  
مقدور اور باجائز کرنے والوں کی جماعت ہوا تھی ابو عبد اللہ بن عباس کی خبر تھی وہاں سے مستحیر کی خدمت میں چاہ بیٹھا  
فرمانت کی پہنچائی اور باجائز پر قید دلائے کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ کیا کہ جب وہی اس کی قوت حاصل ہو جائے گی تو  
دارالافتاء کا قلمدان لے کر آئے۔ عرب مستحیر بن پٹی میں آ گیا جنگ کا ماہ ہو گیا عثمان بن ابراہیم میر ابن مرزبان اس



نے اس حالت قبول کی آذربائیجان کے تمام مقام کی تمام حکومت ابراہیم بن مرزبان نے قبضہ میں آئی۔

اس نے بعد اسناد اور افضل نے رکن احمد کو کی خدمت میں اس شخصوں کی عرضداشت روانہ کیا اگرچہ آذربائیجان کا وہ چہرہ بہت زور پزیر اور سرسبز ہے، اس میں آذنی کے ذرائع کثرت سے ہیں لیکن ابراہیم بن مرزبان میں اس کی قابلیت نہیں ہے کہ اس ملک کو اپنے قبضہ میں رکھ سکے لہذا اس کی قابلیت سے ملک کے ٹکڑا جانے کا اندیشہ ہے لہذا اس سب سے بے گھر آذربائیجان آیا۔ اپنے ساتھ ایک متبرعہ میں گئے کہ نیچے اور مسقطہ راؤر باغیان کی آذنی کا کوئی مدد نہ کی گا کوئی صوبہ ابراہیم کو دے دیئے۔ رکن الدولہ نے اس درخواست کو نامشکور کیا اور یہ لکھ بھیجا کہ "جس شخص نے میرے سایہ و ظہمت میں پناہ لی ہے میں اس کے ساتھ اپنے فضل نہ کروں گا۔ اسناد اور افضل نے آذربائیجان ابراہیم بن مرزبان کے حوالے کیا اور وہ چلی آیا۔

(قبیلہ زازا) بخود سالار مہموف بہ ہمسالار ملوک آذربائیجان کے ملایا جس نے جرجان کا مل کاظمی اس واقعے نے نقل کیے ہیں۔ اس قدر تحریر کرنے کے بعد اس میں اظہار کیا ہے "دینا ہی و بقیہ جرجان آذربائیجان اسناد اور افضل بن حمید نے اپنی عرضداشت میں ظہار رکن احمد نے ابراہیم کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔" مجھے اس کے بعد وہاں تک اور اس کی قوم کے حالات سے کوئی واقفیت نہیں ہوئی۔ اس شخص نے سلطان محمود بن بختیار کے حالات کے ممکن میں لکھ ہے کہ محمود نے قندھار کے بعد وہاں بھی مرزبان بن حسین بن جبرئیل کو (جو ملوک و بطریق اور اسے قتل اور محمود کی طاعت قبول کر لی تھی) کا واسارہ یہی عمل کرنے کے لئے روانہ کیا حالانکہ وہی ابراہیم بن مرزبان بن رشیدان بن محمد بن مسافر دہلی ہے جس کے قبضہ میں خیر خندانوں اور شیرازہ وغیرہ تھے چنانچہ مرزبان بن حسین نے ان بلاد پر حملہ کیا اور دہلی کے حکمران کو ملایا ملایان محمد خراسان کی جانب واپس ہوا اور سالار ابراہیم خراسان کی طرف بھاگا اور ان پر قابض ہو گیا سلطان محمود کو فوج (جو دہلی و بلی و جرجان کے ایک حصہ کو مستعد کرتے تھے) اتار دیا اور قندھار کے جاگیرداروں اور قلعہ ٹھیکہ کی مدد سے سالار ابراہیم میں لڑائی ہوئی وہی مس میں سالار ابراہیم کا سپاہی ہو گیا باوجود محمود بن محمود نے سالار ابراہیم کی فوج کے چند دستوں کو ملازم ان لوگوں نے حاضر ہو کر اس قلعہ کی پوشیدہ رہتیاں دیں جس میں سالار ابراہیم، چنانچہ چنانچہ محمود بن محمود اپنے لشکر کے ساتھ اسی دشوار گزار راہ سے قلعہ کے قریب پہنچ گیا اور وہاں صفات میں حصہ لیا حالانکہ ابراہیم کو شکست ہوئی محمود نے اسے گرفتار کر کے سر جھکا بھیج دیا سر جھکا دینا کا بیڑا ہوتا تھا محمود نے یہ ایسا کیا کہ تم کو قتل نہ کر دیا میرے حوالے کر دیا سالار کے بچے نے اس قلعہ کی بابت ایک اور کی جواب دیا لیکن بقیہ قلعوں کی تفصیل حوالے کر دیں۔ محمود نے اس کا مار دیا اباب لے لیا اور اس کے بیٹے اور ان کو دین پر جو کر چھا دیں جسے خراج حق کر کے دے وہ چلی آیا۔

پھر سالار کا تذکرہ آپ اوپر دیکھتے ہیں سالار اولیٰ نے جسے سالار اولیٰ دوسرا ملوک ہے اور چہ دوسرا سالار کے حالات کا سلسلہ ملایا ملایان کے حالات سابقہ سے نہیں ملتا اس کے بعد اس نے ان تارادوں کے حالات لکھے ہیں جنہوں نے لوگ سلجوقیہ سے دست برداشت جنگ کی تھی اور بلاد سے میں بھلی گئے تھے اور اکثر بلاد سے پر قبضہ کر چکا تھا۔ ان کا ایک گروہ آذربائیجان پہنچ گیا تھا جس کا سردار یہ تھا کہ کاش قصور اور دانا تھا۔





تھا جسے کہ شروٹاں میں یہ کہ گیا ابنِ امیر نے قلعہ ہے رآؤر بائجان کا ایک بڑا اندر خطوں کر دئی گئے قبضہ میں تھا اس نے  
اسے بھی خزا پر جہاد کی دوران کے شہر دلی کو تیار کر کے واپس آئے اور بھی خطوں واپس آئے خزا نے پوشیدہ طور پر قتل کیا اور  
اعانتِ وقت ملنے کے لئے کرانہ ..... زنجار صحرائیں کی طرف بڑھا۔ ابنِ امیر نے کھلم کھلا کہہ دیا کہ وہاں سے  
بادشاہ زنجار نے بھی آؤر بائجان پر فوج کشی کی تھی جن دنوں تاتاری آؤر بائجان میں بھر پڑے تھے دہلی دارالمن وادی کا  
قادر بائجان وہی اس کی طرف تھی بادشاہ زنجار کی طاقت کی طرف سے تاتاریوں سے بہتر نہیں آیا اور ان سے دہلی کا  
دشمن کام لیا تاکہ بادشاہ زنجار کے قتل کی خاطر اس سے مدد لے جیسا کہ ہم اوپر بیان کرتے ہیں۔ خدا بخیر ما  
وجدنا من اعداء ملوک آذربائیجان، واللہ وارت الاخر ر من عنہا وهو نصر الوارثین۔

## پا پ: (۷۰)

### ملوک بطیمہ

**نوشاہین** ہندو شاہین ملوک بطیمہ کے ساتھ میں ہم ان فکر اداں کے ساتھ توجہ دین کے بتوں نے ان کے اندر کا سب سے  
 قدر و قیمت کو کھینچ کر لے لیا۔ ان کے ہندو اور ان کے ہندو میں ہندو میں ملوک آئی ہندو میں ہندو میں ہندو میں

نوشاہین ہندو شاہین ملوک بطیمہ کے ساتھ میں ہم ان فکر اداں کے ساتھ توجہ دین کے بتوں نے ان کے اندر کا سب سے  
 قدر و قیمت کو کھینچ کر لے لیا۔ ان کے ہندو اور ان کے ہندو میں ہندو میں ملوک آئی ہندو میں ہندو میں ہندو میں

**نوشاہین** ہندو شاہین ملوک بطیمہ کے ساتھ میں ہم ان فکر اداں کے ساتھ توجہ دین کے بتوں نے ان کے اندر کا سب سے  
 قدر و قیمت کو کھینچ کر لے لیا۔ ان کے ہندو اور ان کے ہندو میں ہندو میں ملوک آئی ہندو میں ہندو میں ہندو میں

**نوشاہین** ہندو شاہین ملوک بطیمہ کے ساتھ میں ہم ان فکر اداں کے ساتھ توجہ دین کے بتوں نے ان کے اندر کا سب سے  
 قدر و قیمت کو کھینچ کر لے لیا۔ ان کے ہندو اور ان کے ہندو میں ہندو میں ملوک آئی ہندو میں ہندو میں ہندو میں



عمر ان بن شاہین کی وفات اور عمر و حسن میں شریعت نے تکیہ و خفا کے چاروں اصول پر عمل فرمایا۔

[illegible]

اموال الخرج کا تقبیل صحیح ہے، نہ کہ غلط۔ وہ اشخاص جنہوں نے اسے غلط کیا تھا وہ دارالافتاء تھے، پر مباح ہے کہ  
مراوان لنگر صاحب، مفسرین ملی نے اسے مباح قرار دیا ہے، جو کہ مباح اور حلال کا نام ہے، اور مرد و خاتماہ و اطفال و خزانے

ابو القریظ کی شکایتیں تھیں صاحب نے ان لوگوں کو دس دس سالا یا کچھ اس کی قسم سے راضی نہ ہوئے اور اسے ابو القریظ کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ حاجب مظفر نے ابو القریظ کو اس کی جگہ حکومت کے چند مہینے بعد قتل کر کے اس کے بھائی مہسن کے بیٹے ابو العالی کو اپنا منظر بنایا چونکہ ابو العالی کی کم سن تھا اس وجہ سے حکومت کا حکم نہیں خود حاجب مظفر نے اس کے سچے سرا والوں لشکر میں سے جن جن کی طرف سے اسے شکر و تحائف سب کو قطع کر کے اس کو سیاست و حکومت پر قابض ہو گیا۔

ابو العالی کی معزولی: یک روز بعد حاجب مظفر بن علی دیکھ کر ابو العالی کی حکومت کا مظہر تھا حکومت بطحہ کلا لایا گیا اور چونکہ وہ شیر اور پستانہ پر تھیں اس لیے اس کا ایک چلی فرمان دیا کہ وہ اسٹان کی خبر دور دیکھ لے اور ایسے وعدے کے ذریعہ جس پر سفر لے آئے اور ظاہر تھے مظفر کے دربار میں بیٹھ کر وہ فرمان میں لکھا ہوا تھا کہ "ابو العالی جلا تخت اور کم سن ہے جسے معزولی کیا جاتا ہے اور وہ اس کی حکومت حاجب مظفر بن علی دیکھ کر کی جاتی ہے اور سرداران مظفر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس فرمان کے مطابق عمل کریں" اس پر سرداران مظفر نے اطاعت قبول کر لی۔

مظفر بن علی: حاجب مظفر نے ابو العالی اور اس کے مال کو واسطہ بھیج دیا اور ان کی تخریب و تخریب کردی وہی طلحہ کے ساتھ مہسن کو ایک بیٹے کے ذریعہ بغداد کی طرف روانہ کیا مہسن نے عراق کے تاجران سے حکومت لگائی تھی۔ اس واقعہ کے بعد حاجب مظفر نے اپنے بھائی علی بن نصر کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور علی کے بعد اپنی دوسری بیٹی کے لئے حکومت و دولت کی وصیت کی۔ علی بن نصر کی کنیت ابو الحسن تھی۔ میر تقی کے لقب سے اپنے کو لقب کر لیا تھا۔ دوسرے کام میں بھی مظفر تھا اور اس کی کنیت بھی ابو الحسن تھی۔

مہذب الدلہ کی حکومت: اس عہد میں حاجب مظفر تین سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا میر ابو الحسن علی بن نصر جیسا کہ حاجب نے اسے بتایا وہی عہد مظفر بن علی تھا مظفر ان دنوں اشرافِ دہلی سلطانی بغداد کی خدمت میں قیامت نامہ بھیجا۔ اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کیا۔ شرف الدلہ نے اسے طلحہ کی مدد کی حکومت پر رکھی اور مہذب الدلہ کا لقب دیا۔

مہذب الدلہ نے وہ نیا کئے ساتھ حسن سلوک کا پیرا کر دیا اور بعض سے کام لیا مظلوموں کی فریادیں اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ ہمارے طرف سے لوگوں کی آمد شروع ہو گئی مانی مانی اور باسب علم و فن نے طلحہ میں حکومت اختیار کی بڑے بڑے حکامات اور نیکو بڑے کے اطراف و جانب کے بادشاہوں سے محاورے کتابت ہوئے مگر وہ استقامت حرام ہے وہ اپنے بھائی الدلہ نے اپنی لاکھ کا مہذب الدلہ سے متفق کر دیا جس سے مہذب الدلہ کی حکومت دہلی اور چند مہینے ہو گئی یہاں تک کہ نوبت پہنچ گئی کہ جس وقت قادوخلیفہ خلیفہ سے صلہ دیکھا ہوا تھا اور جان کے خوف سے دار الخلافہ سے بھاگ آئے تھا تو طلحہ علی میں آ کر پناہ لی تھی۔ چنانچہ تین برس تک نہایت عزت و احترام سے مہذب الدلہ کے پاس رہا یہاں تک کہ اس نے اس میں خلافت کے لئے طلحہ سے بغداد روانہ ہو گیا۔

ابو العباس ابن واصل: ابو العباس ابن واصل زہر لوگ حاجب کا: جب تھا اس کی خدمت میں ابن واصل کو مروج ہوا ایک مدت کے بعد ابن واصل کو زہر لوگ سے مارا گئی پیدا ہو گئی مگر مدت تک کر کے شیراز چلا آیا اور بغداد کی خدمت میں رہنے کا فیصلہ کرنے اس کی بے حد عزت کی زیادہ مدت نہ مرنے کی قسم سے بھی چھوڑ کر وہ تو چلا آیا مگر ابو اس سے بغداد

جیسا کہ جس کی زیادہ تر چیزیں نکال کر رکھی گئی تھیں، ان کو ہم نے محنت میں لے کر لیا اور ان کو جو چیزیں تھیں، ان کو ہم نے محنت میں لے کر لیا۔

ابن واصل اور مہذب احمد نے اس وقت کہ ان کے بعد ویرانہ پر تھا اس وقت مہذب احمد نے اس سے جنگ کرنے کی غرض سے اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا اور اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا۔

ابن واصل کا بیٹا مہذب احمد نے اس وقت کہ ان کے بعد ویرانہ پر تھا اس وقت مہذب احمد نے اس سے جنگ کرنے کی غرض سے اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا اور اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا۔

ابن واصل اور مہذب احمد نے اس وقت کہ ان کے بعد ویرانہ پر تھا اس وقت مہذب احمد نے اس سے جنگ کرنے کی غرض سے اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا اور اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا۔

ابن واصل اور مہذب احمد نے اس وقت کہ ان کے بعد ویرانہ پر تھا اس وقت مہذب احمد نے اس سے جنگ کرنے کی غرض سے اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا اور اپنا دھرم کو روکا اور غلام کر کے بھر دیا۔

پہنچا اور وہی پہنچا اس پر قابو پا گیا۔ لہذا وہ اس کے امراء حاضر ہوئے اور ان کا غلبہ اس کے لیے ایک بھلاہوالہ کے لیے چھوٹا پرواز دیوار  
 اللہ عز و جل کے حکم کے مطابق۔

انہی اصل کی اجواز پر فوق کشی : اہل اہل میں زمانہ میں خود حجاز پر حملہ کرنے کے لئے لشکر جمع کرنے میں مصروف تھے مگر یہی تھا ہوا مارے میں سہائی بھی زیادہ تھی اور اس کی فوجیں بھی تھکی چکی تھیں چنانچہ جب واپس کر کے دوبارہ فوجیں جمع کرائیں، اللہ کے اس سے لطف ہو کر اہل اہل کے مقابلہ پر فوجیں روانہ کیں ان دنوں میں نے کھلم کھلا ان میں انہیں شکست دی اور ان کے حملے کو ٹھکرا کر ان کے بعد آنکھ کے خلاء کے خیال سے ہمدردی کے ساتھ شرم سے ان کا پیغام بھیجا ہوا اللہ نے صحیفہ میں لکھ کر لی اور اہل اہل کے توبہ سے میں نے ان مقامات کا امتداد کر دیا۔

ابن واسل کا نقل۔ چونکہ بنو مالہ والہ کے دس بیٹے اس واقعہ سے ایک ہر شخص اپنی رہنمائی تھی اس وجہ سے موقع پا کر ایک فریق  
انہیں، اہلسن سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا اور خود جہود سے کامیاب لڑائی کے طرف چلا گیا اور اس نے بنو مالہ والہ کی طرف سے کامیاب  
اور پیروست اختیار کیا اس واقعہ میں یہ راجہ صغریٰ بھی اپنی اسلحہ کا شریک اور دشمن تھا بنو مالہ والہ نے یہ چند امور سلطنت کو  
تھمکنے کی بات پر مامور کیا تھا اور بنو نے اسے دوبار شکست دی اور حسان بن خالد نے کوفہ کے ماتھ کو کوڑے مارے اور کوفہ پر قبضہ  
عاصل کر کے بصرہ پر قابض ہو گیا انہیں واسل کہتے پا کر یہ دس بیٹے کے پاس جانے کے یہاں سے وہ جنگ کے طرف روانہ  
ہوئے۔ بائیں پہلے بیٹے کے ملازموں نے حضرت ابی اسام سے خبر لیا اور انہیں بنو مالہ والہ کے امرا ان بائیں کے قریب ہی تھے  
کی ایک آمد کی خبر پا کر وہ فتنہ حملہ کر دیے اور انہیں واسل نے گرفتار کر کے دار الحکومت بغداد روانہ کر دیا بعد انچوش نے اسی حالت  
سے بنو مالہ والہ کی خدمت میں پہنچ دیا۔ بنو مالہ والہ یہ تو پہلے ہی سے خبر کھائے جیسا تھا اور اس وجہ سے اسے جس طرح اٹھا میں ماکہ  
اور اہل بیت سے صلہ رکھتا تھا میں نے تو یہ جاننا چاہا۔

[illegible]

مہذب و لدہ کی واقعات: ابو عبد اللہ نے اس کی علمی کا غم صاف کیا۔ فتنے حاضر کر دیا۔ ابو عبد اللہ نے اسے ترک کر دیا۔  
 کیا۔ یہ خبریں کہ اس کی ماں (یعنی مہذب و لدہ کی مہربانی) دہلی آئی اور اس میں ائمہ عظام کی مجلس تھی۔  
 یہاں تک کہ دوسرے ان مہذب و لدہ انتقال کر گیا اور ابو عبد اللہ کوئی سخت حکومت پر متفق نہ کیا۔ ۹۰۰ کے بعد ۹۰۵ میں مہذب  
 و لدہ کے انتقال کے بعد اس نے اپنے ماں کو لایا اور اپنی اہل خانہ کو بقیہ دیات سے مکہ و شام کر دیا۔

ابو محمد بن حسین بن بکر سراتی ابو عبد اللہ بن کمالی عقیقہ کے قبرے میں مدفون کیا۔ الامام حسین بن بکر سراتی کو جو



میں وہ بادشاہ کے خواہش میں سے تھا بلا تعلق ہر اور ماں بکھر نے اپنا امیر تسلیم کر لیا اور محمد شہینشاہ کو سرکاری طور پر سلطان احمد اول سلطان بغداد کی خدمت میں بھیج دیا اور وہاں تک روانہ ہوئے سلطان احمد اول نے اس کی حکومت تسلیم کر لی اور محمد شہینشاہ کو ایک عظیم پر حکومت کر دیا۔ سلطان احمد اول نے کسی وجہ سے مارش کو صرف اتنے فائدہ دیا تو اس کی وجہ سے اس کی سند عاقبت کی چنانچہ صدقہ نے بھی شیخ کرام محمد سرانی کو گرفتار کر لیا اور علیہ کی حاکمیت حکومت اپنے لئے اقتدار میں لے لی اور محمد سرانی اس وقت سے ہر اہمیدی راہبیاں تک ہر صدقہ نے وفات پائی اور اسے قید سے نجات مل گیا۔ کئی سال بعد وہاں کی جانے لگا۔

ابو نصر بن مردان کا بطن پر قبضہ: صدر قدیم کا رن باز یادگی نے اپنی حکومت کے دوسری بیس سالو حرم کی معاً آخرت اختیار کیا سا پور بن مرزبان اس کی فوج کا سپہ سالار اعظم تھو کہ ابو البخار محمد بن عمران بن شامین وچے باپ عمران کے مرنے کے بعد بیڑا لیا ہو کر بدن جن حصو ۷ کے پاس چلا گیا تو اور ایک مدت تک وزیر اوطاق کے یہاں مقیم رہا سا پور کو قسقلی کی فوج نے حکومت پر مسلط ہو گیا کچھ عرصہ بعد ابو نصر مردان نے معاویہ بن عقیل کو شرف چار فوجی سا پور متعلقہ نہ کر دیا حکومت پر بطن چھوڑ کر جزیرہ نمی وین چلا گیا اور ابو نصر حکومت بشیر پر کا بغض ہو گیا پھر خوڑے دن بعد بطنہ علی عثمان حکومت ابو عبداللہ صلیبن بن ترسرانی کے ہاں منتقلی۔

ابن بطیح کی بغاوت: - کاؤکا بنجار نے اسی محل میں اپنے وزیر السلطنت ابو محمد بن نایضاد کو ملحقہ سر کرنے سے اپنے روادار کیا چنانچہ وزیر السلطنت نے بطیح کو سر کرنے کا وعدہ کیا۔ یمن میں کبر سرکاری کو ملحقہ کی حکومت پر مقرر کیا اس نے رعایا کے مالی و زرہ و دست انداز کی شروع کی۔ خزانہ کے علاوہ پولس کی ایک خزانہ والی پر مقرر کر دی جو ان سے چہذا و ہجر وصول کرتا تھا۔ اس نے اپنے پڑپان کو کربلا علی اختیار کر لی جو باقی رہ گئے انہوں نے سرکاری قس کر ڈالنے کا ارادہ کیا کہ یہ اس سے غیر سرکاری قس بیخارجی کے پولس و ملوک کو اس کی اور یمن ملوک کرنے کا وعدہ کیا اعلیٰ طاقت پر کو ترک نہ کیا۔ علی بطیح نے قس ملوک کر لیا اور اس کو اپنے خیمہ سے نکال دیا چنانچہ قس بیخارجی یمن حریہ کے پانچ چھ گیا۔

اہلِ بطحیہ کی سرکوبی: بھی میں ایک جماعتِ جلالِ الہی کی فوج کی قید تھی اہلِ بطحیہ نے ان کو جیل سے نکالا اور ان کی مدد سے بھی نئے نظم و نسق کو سنبھالا اور انی طرح جلاوطنی اور محالیت پر قائم رہتا جیسا کہ زمانہ حکومتِ مہندپالہ میں تھا۔ اس کے بعد وہیں بطریانی آیا اور اس نے بطحیہ پر قبضہ حاصل کر لیا اور ۱۸۳۳ء میں بطحیہ میں ضمیر اہم، بکر، پونہ، بن، چیم نے اپنی بطریانی پر فوج کشی کی اور اسے زیر کر کے بطحیہ فتح کر لیا اور جی سکولی کا چادور لٹا دیا اہلِ بطحیہ نے اس وقت قبول کیا اور جلاوطنی کے خراج اپنے کا وعدہ کیا۔

[illegible]

ہندوؤں کا سامنا کیا میرا ان کے ہاتھ پر ناکل بطحی کا ایک گروہ متحرک ہوا متحدہ دستہ تھا۔ دہلی کی جنگ اور پہاڑوں میں منتشر ہو گئے اور منصور تنہا بستی پر سوار ہو کر نکل بھاگا اس کے مکان میں آگ لگا دی جو کہ مال و اسباب تمام تباہ لیا گیا۔

بطحیہ میں ابن ابی الخیر کی حکومت۔ اس کے بعد بطحیہ میں بنو الخیر کا دور حکومت شروع ہوا ان کی حکومت پانچویں صدقہ کے پہلے اور بعد تھی میں انھیں کوہہ گماں ہوا کہ کوئی دشمن اس کو نہیں سے تھے ہاں البتہ ان کے لئے لکھا ہے کہ ابو الخیر کے دور میں تھے اس خیال اور فکر۔ اس خیال کا لقب مصطفیٰ تھا اور مجھ کا لقب بھکر یہ دونوں اپنا قوم کے سردار تھے۔ بھکر کے مرتبہ پر اس کا بیٹا مہذب الدولہ سردار بن گیا ابھی بصرہ کی بطحیہ سے ڈانیاں ہوئیں بلکہ غریبہ والدہ نے، مگر ہر ایک شخص بخدا کے کدنازش میں غم و ملوٹ کر دیا اس کے بعد خواجہ غلام اور خانہ ان والے اس کی اطاعت و عزت کا باعث سمجھتے تھے۔

مہذب الدولہ اور صدقہ کی جنگ۔ سلطان محمد نے ۵۵۷ھ میں صدقہ میں طرح کو بطحیہ اور دہلی کی گورنری عمارت کی شہرہ اسلام آباد، جہاں گورنر بن گیا پانچویں صدقہ کے والد اور احمد بن محمد ابو الخیر کی بطحیہ سے بھارت کے ہندو کی حکومت پر برقرار رکھنا مہذب الدولہ نے اپنی امانت کو بطحیہ کے صوبوں کی حکومت پر سوار کر دیا۔ مہذب الدولہ کا چچا زاد بھائی تھا صدقہ نے اسے واسطہ کے انتظام پر سوار کیا تھا مہذب الدولہ اپنے چچا کا بھائی تھے بیٹے عمارت سے نرمی اور ملافت کا برتاؤ کرنا تھا اور احمد دولہ کی سیاست و حکومت کی پڑی تھی جب گورنر تھے شہر بخدا کا انتقال ہو گیا تو عمارت نے چچا زاد بھائی مہذب الدولہ سے نرپا مہذب الدولہ نے اعلان کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ انھیں بن مہذب الدولہ نے تو انھیں فراہم کر کے مقابلہ کیا اور کوفتہ سے بنی صدقہ کے پاس جو گرنہ اور اور اس سے نہیں لے کر مہذب الدولہ سے بھارت کے لئے بطحیہ آیا مہذب الدولہ نے ہدایت پر کمر باندھا مگر بھارت اچھا لڑا نہیں ہوئیں ابھی جنگ ختم نہ ہوئے پانچویں صدقہ نے ایک ڈنڈہ و سونچ عمارت اور بھجی دئی جس سے مہذب الدولہ کی فریاد میرا جنگ سے بھارت گزری ہوئی اس کی فریاد کا زیادہ حصہ کام آئیں ہی واقعہ سے عمارت ملی زیادہ ہوئی صدقہ سے مزید انداز اور خواست کی پناہ بھر صدقہ نے اپنے مہذب الدولہ حمید بن حمید کو مادی امداد پر مامور کیا مہذب الدولہ نے حمید بن حمید پر سالہ فکری کے پاس مصالحت کا پیام بھیجے حمید نے اس درخواست کو قبولیت کا جواب دیا اور صدقہ سے اس کی صفائی کرادی اس کے بعد مہذب الدولہ نے اپنے بیٹے انھیں کو صدقہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ صدقہ نے درمیان میں پڑ کر نماہ اور اس کے خواجہ مہذب الدولہ و غیر ہم میں مصالحت کرادی۔ یہ واقعہ ۵۳۰ھ کا ہے۔

نصر بن قیس۔ بن مہذب الدولہ۔ انھیں بن صدقہ نے زمانہ حکومت مسز شدہ اور سالانہ عمارت کے بعد حکومت میں بھارت کا جھنڈا بلند کیا۔ برطانیہ شہر بخدا و قاضی نے ہندو کی حکومت و زمین کے قبضہ سے نکال کر اپنے خادم سہان کو بھارت میں سہان نے اپنی طرف سے نصر بن قیس بن مہذب الدولہ احمد بن محمد بن ابوالخیر کو مامور کیا اور سلطان محمود نے برحق کر کے جبکہ انھیں برادگی کا حکم دیا پناہ پر برحق دلا ملافت بخدا سے فرجوں کو مرعوب کرنے پر روانہ ہوا اس جہم میں نصر بن قیس والی بطحیہ اور اس کا ابن اہم متفرق بن عمارت اسامیٹل ابو الخیر بھی برحق کی روپ میں تھا ان دونوں میں جیسا کہ قرآن پر چھ آیت ہے کہ خاندانی مروت بنی آدمی بھی برحق اور زمین۔ عمارت آدلی ہوئی زمین نے برحق کو شکست دی۔ شاہی نو میں شکست کھا کر بھاگیں زمین نصر بن قیس اور اس کا ابن عمارت سہا میں ٹھہرا دیا جس کی شاہی نو میں شکست کھا کر آ پانچویں متفرق بن عمارت نے نصر





اور شیخ عبداللہ بن محمد مصریؒ  
جنگ کی جگہ: ۱۰۹۹ء میں اپنے والد بالسلطنت ابو الفضل بن محمد کو ایک بڑی فوج کے ساتھ حصہ یہ کو زیر کرنے کے لئے روانہ کیا ابو الفضل نے یہاں پہنچ کر لڑائی کا بیڑہ گاڑا اور حصہ یہ پر طرح طرح کی پٹائی کرنے لگا۔ اس واقعہ میں ابو الفضل مر گیا اور اس کے جے ابو الفضل نے کسی قدر فوج پر حصہ یہ سے مصالحت کر لی اور واپس آیا۔

ابو القحتم بدر بن حسنو یہ کی حکومت: ۱۰۹۹ء میں حسنو یہ کی موت کا وقت آ گیا۔ ابو القحتم بن محمد الرزاق ابو القحتم بدر صاحب ابو عبد اللہ بن عبدالملک اور بنی حسان کے لڑکے تھے۔ بختیار خٹک سرماج کا مالک تھا اور اسی کے پاس حسنو یہ کا مال و خزانہ تھا اس نے عبداللہ ولد کی خدمت میں خود ہیٹ نامہ بھیجا اور اطاعت قبول کر لی لیکن کچھ عرصہ بعد شرف جو گیا عبداللہ ولد نے ایک فوج بختیار کو زیر کرنے کے لئے بھیج دی جس نے اس کے تمام گھوڑوں پر قبضہ کر لیا جب عبداللہ ولد اپنے بھائی خزانہ ولد سے جنگ کرنے کے لئے بڑھا اور وہاں دو سے پر قبضہ کر کے اپنے بھائی مرید عبداللہ کی حکومت میں بھیج دیا اور خزانہ ولد کا جو اس بن دشمنی کے پاس چلا گیا تو عبداللہ ولد نے حسنو یہ کو روکی کے مقبوضات کی طرف بھیج دیں۔ بڑھایا اور شاہدہ دیوہ اور سرماج کو فتح کر لیا۔ جو کچھ مال و خزانہ اس قلعہ میں تھا لے لیا یہ قلعہ نہایت عقیم مکان تھا اس قلعہ کے ساتھ دوسرے قلعوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ حسنو یہ کی اولاد اسی سے متاثر ہو پھر وہ عبداللہ ولد کی خدمت میں حاضر ہوئی عبداللہ ولد نے عبدالرزاق کو ابو القحتم اور عبداللہ بن کو کرنا کر لیا اور ان میں سے ابو القحتم بدر بن حسنو یہ کو اپنی خدمت کے لئے منتخب کر کے خلعت عاقرہ سے ممتاز کیا اور دروں کی حکومت و سرور کی حیثیت کی اور سامان جنگ سے اسے مضبوط اور طاقتور بنایا۔

پسران حسنو یہ کا انجام: چنانچہ بد نے اس اطراف کا انتظام درست کیا مکان حکومت اپنے قبضہ اختیار میں لی۔ کردوں کی آئے دن کی بے جاوت اور سرکشی کو روک دیا جس سے حکومت رو بہ راست پر اس کے قدم جم گئے اس کے بھائیوں کو اس سے حسد و رشک پیدا ہوا عامر اور عبدالملک نے علم بغاوت بلند کر دیا مخالف کردوں کو جمع کر کے برسر جنگ آ گئے عبداللہ ولد نے بدر کی حمایت اور ان لوگوں کو بھیج دیں کہ ان کی فوج سے فوجیں روانہ کیں عامر نے پہلے پہر بد کو گرفتار کیا شامی فوج نے اسے قتل کر دیا اور گرفتار ہو کر یہاں لے آئی اس کے بعد پھر اس کی خبر تلی۔ یہ واقعہ عجیب کا ہے۔ عبداللہ ولد نے حسنو یہ کے تمام لڑکوں کو جہالت کے انعام میں قتل کر دیا اور عامر القحتم بدر کو بد جو اس کی حکومت پر قائم رکھا۔

جنگ بدر بن حسنو یہ و عماد کر مشرف الدولہ: جب عبداللہ ولد نے وقت پائی اور اس کا بیٹا مصمام الدولہ تخت حکومت پر بٹھک رہا تو (اس کے بھائی) مشرف الدولہ نے فارس میں علم خلافت بلند کیا اور دار الحکومت بغداد پر کا بھی ہو گیا۔ خزانہ ولد بن کر ان الدولہ کو خراسان سے اصفہان اور رے کی طرف اپنے بھائی مرید الدولہ کے انتقال کے بعد واپس آیا اس سے مشرف الدولہ نے پیچھے ہٹ کر چھاڑ دی مگر شمس سے مشرف الدولہ کے ولی جس فوج الدولہ کی طرف سے ہوا اہل بیت اور خاندان۔ جب مشرف الدولہ کی حکومت دار الحکومت بغداد میں مستحکم ہو گئی اور بغداد کی ممان حکومت مصمام الدولہ نے اپنے قبضہ میں لے لی تو اسے اپنے سپہ سالار قرائین جھاری کو زیر کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ قرائین نہایت کاہل و ناتوان تھا اس نے مشرف الدولہ نام کا بادشاہ تھا۔ سیاہ و سفید کرنے کا مالک قرائین تھا اور سپہ مشرف الدولہ کو گواہ کرنا تھا اس وجہ سے مشرف الدولہ نے فوجیں حرب کر کے قرائین کو بدر بن حسنو یہ سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔



تاریخ ہندوستان، جلد ۱، صفحہ ۱۹۱  
 مرہٹوں کے انتقامی اور دھرم و راج شروع کرانی کیونکہ اس نے اپنا حق بنی حجاز کو اپنے پہلے بادشاہ کی جگہ اسی زمانے میں اسی نے طوین، رفریمین، چوتھ حاصل کر لیا تھا۔ ہر نے رافضی کے عقیدوں سے ہٹ کر نئے نئے ایک فرمانروائی میں نے اسے تیار کیا بہت سے تہذیب کو ناک جانور و باران، اس حوالہ پر بین محمدیہ انجیل کی خدمت میں دارالخلافت بغداد پہنچا۔ محمد انجیل کو اپنے آپ محمد ابراہیم کا اجداد کہہ دیا۔ جب جہاد کا دور گزرا تو وہ اس کی مجبوراً اس کے قتل سے نرا فائدہ حاصل ہوئی۔ اس وقت جہاد اور محمد نے محمد انجیل کی عانت کی طرف سے ہر میں مسیحیوں کی سرکوبی کا حکم دیا، چنانچہ محمد انجیل کی شاکیوں نے جو تھے وہ نے یہ شاپورہ قلعہ کو تہذیب اور راج میں محمد انجیل کا جہاد اور مسیحیوں کی فوج کی ناکارہ ہونے کا اقرار کیا اور محمد انجیل کو جہاد و راج دیا۔

[illegible]

جلال کا شہر روز پر قبضہ۔ اس کے بعد ہلال و سلطان کا جاکم ہوا۔ بنی مضامی وہی شہر و دیو کو اس کے قریب پانڈو آیا۔ کیونکہ وہ جہاں سے اس کا شہر مراحم تھا بنی مضامی نے ہلال کو کھسکتا حاکمان سے روکا اور یہاں پہلے اپنے ارادے سے باز نہ آیا تھا یہ آئینہ و عام سبب اس کے باپ (جہاں سے بھی جھگڑا دی۔ ہلال نے فوجیں فراہم کر کے بنی مضامی پر چڑھائی کر دی اور شہر روز سے قریب کاہ سے مار کر لیا بنی مضامی نے ملامتہ خانی کی ہر چند کوشش کی قریب کاہ سے نہ رہا۔ ملامتہ نے وہہ و تیج مع کر کے بنی مضامی کو مارا اور اس کے کمر بار کو لوٹ لیا۔ اس واقعہ سے پہلے اس نے تیج مع کو بڑھائی۔

بلور بن مسعود کی گرفتاری: بلال چلا پڑھا اور چہرہ سخت خنق نظر ہال نے اپنے باپ پدر کے سرداروں اور دوستوں کو کھانے میں سب کے سب بدنام کرنا شروع کر دیا بل کے پاس چلے آئے۔ بلال نوٹ کر عجب کر کے اپنے باپ سے شبت کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا دیوار میں باپ اور بیٹے کو مقابلہ ہوا۔ مقابلے سے پہلے بلور کی آست میں نکلتا ٹھیک چاٹیل تھا مگر آکر وہاں پہنچ کر بل کے درویش بن گیا کیا ڈانے بدو کو عبادت کی غرض سے ظور دیوہ ماجن بدوہ اور نزار۔ سے کئے لئے پیش مقرر ہوئی اور جو پچھ دہل وہاں سہاں قلعہ جس تو اس پر قبضہ کر لیں۔

[illegible]





۱۱۔ یہاں کے صوبہ حکومت کی جماعت قبائلیہ کی مسیحا بن کر آئی تھی۔ یہاں کے قبیلوں نے اس کی قیادت میں دہلی کے خلاف بغاوت کی۔

طاہر بن جلال کی گرفتاری : طاہر بن جلال اپنے والد ماجد کے خوف سے اطراف شیراز میں پناہ کے لئے تھاجب اسے پڑوسی سوہاگہ کی بیوی نے اپنے والد ماجد کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کی غرض سے خروج فی غصبا الدونے نے داکہ قمار کی دھڑکے داغ میں حکومت زادات کی دکانوں کو قبضہ چلا لیا۔ جس والدہ نے اسے شک سے کہہ کر گرفتار کیا اور عدالت لے کر قید کر دیا۔ والدہ کے مقبوضات پر قبضہ حاصل کر لیں۔ کہ وہیں میں سے شاد و تیلان اور یہ لکچرنگ تھک کے اندر حکومت میں داخل ہو گئے۔

جلال بن پندر کا تختہ طاہر کا باپ جلال بن چہرہ بن زمانہ میں سلطان الدولہ نے چاہا اور حکومت بخوار و خوارزم سے سلطان الدولہ نے ان واقعات سے مطلع ہو کر نہ کیا کہ یہ سے رہائی دینی ممالک جنگ اور کربانی کی فوجوں کے ذریعہ الدولہ سے ملک واپس لینے کی طرح سے روانہ کیا۔ سلطان الدولہ سے وہ جلال بن صغر قرمانی ہوئی تھیں جنہ کے شہزادہ سے پہلے جلال کی قسمت میں شکست تھی۔ سلطان الدولہ نے جلال کی شکست حق اور جلال کے دوران گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ جلال فریسی جرم کے مرتکب تھے شکست انہ کے بھائی واپس آ کر شہزادہ خوارزم سے بدھوستان اور خوارزم سے بخارا کے کچھ حصہ پر کے قبضہ میں تھا ان کے علاوہ ان تھیں اور شیراز پر قبضہ تھا جو ان کے مات میں تھے۔ مالدی جانی حوضہ بندرست دور خانی تھیں انوں پر اور اس کا بیٹا جلال اور ان کا بیٹا جلال کے پسر بنوں میں تھے یہ بھی تھیں۔ جلال۔

ابو الشوک بن ابوالفتح محمد ابوالفتح محمد بن عثمان مروسی جس سے شریعہ بنی نالی نیک کردار کا میر جلال الدین دہلوی کے بقول میں قاضی مال نیک سلطان پر حکومت کرتا رہا۔ ۱۰۵۰ھ میں اس کے بیٹے سونو جاتہ قتل ہوئے اس کے بیٹے سب اور دشمن اس کے بیٹے سب سے ابوالفتح محمد نے لڑا لکڑا کر اسے قتل کر دیا۔ اس نے وفات پائی اس کی قبر ابوالشوک اس کا بیٹا نیک الدین ہوا دارالحفاظ بغداد سے شامیہ میں ہے ابوالشوک نے ان سے معزرتہ وادی کی لیکن کجست افکار سلطان میں ملکہ نہیں ہو گیا بہا وادہ کی طرف سے ازبک خانک حیدر انجوش کے بعد عراق آئے تو ابو الشوک نے ۱۰۵۰ھ میں ان کے ساتھ کھانہ کھائی۔

ابو الشک اور خطہ ہر بن ہلال کی جنگ حسین اور ابن معاویہ اور ابن ہو نے کسی زمانہ میں طاعون ہلال میں  
ہر بن طاعون و قریبہ واری کی جسم کے کرتے سے ربا کر دیا۔ اس کی قوم اور یار ہنوں کی جو صحت امارت حد کی تھی، غ  
ہر پڑچہ تھے ہو کر اس سے اور ابو الشک و ابی کھوان سے خانہ دینی دشمنی اور پناہ چھو چلا آ۔ اتفاقاً ہر کو قید سے رہا ہونے  
کے بعد ابو الشک سے ہر اپنے کا شوق پیدا ہوا تو جس خواہش میں سے ہر ابو الشک سے ہلال بنجینہ دینی اس  
بہتو میں ابو الشک کو شکست ہوئی اس کا بھائی سعد بن عمر مارا گیا کچھ عرصہ بعد ابو الشک نے فو میں خراہمہ کے رہنے کا  
دہ بارہ سالہ پیچہر اٹھائی یہ عمر بن سعد میں بھی شکست ہوئی طوائف و اس آقا علی بن مسلمین ہو گیا اور طاعون نے اس کے گرد و نواح  
کے شہروں پر پھیل کر کے خبر و ہن میں مکوت اختیار کی۔

خاں بہن بلال کا خاتمہ : اس روز انہیں میں دونوں فریقین قوت آزمائی کر چکے تھے اس وجہ سے آئندہ لڑائی سے روک رکھی جا سکا۔ اور وہ روز، یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس واقعہ کے اندر وہ سب کو شکلا خطم سے کر لیا جائے تب تمام کام و طرح سے



تھکے کے ساتھ ہر پانی فروغ مہم کو نہراہیں جو پورے مصلحت کے لئے لکھنے کے لئے بھی کیا اور پھر اس کی فروغ کا کامیاب ہو گیا۔ اس واقعہ سے  
اب اس شخص کا نام کے ساتھ ہر وہ شخص آئے مصلحت ایک حتمی پرچہ جس پر ان کے لئے ایک حتمی حوالہ ہے۔ اس نے  
سکھانے کے لئے ان کے لئے ہر وہ شخص کا نام لکھا ہے جو اس شخص کے ساتھ رہا اور اس شخص کے لئے ہر وہ شخص کا نام لکھا ہے۔ اس نے  
نظر میں رکھا ہے۔

[illegible][illegible]

**ابو الشبک اور مہملی میں مصالحت** اسی کے بعد اہم خیال اپنے بھائی قطربہ باب کے قلم سے جہان کے خیال سے کہانہ روانہ ہوا اور پہنچنے سے پہلے ان پر قبضہ کرنے کے ساتھ انہی طوائف و عورتوں کے چاروں کے پاس چڑھ گیا۔ ابو الشبک ان بچوں دینوں میں تو اس خیرہ حیثیت اور کون کہ چاروں چاروں سے اس میں چڑھ گیا تھا۔ انہوں نے خود پہنچ قبضہ کر لیا اور ابو الشبک کے تو قبیلہ میں قریبیوں نے وہاں سے ابو الشبک کو اس کی خبر لگ گئی۔ قریبیوں نے بھی خبر پا کر کہہ کر صوبان کا راستہ اختیار کیا اور پنج فوج کو جس میں وہ بھی اور کدو تھے شاہ جہان کی طرف قدم بڑھایا اور جڑو رتی شادیوں پر قبضہ کر لیا۔ بہت جلد فوج بڑی ہوئی اور ابو الشبک کی فوج کا اکثر حصہ کاما گیا۔ ابو الشبک کے بچے طوائف جا کر یاہوں ابو الشبک نے اپنے اول









تھا اور اس حکم میں شک و ہوا ان میں سے کسی کا مال و اسباب اور زخمیہ تھا۔ حاکم فقہ متنبہ پر آیا لیکن اس کے حملوں نے گھر اس کے بچہ دکر اپنے پر اسے بھجوا کر دیا اور اس کے مشعلات فراموش اور ویران کر دیئے۔

وہیلوں کا زوال: غرض کہ ہر طرف سے وہیلوں کے ادبار کی لگتا پھائی ہوئی تھی جس طرف جاہلے تھے، مار دھاڑ کے ہوا کوئی دوسرا سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ اسی اثناء میں سلطان مغزل یک نے بوعلی بن ابی کالیب ہروالی بھر و کو کتاری فوجوں کے ساتھ اہواز کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ وہیل نے اہواز پر قبضہ کر لیا اور کتاری فوجوں نے اسے لوٹ لیا۔ حالانکہ اس سے بہت دلی سمیت کا سامنا کرنا پڑا۔ لوٹنے کے مارے گئے جو کچھ مال و اسباب اس کا دست چڑی سے چاٹا وان اور جرمائی خذ ہو گیا۔ الغرض سلطان مغزل یک کی حکومت کا نیک و نیکلاف جنداز اور اس کے تمام مملکت سارک میں چنے لگا کر دلوں کی حکومت و سلطنت جاتی رہی جو چن کر دی حکمران وہ گئے وہ سلطان مغزل یک کے حاشیہ نشینوں میں داخل ہو گئے۔

